﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 19 | جمعۃ المبارک 29/جون 2012ء | 09/شعبان 1433 ہجری قمری ❁ 29/احسان 1391 ہجری شمسی | شمارہ 26

درود شریف کی برکات

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جوان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

(جامع ترمذی کتاب الصلٰوۃ باب فضل الصلٰوۃ علی النبی

حدیث نمبر:446)

یہ سال بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ اس تحریک (وقفِ نَو) کی سلور جوبلی کا سال ہے۔اس مبارک تحریک کے 25 سال پورے ہو چکے ہیں۔ آپ میں سے بہت ساری ایسی واقفات نو ہیں جو کہ واقفات نو کی سب سے پہلی Batch کا حصہ ہیں اور یہ حقیقی طور پر ایک بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔پس ان انعامات کی روشنی میں آپ پر یہ لازم ہے بلکہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزار رہیں۔

آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف وہی زندگی کامیاب سمجھی جاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزاری جاتی ہے اور ایک واقفۂ نو لڑکی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آپ کا وجود حضرت مریمؑ کے وجود کی طرح ہے۔دوسرے لفظوں میں ہمیشہ ان کے کردار اور طرزِ عمل کو راہنما کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔

ہر مومن عورت کے لئے لازم ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی برکات حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کا قرب چاہتی ہے تو وہ اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کرے۔

آپ کا ہر عمل مکمل سچائی پر اور خدا تعالیٰ کے خوف پر مبنی ہونا چاہئے۔جو آپ کریں یا کہیں وہ یہ ظاہر کرے کہ آپ ایک واقفۂ نو ہیں۔ آپ ایک صدیقہ ہیں جو کہ مکمل طور سچا وجود ہیں کیونکہ آپ ایک واقفۂ نو ہیں۔واقفات نو کی ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بے شک آپ اس دنیا سے ہیں مگر آپ کا دنیا پرستی کے امور سے کوئی واسطہ نہیں۔

(جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے واقفات نَو کے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف، بصیرت افروز خطاب اور واقفات نَو اور ان کی ماؤں کو نہایت اہم نصائح)

(رپورٹ مرتبہ : عطاء النصیر ۔متعلم درجہ شاھد ۔جامعہ احمدیہ یوکے)

(5۔مئی 2012ء۔طاہر ہال بیت الفتوح لندن) آج جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام برطانیہ کی واقفات نو کا سالانہ اجتماع طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا جس کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور واقفات نَو کو خطاب میں نہایت اہم نصائح سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ کے کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہونے پر تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرمہ عقیلہ شانزے ظفر صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرمہ ملیحہ منصور صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں سیکرٹری واقفات نو یوکے نے اجتماع کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کُل 722 واقفات میں سے 506 اجتماع میں شامل ہوئیں۔کُل حاضری 909 رہی۔13 ریجنز میں سے 12 کی نمائندگی ہوئی۔

اجتماع کی ابتدا ساڑھے آٹھ بجے رجسٹریشن سے ہوئی۔ دس بجے تلاوت اور نظم ہوئی جس کے بعد چیئر پرسن صاحبہ نے اجتماع سے افتتاحی خطاب کیا جس میں اسلام کے معانی اور ارکان اسلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لئے اسوۂ کامل ہیں اور یہ کہ کس طرح درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی برکات آنحضور صلی اللہ علیہ وسم پر نازل ہوتی ہیں کے موضوعات کو بیان کیا اور حضور انور کے گزشتہ سال کے اجتماع کے خطاب کا خلاصہ پیش کیا۔ پھر سیکرٹری صاحبہ اجتماع نے نماز کے متعلق ایک Presentation دی۔اس کے بعد واقفات نو کو عمر کے لحاظ سے گروپوں میں تقسیم کیا گیا اور سلیبس کا امتحان لیا گیا۔ تمام لڑکیوں نے ٹیسٹ پیپر مکمل کئے۔اس کے بعد بارہ سال سے بڑی عمر کی بچیوں نے گروپ ڈسکشن میں حصہ لیا جن کے عناوین اطاعت اور بڑوں کا احترام اور نماز کی اہمیت ہے۔ایک بجے وقفہ اور نماز کے بعد ایک مختصر ورکشاپ اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کی مدد کے حصول کے متعلق ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماع سے خطاب فرمایا۔حضور انور کا یہ خطاب انگریزی زبان میں تھا۔ذیل میں اس خطاب کا مفہوم اردو زبان میں ہدیۂ قارئین ہے۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: الحمدللہ آج آپ سب کو ایک بار پھر واقفات نَو کے اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ یہ یقیناً خدا تعالیٰ کا ہم سب پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے مسیح موعود اور امام مہدی کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ خاص طور پر، اللہ تعالیٰ نے مزید آپ سب پر یہ انعام کیا ہے کہ اس نے نہ صرف آپ کے والدین کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی بلکہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی بھی توفیق عطا فرمائی اور آپ کی زندگی وقف نو کی تحریک کے لئے وقف کر دی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ سال بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ اس تحریک کی سلور جوبلی کا سال ہے۔اس مبارک تحریک کے 25 سال پورے ہو چکے ہیں۔آپ میں سے بہت ساری ایسی واقفات نو ہیں جو کہ واقفات نو کی سب سے پہلی بیچ (Batch) کا حصہ ہیں اور یہ حقیقی طور پر ایک بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔پس ان انعامات کی روشنی میں آپ پر یہ لازم ہے بلکہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزار رہیں۔ یقیناً اگر آپ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اس کے انعامات پر شکر گزار رہوں گی تو مستقبل میں آپ مزید الٰہی انعامات کی وارث بن جائیں گی۔ جیسا کہ ہم قرآن مجید میں سورۃ ابراہیم آیت 8 میں پڑھتے ہیں لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم شکر گزار ہوگے تو یقیناً مَیں تم پر اپنے مزید انعام نازل کروں گا۔اس لئے اگر آپ اللہ تعالیٰ کے زیادہ انعامات اور برکات کی وارث

بننا چاہتی ہیں تو آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنے آپ کو اس کی شکرگزاری میں مشغول کرلیں۔ اور جب آپ حقیقی طور پر خود کو اس میں مشغول کرلیں گی تو آپ کو ایک نئی زندگی دی جائے گی۔ آپ ہمیشہ یہ بات اپنے ذہن میں رکھیں کہ یہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں یہ صرف ایک عارضی ٹھکانہ ہے۔ عام طور پر لوگ 70 یا 80 سال کے لئے زندہ رہتے ہیں یا شاید اس سے کچھ زیادہ لیکن آخرکار ہر شخص اس دنیا کو چھوڑ دے گا اور پھر خدا تعالیٰ کے سامنے اخروی زندگی میں حاضر ہوگا۔ وہ زندگی ایک دائمی زندگی ہوگی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ایسی جگہ ہوگی جہاں ہم ہر اس کام اور عمل کے متعلق پوچھے جائیں گے جو ہم اس عارضی زندگی میں بجالائیں گے۔ ہمارے تمام اچھے اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوازے جائیں گے اور وہ ہمیں ہمارے گناہوں کی سزا دے گا۔

اگر آپ اس بنیادی اصول کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں گی اور پھر اپنا ہر عمل خدا تعالیٰ کے لئے کرنے کی کوشش کریں گی تو پھر آپ یہ محسوس کرسکیں گی کہ آپ کامیاب ہوگئی ہیں اور یہ کہ آپ نے وہ حقیقی زندگی پالی ہے جس کے لئے ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے اور اس مقصد کے حصول کا ایک اہم طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ان چیزوں پر شکرگزار رہیں جو اس نے آپ کو عطا فرمائی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ بے شک صرف وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر بجالاتے ہیں وہی اس کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس کے بے شمار انعامات اور برکات کے وارث بن جاتے ہیں۔ اور ان انعامات کے حاصل ہونے پر یہ مومن پھر اللہ تعالیٰ کی طرف اس کا شکر ادا کرنے کے لئے رُخ کرتے ہیں اس طرح خدا تعالیٰ کی برکات اس شخص کی شکرگزاری کے ساتھ مسلسل جاری رہتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں اس کو واضح کرنے کے لئے ایک مثال دیتا ہوں۔ ہم سب نے دیکھا ہے کہ جب کوئی شخص ندی میں کوئی کنکر یا پتھر پھینکتا ہے تو یہ ٹکراؤ پانی میں ایک گول دائرہ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ مسلسل بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانیت اور شکرگزاری کا دائرہ مسلسل بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے۔ ندی کا دائرہ آخرکار ختم ہوجاتا ہے چاہے وہ کنارے تک پہنچنے کی وجہ سے ہو یا پھر اس ٹکراؤ کا اثر ختم ہوجانے کی وجہ سے۔ لیکن جو روحانی دائرہ مَیں نے بیان کیا ہے وہ ایسا ہے جو بڑھتا چلا جاتا ہے اور ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے۔ یہ دائرہ اس زندگی میں مسلسل ہمارے ساتھ رہتا ہے اور دوسری زندگی میں بھی ہمارے ساتھ سفر کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم یہ جان لیتے ہیں کہ روحانی انعامات بے انتہا ہیں اور نہ ختم ہونے والے ہیں تب جاکر ہم یہ جاننا شروع کرتے ہیں کہ ہمارا خدا ہم سے کتنا زیادہ پیار کرتا ہے کیونکہ اللہ نے اپنے انعامات کو اور احسانات کو اپنی مخلوقات پر محدود نہیں کیا۔ بلکہ اس نے اپنے انعامات کے ذرائع کو ہمیشہ بڑھنے والا بنایا ہے۔ پس کیا یہ ہمارا فرض نہیں بنتا کہ ہم اس کا فائدہ اٹھائیں اور اپنے پیار کرنے والے خدا سے ایک پختہ تعلق قائم کریں جس کی مثال ہم اَور کہیں نہیں دیکھتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اسے ہر دوسرے دنیاوی رشتے یا دوسرے پیاروں سے بڑھ کر پیار کریں۔ یہ اس لئے نہیں ہے کہ وہ نعوذ باللہ ضرورتمند ہے یا دوسرے کی محبت کی احتیاج رکھتا ہے۔ بلکہ وہ وجہ جس کے لئے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے پیار کریں وہ یہ ہے کہ اس طرح انسان سیدھے راستے پر قائم رہے گا اور اس طرح وہ دنیاوی اور روحانی خزائن سے فائدہ اٹھانے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ میں سے بہت ساری واقفاتِ نَو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں اور اس طرح خود اس عہد کو جاری رکھنے کا عہد کیا ہے جو آپ کے والدین نے آپ کی ولادت سے پہلے کیا تھا۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف وہی زندگی کامیاب سمجھی جاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزاری جاتی ہے اور ایک واقفۂ نَو لڑکی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آپ کا وجود حضرت مریمؑ کے وجود کی طرح ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیشہ ان کے کردار اور طرزِعمل کو راہنما کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کے بارے میں قرآن مجید میں مختلف مقامات میں ذکر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ التحریم کی آیت 13 میں انہیں ان الفاظ میں یاد فرمایا ہے: الَّتِیۡ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَہَا فَنَفَخۡنَا فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِنَا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عورت جس نے اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونکا۔

اس لئے اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر مومن عورت کے لئے لازم ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی برکات حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کا قرب چاہتی ہے تو وہ اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کرے۔ بہرحال ہر واقفۂ نو ایک مثال ہے اور دوسری لڑکیوں کے لئے پیروی کرنے کے لئے ایک رول ماڈل ہے۔ اور انہیں چاہئے کہ وہ دوسروں کو حیا، عصمت اور عزت کرنے میں رہنمائی کریں۔ پس وہ طرز جس میں آپ اپنی زندگی کو ڈھالتی ہیں اور وہ دوستیاں جو آپ بناتی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہوں۔ چاہے آپ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کررہی ہوں یا کسی کالج میں یا کسی بھی دوسری جگہ میں آپ کا کردار اعلیٰ ترین درجہ کا ہونا چاہئے۔ خاص طور پر لڑکوں اور مردوں سے واسطہ پڑنے پر آپ کا طرزِعمل ایسا ہونا چاہئے کہ فوری طور پر وہ یہ سمجھ جائیں کہ باوجود اس کے کہ اس لڑکی نے اس سوسائٹی میں زندگی گزاری ہے یہ لڑکی کسی بھی غیراخلاقی، بیہودہ اور ناپسندیدہ اعمال میں ملوث نہیں ہوگی جو کہ عموماً آج کی سوسائٹی میں نظر آتے ہیں۔ پس کوئی مرد آپ کی طرف ناپاک طریق سے نہ دیکھ سکے۔ بلکہ آپ کا طرزِعمل ایسا اعلیٰ ہونا چاہئے کہ وہ آپ کی عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہوجائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مریمؑ کی ایک دوسری بڑی خوبی جو کہ قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ صدیقہ تھیں۔ صدیقہ سچ بولنے والی عورت کو کہتے ہیں۔ انہیں ایک سچی عورت کے طور پر پیش کرتے ہوئے قرآن مجید ان کے انتہائی اعلیٰ اخلاقی معیار کی طرف اشارہ کرتا ہے اور تمام جھوٹے الزامات کی تردید کرتا ہے جو کہ ان پر یہودیوں کی طرف سے لگائے گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس طرح واضح طور پر فرمادیا کہ حضرت مریمؑ ایک سچی عورت تھیں تو پھر چاہے تمام دنیا آپ کے خلاف بولے وہ سب غلط ہوں گے اور جو حضرت مریمؑ نے کہا وہی سچ ہوگا۔ یہ اس لئے ہے کہ آپ کے دل میں ہمیشہ خدا کا خوف تھا اور آپ نے کبھی بھی ایک چھوٹا سا جھوٹ بھی نہیں بولا۔ یہ وہ سچائی کا معیار تھا جو کہ Hanna نے دکھایا جو کہ عمران کی عورت تھی جس نے اپنا بچہ جو ابھی پیدا نہ ہوا تھا اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لئے وقف کردیا۔ اس لئے حضرت مریمؑ نے اپنی والدہ کا کیا ہوا عہد نہایت اعلیٰ طریق پر پورا کردکھایا۔ آپ سب واقفاتِ نو جو میرے سامنے بیٹھی ہیں ان عورتوں کی بیٹیاں ہیں انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا جب انہوں نے آپ کو وقفِ نو کی تحریک میں پیش کردیا جو کہ خلیفۂ وقت نے جاری کی تھی۔ اور اب آپ نے خود اس عہد کی تجدید کی ہے۔ اس لئے آپ کو بھی اسے ہمیشہ سچائی اور ایمانداری کے راستے پر چلتے ہوئے پورا کرنا چاہئے۔ آپ کا ہر عمل مکمل سچائی پر اور خدا تعالیٰ کے خوف پر مبنی ہونا چاہئے۔ جو آپ کریں یا کہیں وہ یہ ظاہر کرے کہ آپ ایک واقفۂ نَو ہیں۔ آپ ایک صدیقہ ہیں جو کہ مکمل طور سچا وجود ہیں کیونکہ آپ ایک واقفۂ نَو ہیں۔ جو بھی ہو آپ سچ بولنے والی کی حیثیت سے پہچانی جائیں۔ جب آپ یہ اعلیٰ معیار حاصل کرلیں گی صرف تب آپ اپنا وہ عہد پورا کرنے والی ہوں گی جو کہ آپ نے خلیفۂ وقت سے باندھا ہے۔ آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے جو کہ اس کے ساتھ شریک بنانے کو کہتے ہیں۔ وہ جو سچ نہیں بولتا وہ ہر معاملے میں شرک کررہا ہے اور اس لئے وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی برکات کا وارث نہیں ہوسکتا۔ اس لئے آپ اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں کامل سچائی کو اپنائیں چاہے شادی سے پہلے یا پھر شادی شدہ زندگی شروع کرنے کے بعد۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب کافی تعداد واقفاتِ نَو کی ایسی ہے جو شادی شدہ ہیں۔ اور خاص طور پر آپ کی ازدواجی زندگی میں سچائی کا اظہار نہایت ضروری ہے۔ یقیناً شادی کے بعد اپنے خاوند اور سسرال کے ساتھ تعلق میں سچائی میں معمولی کمی بھی نہیں آنی چاہئے۔ اگر ہم حضرت مریم کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو اس وجہ سے کہ آپ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی تھیں اور اس کے ساتھ ایک خاص تعلق قائم کرچکی تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی جناب سے بہت نوازی گئیں۔ آپ کی تمام ضرورتیں اللہ تعالیٰ خود پوری فرماتا تھا۔ اس لئے آپ بے شمار چیزوں اور برکات کی وارث بنیں جو غیب سے نازل ہوئیں۔ جب آپ کے نگران حضرت زکریاؑ آپ سے دریافت فرماتے کہ یہ کہاں سے آئیں؟ تو آپ ہمیشہ یہ جواب دیتیں کہ اِنَّ اللّٰہَ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

پس ایک حقیقی مومن کی ایک اور نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بے حساب دیتا ہے اور اس کی تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ اسی طرح آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کریں گی تو وہ آپ کو ایسے طریقوں سے عطا کرے گا جن کے متعلق آپ سوچ بھی نہیں سکتیں۔ وہ تمام چیزیں اور ضرورتیں جن کی آپ محتاج ہوں گی وہ خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری کی جائیں گی۔ جب آپ اس مقام پر پہنچیں گی تو آپ کی آنکھیں دنیاوی خوبصورتیوں کی طرف مائل نہیں ہوں گی اور آپ کبھی دوسرے دنیاوی لوگوں کی دولت اور مال پر حسد نہیں کریں گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کی وجہ سے ایک اطمینان اور سکون سے آپ کا دل بھر جائے گا۔ اور یہی ایک واقفۂ نو کا طرۂ امتیاز ہونا چاہئے۔ اگر آپ کو خود میں یہ سکون حاصل ہے اور دوسروں کی دنیاوی وجاہت کی طرف آپ مائل نہیں بلکہ آپ کی تمام خواہشات اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں تو آپ حقیقی طور پر اس کی رضا کی وارث بن جائیں گی۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں ایسے ذریعوں سے مہیا کرے گا جن کا وہ گمان بھی نہیں کرسکتے۔ پس اگر آپ کو وقتی آزمائشیں درپیش ہوں اور آپ انہیں اللہ تعالیٰ کے لئے خوشی سے برداشت کریں اور صرف شکرگزاری کا اس کے سامنے اظہار کریں چاہے جو بھی صورتحال ہو تو اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی برکات آپ پر نازل ہوں گی۔

اس لئے واقفاتِ نَو کی ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بے شک آپ اس دنیا سے ہیں مگر آپ کا دنیا پرستی کے امور سے کوئی واسطہ نہیں۔ جب آپ یہ روح پیدا کرلیں گی تو پھر آپ یہ سمجھ سکتی ہیں کہ آپ نے اپنے والدین کا کیا ہوا وعدہ پورا کردیا ہے۔ اور آپ اس نیک اور پاکباز عورت کی مثال کی پیروی کرنے والی ہوں گی جس کی مثال آپ کے سامنے رکھی گئی تھی۔ جب آپ نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کیا اور پھر آپ کا وقف آپ کی خدا سے محبت کی گواہی دے گا۔ اور یقیناً آپ کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کی وجہ سے ہزاروں عیسیٰ پیدا ہوں گے جو مسیح محمدی کی اقتدا میں معاشرہ کی روحانی بیماریوں اور پریشانیوں کے علاج مہیا کریں گے جنہوں نے دنیا کو اپنے شکنجے میں لیا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مریم کو جو اعلیٰ مقام اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا وہ اس طرح بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ان دو عورتوں میں سے ایک ہیں جن کا قرآن کریم میں حقیقی مومن کے طور پر نام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کی نیکی نے انہیں تمام مومنوں کے لئے رول ماڈل بنادیا۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کافی نہیں کہ آپ کا کردار ایسا ہو کہ دوسرے آپ پر الزام نہ لگاسکیں بلکہ اس سے بڑھ کر آپ کو ایسے اعلیٰ اخلاق اپنانے چاہئیں کہ آپ کا طرزِعمل دوسروں کے لئے ایک خوبصورت قابلِ تقلید مثال بن جائے۔

اس لئے اپنی عبادت کے اعتبار سے آپ کو سب کے لئے رول ماڈل ہونا چاہئے۔ اپنی سچائی کے اعتبار سے آپ کو سب کے لئے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پر اپنے توکّل کے اعتبار سے آپ ہر ایک کے لئے ایک رول ماڈل ہوں۔ اور اپنی پاکبازی اور عفت کے اعتبار سے آپ ہر ایک کے لئے ایک رول ماڈل ہوں۔ اسی طرح آپ کو بے فائدہ اور وقت ضائع کرنے والی مصروفیات سے دُور رہنے میں ایک مثال قائم کرنی چاہئے۔ اور ان سے کسی بھی طرح متأثر نہ ہوں۔ اور آپ کا کسی بھی ناپسندیدہ فیشن اور رواج کی طرف رجحان نہیں ہونا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکیوں کو فیشن کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کے فیشن کے لئے بعض پروگرام ہونے چاہئیں لیکن آپ کو ان سے دُور رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ ان تمام خوبیوں کو اپنالیں گی تو آپ صرف ایک ایسا وجود نہیں ہوں گی جس کے اخلاق اعلیٰ معیار کے ہوں گے بلکہ آپ آئندہ نسلوں کے اخلاق اور تقویٰ کی ضامن ہوں گی۔ اسی لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے رکھیں اور ان تمام چیزوں سے دُور رہیں جو اُسے پسند نہیں۔ ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھیں اور اس کی حفاظت اور استحکام کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ آپ جمعہ کے خطبوں کو غور سے سنا کریں اور خلیفۂ وقت کی دوسری تقریروں کو بھی۔ اور ان پر ہر ممکن عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: وہ چھوٹی بچیاں جو میرے سامنے یہاں بیٹھی ہیں انہیں مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ میں سے جو دس سال اور اس سے زیادہ عمر کو پہنچ گئی ہیں آپ کو نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہونا چاہئے۔ یہی حکم بڑی لڑکیوں کے لئے بھی ہے۔ اگر ظہر اور عصر کا وقت سکول کے دوران آئے تو انہیں وقت پر ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ جب موسم سرما میں دن چھوٹے ہوجائیں تو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ نماز ادا ہونے سے رہ جائے اس لئے اس

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر202

مکرمہ احلام محمدی صاحبہ

تعارف اور خاندانی ودینی پس منظر

مکرمہ احلام محمدی صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

میرا تعلق تیونس سے ہے۔میرے والدین فرانس میں مقیم تھے جہاں1986 میں میری پیدائش ہوئی۔ فرانس میں رہنے کی وجہ سے میرے والدین اوراہل خانہ اسلام سے دُور اوراپنے اردگرد کے غیر اسلامی ماحول اور عیسائی طور طریقوں سے زیادہ متاثر تھے۔ میرے والدین کو دینی حالت کی تو اتنی فکر نہ تھی تاہم مغربی فضاؤں میں رہتے ہوئے شاید اپنی مٹی، ثقافت اور زبان سے دوری کا احساس بشدت دامنگیر تھا اس لئے انہوں نے تیونس میں واپسی کا فیصلہ کیا۔میری عمر اس وقت دس سال تھی۔ یوں ہماری باقی پڑھائی تیونس میں ہی ہوئی۔ باوجود اہل خاندان کی دینی پستی کے مجھے کم عمری سے ہی صوم وصلوٰۃ سے خاص شغف تھا اور اسی عمر سے ہی خشوع وخضوع کے ساتھ دعائیں کرنے کی بھی چاٹ لگ گئی تھی۔ بلکہ لڑکپن میں ہی میں اکثر ایک خواب دیکھتی تھی کہ میں آسمانی فضاؤں میں دیگر بہت سے لوگوں کے ساتھ اڑ رہی ہوں جبکہ بیشمار لوگ زمین پر چل رہے ہیں۔ اورخواب میں ہی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ یہ اڑنے والے جنتی لوگ ہیں۔

سلفی طرز فکر سے تعارف

جب میری عمر چودہ پندرہ سال ہوئی تو دینی لگاؤ کی وجہ سے میرا تعارف سلفی طرز فکر کی حامل چند لڑکیوں سے ہوا۔ یہ مرحلہ میرے لئے اسلامی تعلیمات کے ساتھ تعارف کا مرحلہ ثابت ہوا۔ کیونکہ قبل ازیں اسلامی تعلیمات کے بارہ میں میرا علم بہت ہی معمولی سا تھا۔اس مرحلہ میں میں نے فرض نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ تہجد بھی ادا کرنی شروع کر دی اور حجاب بھی اوڑھ لیا۔اسی طرح بعض مولویوں کی کتب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ ان کے دروس اورٹی وی پروگرامز بھی دیکھنے شروع کردیئے۔ لیکن شاید اس مرحلہ میں سب سے بڑی غلطی جو مجھ سے ہوئی وہ یہ تھی کہ مَیں نے مولویوں کی ہر تفسیر اور ہر رائے کو درست قرار دیتے ہوئے اسے اسلامی عقائد اور تعلیمات کا حصہ خیال کیا۔ بلکہ اگرکسی بات کو میری فطرت درست تسلیم نہ کرتی تب بھی میں یہ کہہ کر سر تسلیم خم کر دیتی کہ یہ بات غلط نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ تو فلاں بڑے عالم دین مولوی نے کہی ہے جسے دینی علوم میں یدِ طولیٰ حاصل ہے۔الغرض مَیں مروجہ خیالات کے زیر اثر یہی یقین رکھتی تھی کہ علماء کی جملہ تفاسیر اور آراء پر بھی اسی طرح ایمان ہونا چاہئے جیسے کہ اصل اسلامی اورقرآنی تعلیمات پرایمان کی کیفیت ہے۔

{ کسی بھی دین میں بگاڑ کا ایک بڑا منبع اختلاف کی صورت میں اصل تعلیم کی طرف رجوع کرنے کی بجائے لوگوں کے اجتہادو آراء پر بناء کرنا اوران کو اصل تعلیم کے برابر یااس سے بھی بڑھ کرمقام دینا ہے۔ایسی صورت میں الٰہی تعلیم کا مغز اور حقیقت مختلف اجتہادات اور آراء کے پردہ کے پیچھے چھپ جاتی ہے۔آج کے زمانہ میں ایسے ہی بیشمار پردوں کو چاک کرکے صحیح اسلامی تعلیمات کا حسن اجاگر کرکے پیش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔(ندیم)}

شادی اوراحمدیت سے تعارف

سترہ سال کی عمر میں میری شادی ہوگئی۔جس کے ساتھ ہی میری تعلیم کا مرحلہ ختم ہوا او رعائلی زندگی پر مشتمل ایک نئے مرحلہ کا آغاز ہوا۔میرا خاوند دیندار اورصوفیانہ خیالات رکھتا تھا۔اس کے بعض روحانی تجارب کا مجھ پر گہرا اثر پڑا۔

2007ء میں ہم دونوں میاں بیوی ایک مذہبی چینل ''الحکمۃ'' دیکھ رہے تھے کہ اس پر شیخ الزغبی نے جماعت احمدیہ اوراس کے بانی کو اپنی دشنام دہی اور طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا۔ہمیں اس سے پہلے جماعت کے بارہ میں کچھ پتہ نہ تھا۔ میرے خاوند نے شیخ الزغبی کا پروگرام دیکھ کر کہا کہ ہمیں خود تحقیق کرنی چاہئے کہ یہ کونسی جماعت ہے اوراس کا دعویٰ کیا ہے؟ اس کے بعد ہی ہم شیخ الزغبی کی آراء کے درست یا غلط ہونے کے بارہ میں کچھ کہہ سکتے ہیں۔ تحقیق کی تو انٹرنیٹ پر ہمیں جماعت کی ویب سائٹ کے علاوہ ایم ٹی اے کے بارہ میں معلومات مل گئیں۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ حق روشن ہوگیا

ہمارے گھر میں جس دن سے ایم ٹی اے آنا شروع ہوا اس دن سے آج تک پھر اور کسی چینل نے ہمیں اپنی طرف متوجہ نہ کیا۔ ایم ٹی اے کے بعض پروگراموں جیسے اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر نے دل موہ لیا جس کے ذریعہ ہمیں درست طور پر دجّال کی حقیقت اور وفات مسیح جیسے مسائل کے بارہ میں آگاہی ہوئی۔علاوہ ازیں مکرمہ مہا دبوس صاحبہ ایک پروگرام پیش کرتی تھیں جسے دیکھ کر میرے دل میں ان کی محبت راسخ ہوگئی۔

میرے خاوند کی احمدیت میں دلچسپی مجھ سے بھی بڑھ کر تھی کیونکہ وہ نہ صرف ایم ٹی اے کے تمام پروگرام بڑے اہتمام کے ساتھ دیکھتے تھے بلکہ ہر پروگرام کے نوٹس بھی لیتے تھے۔انہوں نے خاص طور پر مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے پروگرام ''تعالوا نقرأ معنا هذا الكتاب '' میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر مبنی کتاب ''السيرة المطهرة'' کے نوٹس لئے۔ مجھے اگرکسی بات کی سمجھ نہ آتی تو مَیں اپنے خاوند سے پوچھتی اورہم ایم ٹی اے کے بعض پروگراموں میں ذکر ہونے والے دلائل کو پرکھتے اوران پر بحث کرتے۔

اپنے خاوند کے جماعت کی طرف حد درجہ میلان کو دیکھتے ہوئے میں انہیں اکثر مشورہ دیتی کہ کہیں جوش میں ہم ہوش نہ کھودیں اورنادانستہ طور پر ہمارے قدم کسی غلط راستے کی طرف نہ بڑھ جائیں۔اس لئے کسی قدر ٹھہر کر ہمیں جماعت کے بارہ میں سوچ سمجھ کر کوئی فیصلہ کرنا چاہئے۔لیکن وہ ہمیشہ مجھے کہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل کی طرف تو دیکھو کہ کس طرح ظاہر وباہر ہیں، اور پھر مجھے ان دلائل پر غور کرنے کا کہتے۔

رؤیا اورقبولِ حق

خدا تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ مجھے تسلی اور اطمینانِ قلب عطا فرمایا۔ میں نے خواب میں ایم ٹی اے پر دکھائی جانے والی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی لیکن اسکے خدوخال اور چہرہ کے تاثرات کچھ ایسے تھے کہ جیسے آپ فرمارہے ہوں کہ خوف نہ کھاؤ اور جماعت میں شامل ہو جاؤ کیونکہ تم درست راستے پر گامزن ہو۔اس رؤیا کے بعد میں نے جماعت کے بارہ میں مزید سنجیدگی کے ساتھ سوچنا شروع کردیا اورمکرمہ مہا دبوس صاحبہ کے پروگرام ''بستان الہدیٰ'' سے بہت کچھ سیکھا۔ الحمدللہ کہ 2007ء کے آخر پر مَیں نے بیعت کرلی۔

بیعت کے بعد کا رؤیائے صالحہ

بیعت کے بعد مجھے متعدد بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت ہوئی اور عجیب بات یہ ہے کہ ہر بار حضور انور خواب میں میرے دل میں پیدا ہونے والے مختلف سوالوں کے جواب عطا فرماتے تھے۔

ایک رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں اپنی والدہ کے ہمراہ ایک عمارت میں داخل ہوتی ہوں جہاں مکرم محمد شریف عودہ صاحب مجھے خوش آمدید کہتے ہیں اور میرے آنے کا مقصد پوچھتے ہیں۔میں ان سے کہتی ہوں کہ مَیں نے ایک سوال کرنا ہے۔وہ مجھے ایک کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہاں چلی جاؤ۔اس کمرے میں ایک ڈیسک کے پیچھے مکرمہ مہا دبوس صاحبہ اوران کے ساتھ دو اور عورتیں بیٹھی تھیں جن سے مَیں نے پوچھا کہ شرعی لباس کونسا ہوتا ہے۔وہ میرے لباس کو دیکھ کر کہتی ہیں کہ تمہارا لباس شرعی معیار پر پورا اترتا ہے۔

مَیں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد مجھے اپنی حالت کے بارہ میں بہت فکر تھی جس کا تسلی بخش جواب مجھے خواب میں مل گیا۔دوسری بات جو میرے دل کے مزید اطمینان کا باعث ٹھہری وہ یہ تھی کہ ایم ٹی اے پر ایک دن جماعت احمدیہ کبابیر میں بننے والے مسرور سنٹر کی تصویر دکھائی گئی تو مجھے یاد آیا کہ مَیں خواب میں اسی بلڈنگ میں داخل ہوئی تھی جہاں میری محمد شریف صاحب اور پھر مہا دبوس صاحبہ سے ملاقات ہوئی تھی۔

اہل خانہ کا رویّہ

میرے اہل خانہ میں سے کسی نے بھی میری بیعت کی مخالفت نہ کی بلکہ اس کے برعکس انہیں جماعت کے بہت سے مفاہیم اچھے لگے اور میری تبلیغ کی وجہ سے اب وہ بفضلہٖ تعالیٰ وفات مسیح اور حقیقتِ جنّ وسحر سے خوب واقف ہو چکے ہیں۔میری بیعت اور دینی لحاظ سے صوم وصلوٰۃ کی پابندی میرے گھروالوں کو دین کے قریب کرنے کا باعث ہوئی ہے اوراب میری والدہ اور بہنوں نے بھی حجاب پہننا شروع کردیا ہے۔ مجھے اپنے خدا تعالیٰ سے بہت امید ہے کہ عنقریب میرے اہل خانہ بیعت کرلیں گے۔

ایک اہم رؤیا

مَیں نے دیکھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تیونس کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ جب حضور انور جلسہ گاہ سے باہر تشریف لاتے ہیں تو میرے خاوند سلیم الحسنی صاحب حضور انور سے ملتے ہیں اور آپ کے دست مبارک کا بوسہ لیتے ہیں۔مَیں اپنے خاوند کے پہلو میں کھڑی حضور انور کی خدمت میں سلام پیش کرنے کا ابھی سوچ ہی رہی ہوتی ہوں کہ حضور انور ایک نہایت ہی شفیق والد کی طرح مجھے اپنی شفقت سے نوازتے ہیں۔

معجزۂ دعائے خلافت

میری غیر احمدی ہمسائی کی اپنے گھر میں سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی۔اسے ڈاکٹرز نے کہا کہ ایک ہفتہ تک ٹانگ پر پلاسٹر لگارہے گا جس کے بعد اگر ہڈی اپنی جگہ پر واپس نہ آئی تو آپریشن کر کے پلیٹس ڈالی جائیں گی۔ابھی چند دن ہی ہوئے تھے کہ میں بھی اپنے گھر کی سیڑھیوں سے گرگئی اور عجیب بات یہ ہے کہ نہ صرف میری بھی اسی جگہ سے ٹانگ ٹوٹی جہاں سے میری ہمسائی کی ٹوٹی تھی بلکہ مجھے بھی ڈاکٹرز نے وہی کچھ کہا جو میری ہمسائی کو کہا تھا۔میرے خاوند نے مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس کے ذریعہ حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی۔ بعد میں امیر صاحب نے بتایا کہ حضور انور نے کامل شفایابی کے لئے دعا کی ہے اور انشاء اللہ آپریشن کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ میری ٹانگ پر ایک ہفتہ پلاسٹر لگا رہا جس کے بعد جب ہسپتال میں چیک اپ ہوا تو ڈاکٹرز نے بتایا کہ ہڈی اپنی جگہ پر سیٹ ہوچکی ہے اور کسی آپریشن یا پلیٹس ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ تین ماہ پلاسٹر چڑھا رہے گا اور اسی سے ہی ہڈی جڑ جائے گی۔اور بفضلہٖ تعالیٰ ایسا ہی ہوا اور مجھے کامل شفا ہوگئی۔ اس کے برعکس میری ہمسائی کا آپریشن ہوا اور ہڈی کو سیدھا رکھنے کے لئے پلیٹس ڈالی گئیں۔اب اسے یہ کہا گیا ہے کہ دو سال کے بعد دوبارہ آپریشن کرکے ان پلیٹس کو نکالا جائے گا۔میں سمجھتی ہوں کہ یہ محض خلیفۂ وقت کی دعا کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قسم کی پیچیدگی اور آپریشنوں سے محفوظ رکھا ورنہ میری حالت میری ہمسائی سے کسی طور بھی مختلف نہ تھی۔

(باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞۞۞

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ربوہ)

قسط نمبر11

متی باب6

✿......اس باب میں سب سے پہلے خیرات کے بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ خیرات ہر حال میں پوشیدہ طور پر کرنی چاہئے۔ (متی باب6 آیت 2 تا 4)

قرآن شریف نے اس بارہ میں حکیمانہ طریق اختیار کیا ہے کہ وہ خیرات جو براہ راست محتاج اور تنگدست لوگوں کو دی جائے وہ پوشیدہ طور پر ہونی چاہئے۔فرماتا ہے:۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۔وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ (البقرۃ:272) کہ اگر تم ظاہراً صدقہ کرو تو ٹھیک ہے لیکن اگر تم ضرورتمندوں کو مخفی طور پر دو تو وہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔مطلب یہ ہے کہ ضرورتمندوں کو براہ راست جو تم دو وہ پوشیدہ ہونا چاہئے۔مگر قومی اور ملکی تحریکات میں دوسروں کو توجہ دلانے کے لئے اعلانیہ ادائیگی بھی ہوسکتی ہے۔

✿......اس باب کی آیت 4 اور 5 میں اس دعا کے متعلق تعلیم دی گئی ہے اور پھر حضرت مسیح ناصری نے اپنے شاگردوں کو ایک دعا سکھائی ہے۔اس دعا سے پہلے آیت 5 تا 8 میں دعا کے بارہ میں بعض ہدایات دی ہیں۔ایک ہدایت تو یہ ہے:۔

’’جب تم دعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ بنو کیونکہ وہ عبادتخانوں میں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہوکر دعا کرنا پسند کرتے ہیں تا کہ لوگ ان کو دیکھیں۔میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔بلکہ جب تو دعا کرے تو اپنی کوٹھڑی میں جا۔اور دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دعا کر۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا‘‘۔

بے شک قرآن شریف اور ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا اور باقی تمام نیکی کے کاموں کے بارہ میں سختی سے منع فرمایا ہے کہ وہ دکھاوے کے لئے کئے جائیں اور اس بارہ میں اتنی تاکید ہے جو اناجیل میں نہیں ملتی۔مگر خیرات کی ادائیگی کی طرح اس میں بھی حکیمانہ طریق اختیار کیا ہے اور وہ دعا اور نماز جو اجتماعی شکل میں ہوتی ہے اور جس میں سب لوگ شامل ہورہے ہوتے ہیں اس کو مسجد میں کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اور وہ نماز اور دعا جو انفرادی ہوتی ہے اس کے متعلق خاص طور پر تاکید کی ہے کہ وہ خلوت میں کی جائے۔

دوسری ہدایت دعا کے بارہ میں متی کی انجیل کے اس باب میں یہ دی گئی ہے:۔

’’اور دعا کرتے وقت غیر قوموں کے لوگوں کی طرح بک بک نہ کرو کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بہت بولنے کے سبب سے ہماری سنی جائے گی۔پس ان کی مانند نہ بنو کیونکہ تمہارا باپ تمہارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے کہ تم کن کن چیزوں کے محتاج ہو‘‘۔ (متی باب 6 آیت7 - 8)

دوسری اقوام کے اپنی دعا میں ان کے دہرانے کو یہاں بک بک کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔مگر پادری ڈم میلو صاحب یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح نے بھی دعا کے الفاظ دہرائے اور وہ اس کی اس طرح تشریح کرتے ہیں:۔

Our Lord reproves not repetition, but vain repetition. In the agony in the garden he himself prayed three times in the same words.

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر بک بک کرنے کا یہی اعتراض غیر اقوام کے لوگ آپ پر نہیں کرسکتے۔

انٹرپریٹرز بائبل میں تسلیم کیا گیا ہے کہ یہود ربانیوں میں دعا کو مختصر کرنے کا تصور موجود تھا۔وہ لکھتے ہیں:۔

there are rabbinical sayings which consoul brief prayer.

✿......مذکورہ بالا آیت میں دو مرتبہ خدا تعالیٰ کو یسوع کے علاوہ دوسرے لوگوں کا باپ قرار دیا گیا ہے۔

تعجب ہوتا ہے کہ چرچ نے بغیر کسی دلیل کے یسوع کو خدا کا اصل بیٹا اور دوسروں کو نقلی بیٹا قرار دیا ہے اور اس طرح یسوع کی الوہیت کا استنباط کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ سب کے لئے وہی الفاظ ہیں جو یسوع کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔

✿......اب ہم دعا کے ان الفاظ کی طرف آتے ہیں جو یسوع نے اپنے شاگردوں کو سکھائی:۔

پس تم اس طرح دعا کیا کرو کہ اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے۔تیرا نام پاک مانا جائے۔تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔اور جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے۔تُو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔اور ہمیں آزمائش میں نہ لا۔بلکہ برائی سے بچا کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔آمین‘‘۔(متی باب6 آیت9 تا 13)

✿......یہ دعا لوقا میں مختصر الفاظ میں درج ہے۔لوقا باب11 آیت 1 تا 4 میں لکھا ہے:۔

اس نے ان سے کہا جب تم دعا کرو تو کہو اے باپ تیرا نام پاک مانا جائے۔تیری بادشاہی آئے۔ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دیا کر۔اور ہمارے گناہ معاف کر کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں اور ہمیں آزمائش میں نہ لا۔

✿......دعا کے الفاظ پر تفصیلی تبصرہ سے پہلے یہ بات مدنظر رکھیں کہ متی اور لوقا کی دعا ایک ہوتے ہوئے بھی وقت کے لحاظ سے دونوں انجیل اس کے سکھانے کا وقت مختلف بتاتے ہیں۔پادری ڈم میلو صاحب لکھتے ہیں:۔

The prayer is given by St. Luke (11:2-4) in a shorter form (the petition, they will be done and deliver us from evil being omitted)and in a different historical connection. Many account for this by supposing that the prayer was given twice, once complete and once abridged, but it is more probable that it was given only once, revise on the occasion mentioned by St. Luke, and that St. Matthew has purposely placed it earlier, inserting it in our lords first recorded sermon in order to set before the readers at once a comprehensive view of his teaching about prayer. It is not only fuller but contains distinct marks of greater closeness to the original Aramaic.

(مسیحی مفسرین کے نئے عہد نامہ کی کتب کے بارہ میں اس قسم کے تبصرے اور پھر نئے عہد نامہ کو خدا کا کلام قرار دیتے چلے جانا راقم کے لئے باعث تعجب ہے)

دعا پر تبصرہ

مسیحی دنیا کو اس دعا پر جو متی اور لوقا میں یسوع کی طرف منسوب ہے بڑا فخر ہے لیکن اگر ذرا زیادہ گہری نظر سے اس دعا کے الفاظ کا جائزہ لیا جائے تو صورت حال کچھ بدل جاتی ہے۔حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلو والسلام نے اس دعا کے الفاظ پر تبصرہ فرمایا ہے اور اس کا تقابل سور فاتحہ کی دعا سے کیا ہے جو ہم قارئین کے فائدہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

’’ایسا ہی انجیل میں ہے کہ تم اس طرح دعا کرو کہ اے ہمارے باپ کہ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو اور تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر آوے۔ ہماری روزانہ روٹی آج ہمیں بخش۔اور جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو بخشتے ہیں تُو بھی اپنے قرض کو ہمیں بخش دے۔اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال بلکہ برائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں‘‘۔

(یہ متی اور لوقا دونوں کے الفاظ کا خلاصہ ہیں)

’’مگر قرآن کہتا ہے کہ یہ نہیں کہ زمین تقدیس سے خالی ہے بلکہ زمین پر بھی خدا کی تقدیس ہو رہی ہے۔نہ صرف آسمان پر۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ (بنی اسرائیل:45) یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (الجمعۃ:2) یعنی ذرہ ذرہ زمین کا اور آسمان کا خدا کی تحمید اور تقدیس کر رہا ہے اور جو کچھ ان میں ہے وہ تحمید اور تقدیس میں مشغول ہے۔پہاڑ اُس کے ذکر میں مشغول ہیں دریا اُس کے ذکر میں مشغول ہیں درخت اُس کے ذکر میں مشغول ہیں۔اور بہت سے راستباز اُس کے ذکر میں مشغول ہیں۔اور جو شخص دل اور زبان کے ساتھ اس کے ذکر میں مشغول نہیں اور خدا کے آگے فروتنی نہیں کرتا اس سے طرح طرح کے شکنجوں اور عذابوں سے قضاوقدر الٰہی فروتنی کرا رہی ہے۔اور جو کچھ فرشتوں کے بارے میں خدا کی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ نہایت درجہ اطاعت کر رہے ہیں یہی تعریف زمین کے پات پات اور ذرہ ذرہ کی نسبت قرآن شریف میں موجود ہے کہ ہر ایک چیز اُس کی اطاعت کر رہی ہے۔ایک پتّہ بھی بجز اُس کے امر کے گر نہیں سکتا اور بجز اس کے حکم کے نہ کوئی دوا شفاء دے سکتی ہے اور نہ کوئی غذا موافق ہوسکتی ہے۔اور ہر ایک چیز غایت درجہ کے تذلل اور عبودیت سے خدا کے آستانہ پر گری ہوئی ہے اور اُس کی فرمانبرداری میں مستغرق ہے۔

پہاڑوں اور زمین کا ذرّہ ذرّہ اور دریاؤں اور سمندروں کا قطرہ قطرہ اور درختوں اور بُوٹیوں کا پات پات اور ہر ایک جز اُن کا اور انسان اور حیوانات کے کُل ذرات خدا کو پہچانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی تحمید و تقدیس میں مشغول ہیں۔اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔(الجمعۃ: 2) یعنی جیسے آسمان پر ہر یک چیز خدا کی تسبیح و تقدیس کر رہی ہے ویسے زمین پر بھی ہر ایک چیز اُس کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔پس کیا زمین پر خدا کی تحمید و تقدیس نہیں ہوتی۔ایسا کلمہ ایک کامل عارف کے منہ سے نہیں نکل سکتا۔ بلکہ زمین کی چیزوں میں سے کوئی چیز تو شریعت کے احکام کی اطاعت کر رہی ہے اور کوئی چیز قضاوقدر کے احکام کے تابع ہے اور کوئی دونوں کی اطاعت میں کمر بستہ ہے۔کیا بادل کیا ہوا کیا آگ کیا زمین سب خدا کی اطاعت اور تقدیس میں محو ہیں اگر کوئی انسان الٰہی شریعت کے احکام کا سرکش ہے تو الٰہی قضاوقدر کے حکم کا تابع ہے۔ان دونوں حکومتوں سے باہر کوئی نہیں کسی نہ کسی آسمانی حکومت کا جُوا ہر ایک کی گردن پر ہے۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 32-33)

پھر فرماتے ہیں:۔

’’یہ دعا جو سورہ فاتحہ میں ہے انجیل کی دعا سے بالکل نقیض ہے کیونکہ انجیل میں زمین پر خدا کی موجودہ بادشاہت ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔پس انجیل کے رو سے نہ زمین پر خدا کی ربوبیت کچھ کام کر رہی ہے نہ رحمانیت نہ رحیمیت نہ قدرت جزا سزا کیونکہ ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں آئی۔ مگر سورہ فاتحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت موجود ہے۔......خلاصہ کام یہ کہ سورۃ موصوفہ بالا نے تمام وہ لوازم بادشاہت پیش کئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت اور بادشاہی تصرفات موجود ہیں۔چنانچہ اُس کی ربوبیت بھی موجود اور رحمانیت بھی موجود اور رحیمیت بھی موجود اور سلسلہ امداد بھی موجود اور سلسلہ سزا بھی موجود ۔غرض جو کچھ بادشاہت کے لوازم میں سے ہوتا ہے زمین پر سب کچھ خدا کا موجود ہے اور ایک ذرہ بھی اُس کے حکم سے باہر نہیں۔ہر ایک جزا اس کے ہاتھ میں ہے۔ہر ایک رحمت اُس کے ہاتھ میں ہے۔مگر انجیل یہ دعا سکھلاتی ہے کہ ابھی خدا کی بادشاہت تم میں نہیں آئی اُس کے آنے کے لئے خدا سے دعا مانگا کرو تا وہ آجائے۔یعنی ابھی تک ان کا خدا زمین کا مالک اور بادشاہ نہیں۔اس لئے ایسے خدا سے کیا امید ہوسکتی ہے۔سنو اور سمجھو کہ بڑی معرفت یہی ہے کہ زمین کا ذرہ ذرہ بھی ایسا ہی خدا کے قبضہ اقتدار میں ہے جیسا کہ آسمان کا ذرّہ ذرّہ خدا کی بادشاہت میں ہے اور جیسا کہ آسمان پر ایک عظیم الشان تجلّی ہے زمین پر بھی ایک عظیم الشان تجلّی ہے۔بلکہ آسمان کی تجلّی تو ایک ایمانی امر ہے عام انسان نہ آسمان پر گئے نہ اُس کا مشاہدہ کیا۔مگر زمین پر جو خدا کی بادشاہت کی تجلّی ہے۔ وہ تو صریح ہر ایک شخص کو آنکھوں سے نظر آرہی ہے۔ہر ایک انسان خواہ کیسا ہی دولتمند ہو اپنی خواہش کے مخالف موت کا پیالہ پیتا ہے ۔پس دیکھو اس شاہ حقیقی کے حکم کی کیسی زمین پر تجلّی ہے کہ جب حکم آجاتا ہے تو کوئی اپنی موت کو ایک سیکنڈ بھی روک نہیں سکتا۔ ہر ایک خبیث اور ناقابل علاج مرض جب دامنگیر ہوتی ہے تو کوئی طبیب ڈاکٹر اس کو دُور نہیں کرسکتا۔پس غور کرو یہ کیسی خدا کی بادشاہت کی زمین پر تجلی ہے جو اُس کے حکم ردّ نہیں ہو سکتے۔پھر کیونکر کہا جائے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں بلکہ آئندہ کسی زمانہ میں آئے گی۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 39 تا 40)

(اس انجیلی دعا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تفصیلی محاکمہ کتاب کشتیٔ نوح ۔روحانی خزائن جلد 19 کے صفحات 32 تا 40 پر ملاحظہ فرمائیں۔)

(باقی آئندہ)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی مَیں مختلف ممالک کے دوروں پر گیا ہوں اور جماعتوں کے دوروں پر جاتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کے ذریعے اسلام کی نئی شان غیروں پر ظاہر ہوتے دیکھتا ہوں۔

ہالینڈ میں غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ منعقدہ تقریب کا غیروں پر غیر معمولی اثر اور ملکی اخبارات میں اس کی شاندار کوریج۔

ہالینڈ کی جماعت کو بھی اس قدر کوریج کی امید نہ تھی۔اب ہالینڈ کی جماعت کو اپنے رابطوں کو مزید بڑھانا چاہئے، ان کو وسعت دینی چاہئے اور جو بھی غلط فہمیاں اسلام کے خلاف پیدا کی گئی ہیں، اُنہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آج اسلام کا دفاع اور غیروں پر دلائل کے ساتھ بھرپور حملہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کر سکتی ہے۔

جرمنی میں اس دورہ میں بھی ایک مسجد کا افتتاح ہوا اور تین کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔مساجد کی تعمیر کے ساتھ تبلیغ میں بھی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ اور مَیں ہمیشہ افرادِ جماعت کو یہ کہا کرتا ہوں کہ اس تعارف اور تبلیغ کی وسعت کے ساتھ ان کی ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔

جرمنی میں فوجی افسران کی تربیت کے ایک اہم ادارہ میں ملک سے وفاداری کی اسلامی تعلیم کے موضوع پر خطاب اور سوال و جواب کی مجلس۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لیکچر کا بھی غیروں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے کامیاب انعقاد اور اس کے نیک اثرات کا تذکرہ۔

بعض انتظامات میں پیش آمدہ کمیوں کو دور کرنے کے لئے انتظامیہ کو اہم نصائح۔تمام ملکوں کی جلسہ کی انتظامیہ کو بھی گہرائی میں جا کر ان امور کا خیال رکھنے کی تاکید۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8/جون 2012ء بمطابق 8/احسان 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔مورڈن۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آپ کی جماعت کی ترقی کے جو وعدے ہیں وہ ہر احمدی بلکہ مخالفین احمدیت بھی پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کسی بھی ملک میں چلے جائیں وہاں احمدی نظر آتے ہیں۔چاہے چند ایک ہی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کے لئے وعدہ فرمایا ہے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِيْنَ کَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 454 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

''اس حصہ آیت کا آپ کا اور الہام بھی تھا۔آپ نے اس کی وضاحت براہین احمدیہ میں یوں فرمائی ہے کہ'' اور جو لوگ تیری متابعت اختیار کریں، یعنی حقیقی طور پر اللہ اور رسول کے متبعین میں شامل ہو جائیں، اُن کو اُن کے مخالفین پر کہ جو انکاری ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔یعنی وہ لوگ حجت اور دلیل کے رو سے اپنے مخالفوں پر غالب رہیں گے''۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 620-621 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

یہ پہلا حصہ جو مَیں نے پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے وعدہ فرمایا ہے یہ بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ابھی تو تخم ریزی ہو رہی ہے''۔(یہ ارشاد آپ کا اکتوبر 1902ء کا ہے، جب آپ نے فرمایا کہ ابھی تو تخم ریزی ہو رہی ہے) فرمایا'' ہمارے مخالف کیا چاہتے ہیں؟ اور خدا تعالیٰ کا کیا منشاء ہے۔یہ تو اُن کو ابھی معلوم ہو سکتا ہے اگر وہ غور کریں''۔اللہ تعالیٰ کے منشاء کو معلوم کرنا چاہتے ہیں تو غور کریں تو فوری طور پر ہر ایک کو معلوم ہو سکتا ہے۔فرمایا'' اگر وہ غور کریں کہ وہ اپنے ہر قسم کے منصوبوں اور چالوں میں ناکام و نامراد رہتے ہیں''۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔'' اگر یہ مخالف نہ ہوتے تو ایسی اعجازی ترقی یہاں بھی نہ ہوتی۔یعنی اس ترقی میں اعجازی رنگ نہ رہتا۔کیونکہ اعجاز تو مقابلہ اور مخالفت سے ہی چمکتا ہے''۔فرمایا'' ایک طرف تو ہمارے مخالفوں کی یہ کوششیں ہیں کہ وہ ہم کو نابود کر دیں۔ ہمارا اسلام تک نہیں لیتے اور غائبانہ ذکر بھی نفرت سے کرتے ہیں''۔ بلکہ اب تو ان نفرتوں کی انتہا ہو چکی ہے۔اور دریدہ دہنی اور مغلظات کی کھلے عام یہ تمام حدود پھلانگ چکے ہیں۔ بہر حال یہ مخالفین کا کام ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ'' دوسری طرف اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طریق پر اس جماعت کو بڑھا رہا ہے۔ یہ معجزہ نہیں تو کیا ہے؟'' فرمایا'' کیا یہ ہمارا فعل ہے یا ہماری جماعت کا؟ نہیں، یہ خدا تعالیٰ کا ایک فعل ہے جس کی تہ اور سِرّ کو کوئی نہیں جان سکتا''۔فرمایا'' یہ خدا کا کام ہے اور اُس کی باتیں عجیب ہوتی ہیں''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 454۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس خدا تعالیٰ کی اس عجیب تائید و نصرت کے نظارے ہم روز دیکھتے ہیں۔نہ صرف یہ کہ سعید فطرت لوگ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں، روزانہ جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، جماعت کے نفوس میں بھی برکت پڑ رہی ہے اور اموال میں بھی برکت پڑ رہی ہے۔اور یہ چیز مخالفینِ احمدیت کو حسد کی آگ میں اور زیادہ جلاتی چلی جا رہی ہے۔ ہر روز پاکستان سے یہی خبریں آتی ہیں۔نفرتوں اور کینوں اور بغضوں اور حسد نے اس حد تک اندھا کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کو بگاڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔گالیاں اُس پر لکھی جاتی ہیں۔ پاؤں کے نیچے روندا جاتا ہے۔ایک بدبخت نے اپنی دکان کے دروازے پر پائیدان پر یہ تصویر رکھ دی کہ جو آئے وہ پاؤں رکھ کر آئے۔بہر حال یہ تو ان کے کام ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ انتظامیہ میں سے بھی بعض شریف النفس لوگ ایسے ہیں جن کو کھڑا کر دیتا ہے اور اُن میں سے اس

موقع پر بھی ایک شخص نے، انتظامی افسر نے سختی کی اور آپ کی تصویر وہاں سے اُٹھوائی۔ لیکن ان مخالفین کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کی تائید ونصرت فرماتا ہے اور اُس کی غیرت بھی رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت اپنے پیارے کے ساتھ خبیث فطرتوں کے اس سلوک کا بدلہ لے گی اور ضرور لے گی۔ یقیناً یہ لوگ بھی اور ان کے سردار بھی عبرت کا سامان بنیں گے اور یہ لوگ ایک وقت آئے گا نہ صرف تصویریں بلکہ یہ لوگ خود اس سے بڑھ کر روندھے جائیں گے۔ احمدی تو صبر اور دعا سے کام لے رہے ہیں اور یہی ہماری تعلیم ہے۔ جو بھی انہوں نے کرنا ہے، اپنے زعم میں ہمارے دلوں کو چھلنی کرنے کے لئے جو بھی طریقے استعمال کرنے ہیں یہ کر لیں، ہم تو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے، نہ لیتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا، صبر اور دعا سے کام لیتے ہیں۔ اور لیتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور یہی ایک احمدی کی شان ہے۔ پس اس شان کو دنیا کے ہر احمدی کو اور خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو نکھارتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ اپنی دعاؤں میں بہت زیادہ شدت پیدا کریں کہ یہی ہمارے ہتھیار ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور ہتھیار ہمارے کام نہیں آ سکتا۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ بھی کیا جائے وہ بھی کیا جائے۔ اپنی دعاؤں کی تو پہلے انتہا کریں۔

بہرحال مَیں جماعت کی ترقی کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ تائید ونصرت فرماتا ہے اور کس طرح سعید فطرت لوگوں میں ایک انقلاب آ رہا ہے۔ جن کو اسلام سے ذرا بھی محبت ہے، جن کو دین سے ذرا بھی لگاؤ ہے وہ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی رہنمائی فرماتا ہے۔ لیکن دنیادار جن کو مذہب سے تو کوئی دلچسپی نہیں ہے، جن میں سے بعض خدا کے وجود پر بھی یقین نہیں کرتے وہ بھی یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ یہ ایسی جماعت ہے جن کے قدم ہر آن ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یہ لوگ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ تم جو اسلام کی تعلیم پیش کرتے ہو، یہ تعلیم تو لگتا ہے ایک دن دنیا پر غالب آ جائے گی۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ خدا کا فعل ہے اور یہ اُس کا کام ہے کہ عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کی خاطر جماعت کے کام میں انگلی لگاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہزاروں ہاتھوں کے کام جتنے اُس کے نتائج پیدا فرما دیتا ہے۔ اور یہی چیز ہے جو دشمن کو حسد کی آگ میں اور زیادہ جلاتی ہے۔ پس ان لوگوں کو یہ حسد ہمارے سے نہیں، یہ خدا تعالیٰ کے فعل سے ہے جو ایسے نتائج فرماتا ہے جو جماعت کی تائیدات کے لئے واضح اور بین ثبوت ہیں۔

پس ان دشمنوں کو، مخالفین کو بھی مَیں کہتا ہوں، کہ تمہارا مقابلہ خدا تعالیٰ سے ہے اور خدا تعالیٰ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے خوف کرو اور خدا سے ڈرو۔ پھر خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرنے والوں کی خاک کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ ہم تو اس حسد کے نتیجے میں جو دشمنوں کا، مخالفین کا ہمارے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہر آن نازل ہوتی دیکھتے ہیں۔ اور یہ لوگ جو ہیں مسلمان کہلانے کے باوجود یہ سوچتے نہیں کہ جماعت احمدیہ کے ہر کام کا نتیجہ تو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے غیروں پر ظاہر ہونے کی صورت میں نکل رہا ہے۔ پس یہ نام نہاد علماء اسلام سے محبت کرنے والے نہیں۔ صرف اپنے بندوں سے محبت کرنے والے ہیں اور اپنے مفادات کو چاہنے والے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ غیروں پر بھی ہماری باتوں کا اللہ تعالیٰ نیک اثر ظاہر فرماتا ہے جس کا اظہار یہ لوگ برملا ہمارے پروگراموں میں شامل ہو کر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی مَیں مختلف ممالک کے دوروں پر گیا ہوں اور جماعتوں کے دوروں پر جاتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کے ذریعے اسلام کی نئی شان غیروں پر ظاہر ہوتے دیکھتا ہوں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ دنوں بھی مَیں ہالینڈ اور جرمنی کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے گیا ہوا تھا، جن میں شامل ہو کر جہاں افرادِ جماعت سے ملنے اور اُنہیں کچھ کہنے کا موقع ملا وہاں غیروں کے ساتھ بھی کچھ پروگرام ہوئے، اور ان پروگراموں کا اُن غیروں پر بھی نیک اثر قائم ہوا۔ پھر وہ غیر جو جلسہ دیکھنے کے لئے اپنے دوستوں کے کہنے سے شامل ہو جاتے ہیں، اُن پر بھی جماعت کی تعلیم اور نظام کا بہت اثر ہوتا ہے۔ عموماً اپنی روایت کے مطابق سفر کے بعد میں مختصراً سفر کے حالات سناتا ہوں اور جلسوں کے انتظامی معاملات کے بارے میں بھی کچھ کہتا ہوں۔ سو آج پہلے مَیں اپنی بات غیروں کے پروگرام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہے، یہ اُس کی چند جھلکیاں ہیں جن کو مَیں نے اس سفر میں دیکھا۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ہالینڈ کے جلسے میں بھی شمولیت کی۔ کافی سالوں کے بعد ان کے جلسے میں میں نے شمولیت کی ہے۔ یہاں سے روانہ ہونے سے پہلے، سفر پر روانہ ہونے سے پہلے امیر صاحب ہالینڈ کا، اُن کے جلسے میں شمولیت کے لئے خط آیا تھا کہ آپ آ رہے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ وہاں کے مقامی ڈچ لوگوں کے ساتھ بھی ایک تقریب ہو جائے۔ پہلے تو مَیں نے انکار کر دیا۔ اس کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مجھے خیال تھا کہ جماعت کے افراد کے پڑھے لکھے اور سنجیدہ طبقے سے اتنے زیادہ رابطے نہیں ہیں۔ پھر چند دن کے بعد مجھے خود ہی خیال آیا کہ یہ علاقہ جہاں ہمارا سینٹر ہے اور جہاں جلسہ منعقد ہونا ہے، یہ اُس دشمنِ اسلام کے علاقے میں ہے جو آئے دن اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیہودہ گوئی کرتا رہتا ہے۔ اور یہ بڑا اچھا موقع ہے اگر اس علاقے میں سے کچھ سیاستدان اور پڑھے لکھے لوگ، اخباری نمائندے ہمارے فنکشن میں شامل ہو جائیں۔ میرا خیال تھا کہ جماعت چھوٹی سی ہے اس لحاظ سے پندرہ بیس لوگوں کو تو یہ شامل کر ہی لیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوا سو سے زیادہ لوگ اس میں شامل ہوئے جن میں علاقے کے ممبر آف پارلیمنٹ بھی تھے، شہر کے میئر بھی تھے، سیاستدان بھی تھے، پڑھے لکھے لوگ بھی تھے اور حیران کن طور پر علاوہ چھوٹے اخباروں کے نیشنل اخبار کے نمائندے بھی تھے۔ ان کے سامنے اسلام کی خوبصورت تعلیم کے چند پہلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور قرآن کریم کی تعلیم کے حوالے سے پیش کئے۔ کیونکہ یہ جو وہاں کا اعتراض کرنے والا سیاستدان ہے ان چیزوں پر ہی وہ اعتراض کرتا ہے۔ وہاں کے میئر نے اور ایم پی نے بھی مختصر خطاب کیا اور مذہبی رواداری اور برداشت کی باتیں کیں۔ بعد میں جیسا کہ میں نے کہا، جب میں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ پیش کیا تو ایم پی نے جو بعد میں مجھ سے باتیں کیں، اُس نے اسلام کی خوبصورت تعلیم سے کافی متاثر ہو کر اس کا ذکر کیا۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ میرے خیال میں ہالینڈ جماعت کے سیاستدانوں سے رابطے نہیں۔ ایم پی کی باتوں سے اس بات کا بھی اظہار ہوا اور تصدیق ہو گئی۔ کہنے لگے آپ لوگ سیاستدانوں اور پڑھے لکھے طبقے سے زیادہ سے زیادہ رابطے میں رہیں۔ اُن کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتائیں اور پھر اخباروں اور ویب سائٹس پر بھی اس کا ذکر کریں۔ اس طرح انہوں نے نام لئے بغیر یہ اشارہ کیا کہ اگر یہ کارروائی آپ لوگ کریں گے تو وِلڈر (Wilder) جیسے اسلام دشمن لوگوں کے بھی منہ بند ہو جائیں گے اور عوام الناس کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پتہ چلے گا۔

پس دیکھیں یہاں بھی کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پورے ہو رہے ہیں کہ خدا کے کام بھی عجیب ہیں۔ یہ خدا کا فعل ہے کہ ایک شخص جو عیسائی ہے، اسلام کی خوبصورت تعلیم اپنے ہم وطنوں کو بتانے کے طریقے بتا رہا ہے۔

پھر اس شریف النفس ایم پی نے جو بڑے پرانے اور منجھے ہوئے سیاستدان ہیں، بہت لمبے عرصے سے ممبر آف پارلیمنٹ چلے آ رہے ہیں، اپنی ویب سائٹ پر بھی میری اور اپنی تصویر کے ساتھ اس فنکشن اور میٹنگ کی تفصیل بیان کی، جو بعد میں ان سے پرائیویٹ ملاقات ہوئی اُس کی بھی تفصیل انہوں نے لکھی اور اس بارے میں مجھے کہہ کر گئے تھے کہ مَیں یہ سب دوں گا تا کہ اسلام کے بارے میں ہمارے ہم وطنوں کی غلط فہمیاں دور ہوں اور جو بعض مفاد پرست لوگ اور سیاستدان اور اسلام دشمن ملک میں یہ نفرتیں پھیلا رہے ہیں، وہ دور ہوں۔

پھر اخبارات نے بھی بڑے اچھے انداز میں اس فنکشن کی تفصیلات اور جو کچھ میں نے کہا تھا، وہ لکھیں۔ وہاں ملک کے دو بڑے نیشنل اخبارات کے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ ایک نے تو میرے سے چند منٹ کا انٹرویو بھی لیا۔ وہاں جب وہ نمائندہ اخبار کا اپنے سوال ختم کر چکا، تو مَیں نے اُسے کہا کہ میرے پاس بھی ایک سوال ہے۔ یا میرے سوال یہ ہیں کہ یہ علاقہ جس میں نن سپیٹ ہے، ہمارا سینٹر، مرکز ہے۔ ہالینڈ میں یہ علاقہ بائبل بیلٹ کہلاتا ہے۔ دین کا علم رکھنے والے یہ لوگ ہیں۔ باقی ہالینڈ کی نسبت زیادہ تعداد چرچ جانے والوں کی ہے۔ حضرت عیسیٰ کی آمد اور آمدِ ثانی کے بھی تم لوگ منتظر ہو، اُس کی نشانیاں بھی تم لوگوں کے مطابق کچھ نہ کچھ ہیں اور تمہارے مطابق یہ وقت آ چکا ہے بلکہ گزر گیا ہے۔ تو حضرت عیسیٰ تو نہیں آئے، جو آیا ہے جس کو ہم مسیح موعود مانتے ہیں، اب اس کی آمد پر غور کرو۔ میری اس بات پر اُس کے چہرے پر ذرا سرخی آئی لیکن مسکرا کر چپ ہو گیا۔ اُس نے کچھ کہا نہیں۔ اس بات کے بعد میرا خیال تھا کہ وہ شاید ہمارے فنکشن کے بارے میں خبر نہ لگائے اور اگر لگائے گا بھی تو شاید صحیح حقائق پیش نہ کرے۔ لیکن اگلے دن میرے لئے بھی اور وہاں کی جماعت کے لئے بھی یہ بات حیران کن تھی کہ نہ صرف اُس نے خبر لگائی بلکہ اخبار کے پہلے صفحے پر، پورے پہلے صفحے پر میری تصویر بھی دے دی اور اندر بھی تقریباً ڈیڑھ صفحہ کی اس فنکشن کی خبر، تصویروں کے ساتھ شائع کی۔ اور جلسے کے حوالے سے بڑی تفصیلی باتیں کیں۔ اسلام کی تعلیم کے حوالے سے خبر دی۔ یہ اخبار وہاں کا نیشنل اخبار ہے جو لاکھوں کی تعداد میں پڑھا جاتا ہے۔ پس اس سے اسلام کی خوبصورت تعلیم اس ملک کے لوگوں میں بھی پہنچی۔

اس طرح جیسا کہ مَیں نے کہا ایک اور نیشنل اخبار ہے اُس نے بھی خبر دی۔ لوکل اخباروں نے بھی کوریج دی۔ ان کے چند حصے میں پیش کر دیتا ہوں۔ جو پہلا اخبار ہے ہالینڈ کا نیشنل اخبار 'داگ بلاڈ' Dagblad اس کا نام ہے، اُس نے پہلے تو یہ خبر شائع کی کہ ''امن لانے والا خلیفہ''۔ اور اس کے بعد پھر میرے حوالے سے لکھا کہ حضرت عیسیٰ کی واپسی کے متعلق جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ وفات پا چکے ہیں اور واپس نہیں آئیں گے۔ حضرت مرزا غلام احمد کی آمد ہی عیسیٰ کی آمدِ ثانی ہے۔ پھر کافی لمبی تفصیل، مختصر چند فقرے میں پڑھ دیتا ہوں۔ پھر اُس نے لکھا کہ جماعت دنیا میں اپنی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں پھیل رہی

ہے۔احمدیوں کے بیانات میں کبھی بھی شدت آمیز الفاظ کا استعمال نہیں کیا جاتا۔مغربی ممالک میں جماعت کے قیام کی وجہ صرف مشنریز کے ذریعے ہی نہیں بلکہ اپنے آبائی وطنوں میں پیش آنے والے مسائل بھی ہیں۔اور پھر اُس نے پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے احمدیوں کا ذکر کیا۔ پھر لکھتا ہے کہ افرادِ جماعت کا جماعت کے ساتھ اور آپس میں ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ پھر اُس نے جلسہ کی بڑی تفصیلی خبریں دیں۔ پھر یہ میرے حوالے سے لکھتا ہے کہ مَیں نے کیا کہا۔''انہوں نے حاضرین کا دلی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس بات کے باوجود کہ ہالینڈ میں ایک گروہ ہے جو اسلام کے بارے میں بہت ہی نازیبا باتیں کرتا ہے اور پراپیگنڈہ کرتا ہے لیکن پھر بھی آپ لوگوں نے خود یہاں آ کر اسلام کے بارے میں جاننے کا فیصلہ کیا۔ اصل حقیقت عزت کرنا اور امن قائم کرنا ہے''۔ پھر یہ لکھتا ہے انہوں نے کہا (میرے حوالے سے) کہ''مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم کبھی بھی بدلہ لینے کا رجحان نہیں رکھتے۔ہاں کچھ مسلمان گروہ ایسے ہیں جو اس قسم کے شدت آمیز خیالات رکھتے ہیں''۔خلیفہ کو اس بات کا اچھی طرح ادراک ہے اور ان مسلمانوں کا یہ عمل مکمل طور پر غلط ہے۔اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے بالکل برخلاف ہے۔پھر لکھتا ہے خلیفہ نے بتایا کہ ''ان کو ہالینڈ میں ایک دوسرے کے لئے کم ہوتی respect پر تشویش ہے۔ خاص طور پر اگر ایسے لوگ حکومت میں آجائیں جو دوسروں کے لئے عزت نہ رکھتے ہوں تو پھر مسائل اَور کھڑے ہوں گے''۔ یہ ایک اخبار کی رپورٹ تھی۔

وہاں دوسرا نیشنل اخبار ہے، تراوٗ (Trouw)۔اُس نے بھی یہی سرخی جمائی کہ خلیفہ آئے اور انتہاپسندی کی مذمت کی۔ پھر میرے حوالے سے لکھتا ہے اور بڑا موٹا اُس نے لکھا کہ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو الزام نہ دیں''(اس دہشتگردی اور شدت پسندی کا)۔ پھر لکھا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد کی رُو سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں۔اُن کے پیروکار اُنہیں عیسیٰ کی آمد ثانی کے مظہر مانتے ہیں۔احمدی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد عیسیٰ کی خصوصیات لئے ہوئے ہیں۔

اس طرح اسلام کا پیغام بھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد بھی ان لوگوں کے سامنے بڑے کھلے طور پر، واضح طور پر بیان ہوگیا۔ یہ تفصیلی خبریں ہیں۔

پس یہ دیکھیں خدا تعالیٰ کے کام۔ایک طرف تو وِلڈر جو اسلام دشمنی میں بڑھا ہوا ہے، دنیا میں اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنی کتاب کی رونمائی کرتا پھر رہا ہے اور اس کے ملک میں اور نہ صرف ملک میں بلکہ اس کے اپنے علاقے میں، جہاں سے یہ ایم پی بنا ہوا ہے، جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت امن پسند تعلیم کے بیان سے غلط فہمیاں دور ہو رہی ہیں۔ جہاں تک میری اطلاع ہے اُس کی کتاب کو تو کوئی خاص پذیرائی نہیں ملی۔لیکن اُس کے اپنے ملک میں اخبارات اور ایم پی کی ویب سائٹ کے ذریعے سے لاکھوں لوگوں تک اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم پہنچی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہالینڈ کی جماعت کو بھی اس قدر کوریج کی امید نہ تھی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن شکرانے کے طور پر ہمارا بھی کام ہے۔اب ہالینڈ کی جماعت کو اپنے رابطوں کو مزید بڑھانا چاہئے، ان کو وسعت دینی چاہئے۔اور جو بھی غلط فہمیاں اسلام کے خلاف پیدا کی گئی ہیں، اُنہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور وِلڈر کے جھوٹ اور کینہ کو کھول کر اُس کے ہم وطنوں کے سامنے رکھنا چاہئے۔

آج اسلام کا دفاع اور غیروں پر دلائل کے ساتھ بھرپور حملہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کر سکتی ہے۔

اس فنکشن میں شامل ہونے والے مہمانوں کے عمومی تاثرات بھی بہت اچھے تھے۔ ہمارے ایک مبلغ جو ناروے سے وہاں گئے ہوئے تھے، اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ اسلام کی یہ باتیں تو ہم اور بھی سننا چاہتے ہیں، آپ کے خلیفہ نے تو جلدی اپنا خطاب ختم کر دیا۔ایک بوڑھے شخص نے کہا کہ جو تعلیم آپ دے رہے ہیں، عیسائیت کو تو یہ تعلیم دینے کا بہت دیر سے خیال آیا تھا۔ بلکہ کہنے لگا کہ دو ہزار سال کے بعد خیال آیا تھا۔اُس کا مطلب یہ تھا کہ عیسائی بھی ایک لمبا عرصہ مختلف فرقے آپس میں لڑتے رہے ہیں اور جنگیں بھی ہوتی رہیں، فساد بھی ہوتے رہے۔اب آ کر مختلف فرقوں میں اور ملکوں میں امن قائم ہوا ہے۔لیکن آپ نے تو امن کے لئے بہت جلد یہ کوششیں شروع کر دی ہیں اور دنیا کو بتانا شروع کر دیا ہے۔ بہرحال اُس نے اپنی نظر سے دیکھا۔اُس کو یہ تو پتہ ہی نہیں کہ ہم نے آج سے نہیں شروع کیا بلکہ یہ تعلیم تو چودہ سو سال پہلے سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے، اُس وقت ہی اس کی بنیادیں قائم ہو چکی ہیں۔

بہرحال اسلام کی غلط تصویر جو ان لوگوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے، اس فنکشن سے اُس کا اثر زائل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آگے بھی اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور یہ قوم اسلام قبول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جائے۔لیکن اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا افراد جماعت کو بہت زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

ہالینڈ کے بعد پھر جرمنی کا بھی جلسہ ہوا۔ یہ بھی آپ لوگوں نے ایم ٹی اے پر دیکھ لیا۔ جرمنی میں جہاں جلسہ کی مصروفیات ہوتی ہیں وہاں جماعت ہر دورے پر مسجدوں کے افتتاح یا سنگِ بنیاد میں بھی مصروف رکھتی ہے۔اس دورے میں بھی ایک مسجد کا افتتاح ہوا اور تین کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔عموماً بنیاد رکھنے کے بعد ایک سال کے اندر مسجد کی تعمیر ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جرمنی کی جماعت کی یہ توفیق بھی بڑھاتا چلا جائے۔ اب جو مسجدوں کے افتتاح اور سنگِ بنیاد کے موقع پر وہاں جماعت میں ایک اچھی چیز پیدا ہو رہی ہے، وہ یہ ہے کہ ہر فنکشن میں مقامی لوگ، جن میں پڑھا لکھا طبقہ بھی ہوتا ہے، اسی طرح میئر یا ڈپٹی میئر یا سیاستدان اور افسران وغیرہ اُن کو بھی بلاتے ہیں۔ پہلے یہ چیز وہاں نہیں تھی، یہاں تو خیر جو بھی مسجدیں بنتی ہیں ہوتا ہی ہے۔لیکن جرمنی میں پہلے اس طرح نہیں تھا۔ بہرحال اب ان کو یہ توجہ پیدا ہوئی ہے، اور یہ جماعت احمدیہ کے تعارف کے لئے اسلام کی خوبصورت تعلیم بتانے کے لئے اور تبلیغ کے لئے بڑی اہم چیز ہے۔ ہمارا اصلی کام اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ دنیا کو حق کی طرف آواز دینا ہے۔ پس مساجد کی تعمیر کے ساتھ تبلیغ میں بھی وسعت پیدا ہو رہی ہے اور میں ہمیشہ افرادِ جماعت کو یہ کہا کرتا ہوں کہ اس تعارف اور تبلیغ کی وسعت کے ساتھ اُن کی ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔اپنی حالتوں کو اسلامی نمونے کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

اس دفعہ جماعت کے تعارف کی وجہ سے وہاں جو مزید تعلقات پیدا ہو رہے ہیں، ایک ادارہ جس میں فوجی افسران کی خاص طور پر اخلاقی، سیاسی اور قانونی بنیادوں پر تشکیل اور تربیت کے پروگرام بنائے جاتے ہیں، اُس میں بھی جانے کا موقع ملا۔اسی طرح ان لوگوں کا جو کام ہے، جرمن معاشرے میں ان کا کیا کردار ہونا چاہئے، پھر یہ لوگ دنیا کے بارے میں بھی معلومات اکٹھی کرتے ہیں، بین الاقوامی ثقافت اور مذہب کے بارے میں بھی وہاں معلومات ہوتی ہیں، اُس کے لئے وہاں لیکچر دیئے جاتے ہیں سیمینارز ہوتے ہیں۔اسی طرح سول انتظامیہ بھی، افسران وغیرہ پروگراموں میں ان کے ساتھ شامل ہوتی ہے۔تو اس میں بھی وہاں پروگرام ترتیب دیا گیا تھا، جس میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ان پروگراموں میں لیکچروں کے لئے بیرونی شخصیات کو بلایا جاتا ہے۔قانون دان بھی آتے ہیں، مختلف مذاہب کے لوگ بھی آتے ہیں، اور مختلف قسم کے مضامین کے ماہرین بھی آتے ہیں۔ جرمنی کی مسلمانوں کی مرکزی تنظیم کے سربراہ ایمان مازک صاحب ان کو بھی یہاں بلایا گیا تھا انہوں نے وہاں لیکچر دیا تھا۔تو جب مجھے بھی انہوں نے لیکچر دینے کا کہا، کچھ تھوڑا سا مختصر خطاب کرنے کا کہا، تو مَیں نے وہاں ملک سے وفاداری کی اسلامی تعلیم پر ایک مختصر تقریر کی، اس کے بعد دس پندرہ منٹ کے لئے سوال جواب بھی ہوئے۔ یہاں علاوہ اعلیٰ فوجی افسروں کے شہر کے میئر اور پڑھا لکھا طبقہ عیسائی پادری اور یہودی وغیرہ بھی شامل تھے۔تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لیکچر کا اچھا اثر ہوا۔اسلام کی خوبصورت تعلیم اُن لوگوں تک پہنچی۔ جرمنی کے ہماری جماعت کے سیکرٹری خارجہ داؤد مجوکہ صاحب، انہوں نے مجھے بعد میں ایک دو تبصرے بھجوائے کہ ایک شخص نے کہا کہ مجھے اس بات پر بہت تعجب ہوا کہ کوئی شخص دنیا کو درپیش مسائل کا حل اس طرح آسان طریق پر سمجھا سکتا ہے۔تو یہ تو اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے جس کو صحیح طرح بیان کیا جائے تو ہر ایک کو سمجھ آ جاتی ہے۔ پھر ایک نے کہا کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر نے کئی باتیں واضح کر دیں۔ آپ کا اسلام کے متعلق جو تصور ہے اُس کے پیشِ نظر مسلمانوں کی انٹیگریشن ضرور ممکن ہے۔(یہ سوال آجکل یورپ میں ہر جگہ اُٹھتا ہے کہ مسلمان ہمارے درمیان انٹیگریٹ نہیں ہو سکتے۔ ہمارے اندر، ان کی ایک علیحدگی ہے) تو یہ سننے کے بعد کہتا ہے، یہ تو بالکل غلط تصور ہے جو لوگوں میں، مغربی معاشرے میں پیدا ہو گیا ہے۔اسی طرح بعض نے اسلام کی خوبصورت تعلیم پر حیرت کا اظہار کیا۔

پس اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ماننے والوں کا ہی کام ہے کہ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور اسلام پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کرائیں۔ اکثر افسران نے مجھے بھی اور ہمارے ساتھیوں کو بھی کہا کہ اس تقریر کو تحریری صورت میں ہمیں مہیا کرو۔ جرمن جماعت اس کا جرمن زبان میں ترجمہ کر رہی ہے، پھر اُن کو بھیج دے گی۔

پھر جرمنی کے جلسہ میں ایک جو اُن کی مستقل روایت بن چکی ہے، جرمن یا غیر احمدی، غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام ہوتا ہے۔اس میں بھی پانچ چھ سو افراد عورتیں مرد اکٹھے ہو جاتے ہیں، جمع ہو جاتے ہیں۔ یہاں مجھے بھی کچھ کہنے کا موقع ملتا ہے۔ اس دفعہ بھی اسلام کی تعلیم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد، حالاتِ حاضرہ اور دنیا جو خدا کو بھولنے لگی ہے، اور اس وجہ سے تباہی کی طرف جا رہی ہے، اُس کے بارے میں بتانے اور اُس سے ہوشیار کرنے کی توفیق ملی۔ اور پھر ہر شخص کا اس تباہی کے بچنے کے لئے کیا کردار ہونا چاہئے؟ اس بارے میں بھی بتایا۔ یہ تقریر براہِ راست ایم ٹی اے پر آ چکی ہے۔آپ نے سن لی ہوگی۔ اس پروگرام میں بھی جیسا کہ مَیں نے کہا پانچ سو سے اوپر جرمن اور دوسرے غیر مسلم، غیر از جماعت افراد شامل ہوئے جن پر اس کا کافی اچھا اور نیک اثر ہوا۔

پھر مختلف ممالک سے آئے ہوئے غیر از جماعت احباب سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔اُن میں سب سے بڑا وفد بلغاریہ سے آیا تھا، جہاں سے تقریباً اسّی (80) احباب وخواتین آئے تھے، جن میں صرف تیرہ یا

چودہ احمدی تھے باقی اکثریت دوسرے مسلمانوں کی تھی۔ چند ایک اُن میں سے عیسائی تھے۔ تمام لوگ جلسہ کی کارروائی، تقاریر، ڈسپلن وغیرہ سے بہت متاثر تھے۔ ہر سال کافی تعداد میں نئے لوگ مختلف ملکوں سے آتے ہیں۔ اور بلغاریہ سے بھی آتے ہیں اور عموماً جلسہ دیکھ کر متاثر ہو کر جاتے ہیں۔ اور بعض کے لئے یہ جلسہ سینے کھولنے کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ بلغاریہ سے آئے ہوئے وفد سے جو باتیں ہو رہی تھیں تو اُن میں سے ایک نوجوان نے مجھے کہا کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کا خوف رکھو اور اس خوف کے تحت ہم کام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کرنا چاہئے اور اس کے لئے ہم کام کرتے ہیں تو آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے۔ تو مَیں نے کہا باقی باتیں تو ایک طرف ہیں، افریقہ میں ہم مختلف علاقوں میں اور دور دراز دیہاتوں میں جا کر بلاتخصیص مذہب اور قوم کے وہاں کے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور اس کی معلومات دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں، اگر تم چاہو تو تمہیں مل سکتی ہیں۔ یہی کافی ثبوت ہے۔ ہم نے ان لوگوں سے کچھ لینا تو نہیں۔ ہاں ایک کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ لوگ خدائے واحد کے حقیقی عبادت گزار بن جائیں۔ تو ہماری تو یہی کوشش ہے جس کے لئے ہم کام کر رہے ہیں۔

بلغاریہ وہ ملک ہے جہاں چند سال سے جماعتی تبلیغ اور ہر قسم کی ایکٹویٹیز (Activities) پر پابندی ہے، وہاں جماعت رجسٹرڈ بھی نہیں۔ حکومت مُلّاں کے زیرِ اثر ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ مسلمانوں کے اندرونی فتنے کو ختم کرنے کے لئے اور فسادوں کو ختم کرنے کے لئے ہم ایسا کرتے ہیں کہ ایک ہی خطبہ پڑھا جائے اور سارے ایک فرقے کے لوگ ہوں۔ حالانکہ وہاں اس پر عملاً ایسی صورتحال نہیں ہے۔ اصل میں یہی ہے کہ بعض عرب ملکوں سے جو امداد یہ لیتے ہیں، اُس کی وجہ سے اُن کو برداشت نہیں کہ احمدیوں کو تبلیغ کا موقع دیں اور اس سے ان کی چوہدراہٹ ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہاں ہر سال بیعتیں ہوتی ہیں۔

اسی طرح مالٹا، سپین، ترکی، بوسنیا وغیرہ کے آئے ہوئے احمدیوں اور غیر از جماعت افراد سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب پر جلسہ کا بہت اچھا، گہرا اور نیک اثر تھا۔

اس مرتبہ مَیں نے نومبائعین کی بیعت بڑے ہال میں کروائی تھی۔ ہر سال وہاں نومبائعین آتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں لیکن عموماً جب اُن سے علیحدہ میٹنگ ہوتی تھی تو وہاں بیعت ہوا کرتی تھی۔ اس دفعہ مَیں نے کہا کہ بڑے ہال میں بیعت کر لیں تا کہ دوسرے بھی شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بیعت کا نظارہ بھی بڑا ایمان افروز ہوتا ہے۔ ایک صاحب جن کا کافی عرصے سے جماعت سے رابطہ تھا، غالباً ایران کے ہیں، وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ سب میٹنگوں میں شامل ہوئے۔ بیعت کا ان کا ارادہ نہیں تھا۔ لیکن جب بیعت شروع ہوئی تو کہتے ہیں کہ کسی قوت نے میرا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور مَیں نے بھی آگے بڑھ کے ہاتھ رکھ دیا اور بیعت کر لی۔ اُس کے بعد کہنے لگے کہ یہ وقتی جذبہ نہیں تھا۔ اب مَیں پکّا احمدی ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ اپنے عہدِ بیعت پر قائم رہوں گا اور اس کو نبھاؤں گا۔ کہتے ہیں ایک نیا جوش اور ولولہ میرے اندر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان و ایقان میں ترقی دے اور جو برکات جلسہ کی ہر ایک نے حاصل کی ہیں، وہ دائمی برکات ہوں۔

بہرحال جرمنی کا جلسہ عمومی طور پر بہت اچھا رہا۔ جہاں تک مَیں نے بیچ بیچ میں سے بعض دفعہ ایم ٹی اے پر تقریریں سنی ہیں، تقریروں کا معیار بھی بہت اچھا تھا۔ بڑی برکتوں کو سمیٹنے والا اور سمیٹ کر پھر بکھیرنے والا یہ جلسہ تھا۔ جلسہ کی تیاری کے لئے سارا سال انتظامیہ مصروف رہتی ہے اور باوجود اس کے کہ جرمنی کا جلسہ جو ہے اُس کے تمام انتظامات تقریباً ایک چھت کے نیچے ہی ہوتے ہیں پھر بھی وقارِ عمل اور کام کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اس سال پاکستان سے آئے ہوئے نئے اسائلم سیکرز (Assylum Seakers) نے بھی بڑے جوش سے کام کیا۔ انتظامیہ نے بتایا کہ اگر انہیں دو سو کی ضرورت ہوتی تھی، بلواتے تھے تو چار سو والنٹیئر کام کرنے کے لئے آ جاتے تھے۔ اللہ کرے کہ کیس پاس ہو جانے کے بعد بھی اُن کا یہ جوش و جذبہ اس طرح ہی قائم رہے۔ ابھی تو پاکستان کے حالات اور ایک عرصے سے محرومی کا بھی اثر ہے۔ لیکن کیس پاس ہونے کے بعد بھی حقیقی شکر گزاری خدا تعالیٰ کی یہی ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہ ہوں اور دوسرے دنیا کی خاطر جماعت کے کام کو پسِ پشت نہ ڈالیں۔ خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق رکھیں۔ اس کا بھی تجربہ ہر سال نیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو بھی بڑھاتا چلا جائے۔

انتظامات کے تعلق سے بھی بعض باتیں بیان کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے بعد میں وہاں ان کو بیان کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اس کا فائدہ باقی دنیا کو بھی ہو جاتا ہے۔

انتظامی لحاظ سے عموماً تو تمام انتظامات اچھے ہی رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ بڑے انتظامات میں ہوتا ہے، بعض شکایات بھی پیدا ہوتی ہیں۔ میں نے جرمنی میں بھی اپنے اس جلسہ کے پہلے خطبہ میں بھی اس کا ذکر کیا تھا۔ شکایات بعض شعبہ جات کے متعلق زیادہ ہیں جن میں سے ایک ضیافت کا شعبہ ہے اور یہ بہت اہم شعبہ ہے۔ کھانے میں یا تو کمی رہی ہے یا کھانا کھلانے کا انتظام صحیح نہیں تھا۔ لوگوں کو لمبا انتظار کرنا پڑا اور بعض تنگ آ کر، بجائے اس کے کہ لمبی لائنوں میں لگیں بازار سے ہی کچھ کھا لیتے تھے۔ عورتوں میں بھی یہی صورتحال تھی۔ بچوں کو بھی اس وجہ سے پریشانی ہوئی۔ کارکنان اور کارکنات کو بھی بعض دفعہ کھانا نہیں ملتا رہا۔ اکثر عورتوں میں بھی خاص طور پر اپنے طور پر انتظام کرنا پڑا۔ جب پہلے دن یا ایک وقت میں یہ صورت پیدا ہوئی تھی تو افسر جلسہ سالانہ کا اور اُن کی انتظامیہ کا کام تھا کہ فوری اقدام کرتے۔ وجہ معلوم کرتے کہ کیا وجہ ہو رہی ہے؟ شاید انہوں نے اس بارے میں کوشش کی بھی ہو لیکن اس کے بہتر نتائج بہرحال نہیں نکلے اور آخری دن تک یہی کمی محسوس ہوتی رہی۔ انتظامیہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور یہ پاکستان میں بھی ہمیشہ طریق رہا ہے اس طرح ہی ہوتا تھا کہ روزانہ رات کو افسر جلسہ سالانہ تمام نائب افسران اور ناظمین کے ساتھ میٹنگ کرتا ہے، جس میں ہر شعبہ کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ کہاں کہاں کمیاں رہ گئی ہیں۔ اُن کو کس طرح اگلے دن پورا کرنا ہے۔ لنگر خانے کا جائزہ ہوتا ہے کہ کتنا کھانا پکا اور کتنے مہمانوں نے کھایا؟ کمی ہوئی یا زائد پکانا پڑا یا زائد بچ گیا؟ اس کے مطابق پھر اگلے دن کا حساب ہوتا ہے۔ شعبہ مہمان نوازی کا کام ہے کہ بجائے باتوں کو ٹالنے کے افسر جلسہ سالانہ کے علم میں لائے کہ آج اتنے لوگوں اور مہمانوں نے یا کارکنوں نے کھانا کھایا اور اتنوں کو کھانا نہیں مل سکا۔ وجوہات کیا ہوئیں؟ یہ تو پھر انہوں نے، بعض دوسرے شعبوں نے طے کرنی ہیں۔ باقاعدہ اس کا ریکارڈ رکھنا چاہئے۔ اس جائزے سے پھر اگلے دن یا اگلے وقت کھانے میں بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔ اگر یہ باقاعدہ میٹنگ اور اگلے دن کی پلاننگ ہوتی تو فوری طور پر بہتر صورت پیدا ہو سکتی تھی۔

اسی طرح ایک شعبہ معائنہ بھی ہوتا ہے اور افسر جلسہ سالانہ کا اپنا بھی شعبہ ہوتا ہے اور معاونین ہوتے ہیں، جو مختلف جگہوں میں جا کر معائنہ کرتے ہیں اور جائزہ لیتے ہیں کہ صحیح کام ہو رہا ہے یا نہیں۔ اگر ہنگامی نوعیت کا معاملہ ہو تو اُسی وقت اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو بہرحال اس شعبہ کو زیادہ بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح جلسہ گاہ میں غسل خانوں، ٹائلٹس وغیرہ کی کمی کو بھی محسوس کیا گیا حالانکہ اس کمپلیکس (Complex) میں بیشمار غسل خانے اندر بنے ہوئے ہیں لیکن شاید کسی وجہ سے کھولے نہیں گئے۔ بعض بوڑھی عورتوں اور مردوں کو بھی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا، مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حالانکہ بیماروں اور معذوروں کے لئے علیحدہ اور بہتر انتظام ہو سکتا تھا اور ہونا چاہئے تھا اور ان ملکوں میں تو ہوتا ہے۔ ڈیوٹی والوں اور ڈیوٹی والیوں کو بھی چاہئے کہ ان جگہوں پر خاص طور پر اصولوں کی اتنی سختی نہ کیا کریں۔ آپ کا کام ہر ایک کو سہولت مہیا کرنا ہے۔ انتظامیہ کو چاہئے تھا کہ اگر پہلے غسل خانے کھولنے کی اجازت نہیں لی تھی تو حالات کے پیشِ نظر فوری طور پر اجازت لے لیتے۔ اگر کرائے کا مسئلہ تھا، پیسہ بچانا تھا تو پیسہ بچانا بہت اچھی چیز ہے لیکن ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ مہمانوں کی مہمان نوازی کی کمی کی قیمت پر ہم پیسہ نہیں بچا سکتے۔ یہ نہیں ہے کہ مہمان نوازی میں کمی کر کے پیسہ بچایا جائے۔ مہمانوں کی مہمان نوازی بہرحال ہر چیز پر فوقیت رکھتی ہے۔ اگر افسر جلسہ سالانہ کی ایک خاص ٹیم جائزے لیتی رہتی تو یہ جو کمی یہاں پیدا ہوئی ہے یا بعضوں کو مشکلات سامنے آئیں، وہ نہ آتیں۔

اسی طرح بعض غیر ملکی مہمانوں کی طرف سے بھی شکایت ہے۔ بعض غیر ملکی یورپ کے دوسرے ملکوں سے نومبائع آئے، اُن کو کوئی پوچھنے والا نہیں تھا جس کی وجہ سے ایک آدھ تو ناراض ہو کر واپس بھی چلے گئے۔ اول تو جس ملک سے آئے تھے، اُن کے امیر اور مربی کا یا نگران کا کام تھا کہ ساتھ لائے تھے تو پوری مدد کرنی چاہئے تھی۔ اور اگر ساتھ نہیں آئے تھے تو پھر ملنے کی جگہ اور انتظامات کی مکمل معلومات اُنہیں فراہم کرنی چاہئیں تھیں۔

پھر شعبہ استقبال اور مہمان نوازی کا بھی کام ہے۔ رہائش کے شعبہ کا بھی کام ہے کہ پارکنگ وغیرہ میں مکمل رابطہ ہوتا اور رہنمائی کا انتظام ہوتا۔ اسی طرح نومبائعین یا مہمان جو لائے گئے اُن کی جلسہ کے بعد واپسی کا ٹرانسپورٹ کا بھی باقاعدہ انتظام نہیں تھا۔ بعض کو رات دس بجے تک انتظار کرنا پڑا۔ حالانکہ شعبہ استقبال کو واپسی کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام کرنا چاہئے تھا۔ بہرحال اگر چند ایک کو بھی ان انتظامی کمزوریوں کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف سے گزرنا پڑا تو یہ قابلِ توجہ ہے۔ اس کی اصلاح کی آئندہ کوشش ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہمانوں کی مہمان نوازی کا واقعہ تو ہم سناتے ہیں کہ کس طرح منی پور سے مہمان آئے، لنگر خانے میں آ کر اُترے اور وہاں خدمتگاروں نے اُن کا سامان نہیں اُتارا۔ کہہ دیا کہ خود ہی سامان اُتار و یا اور کچھ باتیں ہوئیں۔ وہ ناراض ہو کر چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں جب آیا تو آپ بڑی تیزی سے اُن کے پیچھے پیچھے گئے اور بڑے فاصلے پر جا کر، کہتے ہیں نہر کے قریب جا کر، ٹانگے میں جا رہے تھے اُن کو روکا اور وہاں جا کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس لے کر آئے، اور وہاں آ کے خود ہی اُن کا سامان اُتارنے لگے۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد دوم حصہ چہارم صفحہ نمبر 57-56 روایت نمبر 1069)

تو یہ نمونے ہیں مہمان نوازی کے جو ہمارے سامنے ہیں۔ اس کو ہمیشہ جماعتی شعبوں کو جماعتی نظام کو اور ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ پس ہمیں اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ مَیں نے شروع میں بھی پہلے خطبہ میں وہاں جرمنی میں ان باتوں کی طرف مختصراً توجہ دلائی تھی۔ اگر کچھ نہ کچھ اُس پر غور

کیا ہوتا تو بعض جگہ جو کمیاں ہوئی ہیں یا بعضوں کو جو تکلیف پہنچی ہے، یہ نہ ہوتی۔ ان چیزوں سے انتظامیہ کے جو دوسرے اچھے کام ہوتے ہیں، اُن کا بھی اثر زائل ہو جاتا ہے۔

تمام دنیا میں جلسے ہوتے ہیں۔ یہاں یوکے میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ ہوگا جو اب تقریباً مرکزی جلسہ کہلاتا ہے۔ تو اسی طرح ان کو بھی اور تمام ملکوں کی جو جلسہ کی انتظامیہ ہے، اُن کو بھی گہرائی میں جا کر ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ایک ملک میں یہ واقعہ ہو گیا اور ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ ہر جگہ جہاں جہاں جس جس شعبہ میں کمزوریاں اور کمیاں ہیں، وہاں پوری ہونی چاہئیں تا کہ جلسہ کے نیک اثرات جو ہیں وہ ہر جگہ قائم رہیں۔

خواتین کے ضمن میں بھی بتا دوں کہ عمومی طور پر مین ہال (Main Hall) میں تو خاموشی تھی لیکن بچوں کے ہال میں یہی رپورٹ ملتی رہی جس کا مَیں نے وہاں ذکر بھی کیا تھا کہ بچوں کے شور کے بہانے عورتیں خود بھی زیادہ بولنے لگ جاتی ہیں جو نہیں ہونا چاہئے۔ آئندہ سے اس کی احتیاط ہونی چاہئے۔ بہرحال ان سب کے باوجود جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ جلسہ عمومی طور بہت اچھا تھا۔ پروگرام بھی بڑے اچھے ہوئے۔ تقریریں بھی اچھی ہوئیں۔ لوگوں کا جوش و جذبہ بھی اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکات بھی ہمیشہ قائم رکھے۔ سب شامل ہونے والوں کو اُن کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے جنہوں نے اُن کی خاطر ڈیوٹیاں دیں، وقت دیا، محنت کی۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزا دے اور کارکنان اور کارکنات کو بھی خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہمیشہ اور ہر احمدی کو ہمیشہ ایک دوسرے کی ہمدردی اور خدمت کے جذبے سے سرشار رکھے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بقیہ: اجتماع واقفاتِ نَو از صفحہ نمبر 2

سے بچنے کا خاص خیال رکھیں اور اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اسی طرح جیسے قرآن کریم کا پڑھنا بڑی بچیوں کے لئے لازمی ہے ویسے ہی چھوٹی بچیوں کے لئے بھی لازمی ہے۔ مزید یہ کہ اس کا ترجمہ پڑھنا بھی ضروری ہے تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور احکامات کو سمجھ سکیں اور پھر آپ کو اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے سکولوں میں آپ کو اپنی پڑھائی کی طرف پوری توجہ دینی چاہئے تا کہ آپ مکمل طور پر تعلیمیافتہ بن سکیں جو کہ جماعت کو حقیقی طور پر فائدہ پہنچاسکیں۔

آپ کی آئندہ کی پڑھائی کی فیلڈ کے متعلق آپ کو چاہئے کہ آپ خلیفۂ وقت سے وقف نو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ راہنمائی حاصل کریں اور جو بھی راہنمائی آپ کو ملے اس کی پیروی کریں۔

آپ ہمیشہ اپنے والدین کی عزت اور احترام کریں اور آپ کو اپنے بہن بھائیوں سے ہمیشہ پیار اور محبت کا سلوک کرنا چاہئے۔ آپ کو اپنے بڑوں کا احترام کرنا چاہئے۔

سکول میں اپنے اچھے رویہ کی بنا پر آپ کو ایسی انفرادیت حاصل ہو کہ اساتذہ اور طلباء آپ کو ایسے رول ماڈل کے طور پر دیکھیں، جسے وہ دوسروں کے لئے مثال کے طور پر پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: ان ماؤں سے جو یہاں موجود ہیں، مَیں یہ کہوں گا کہ آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے وقف نو بچوں کی اخلاقی تربیت کے لئے رول ماڈل بنیں۔ اس لئے ہمیشہ اچھی زبان استعمال کریں، کبھی کوئی ایسی بات نہ کریں جو نظام جماعت کے خلاف ہو۔ اور آپ کے وہ بچے جو وقف نو نہیں ہیں ان سے بھی نہایت احترام کا سلوک کریں اور ان کی تربیت کی طرف پوری توجہ کریں۔ اگر آپ اس کی طرف توجہ کریں گی تو آپ کے وقف نو بچوں کی تربیت اور خلاق میں فطرتاً بہتری پیدا ہوگی۔ گھر میں تربیت کا اصل سرچشمہ ماں ہے اس لئے اپنے عہد کو جو آپ نے کیا ہے پورا کرنے کے لئے آپ کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو اعلیٰ اخلاقی تربیت دیں۔ جب کوئی اپنے پیاروں کو کوئی تحفہ دینا چاہتا ہے تو وہ خواہش رکھتا ہے کہ تحفہ نہایت عمدہ ہو اور خوبصورتی کے ساتھ آراستہ کیا گیا ہو۔ اسی طرح جب آپ اپنے بچے جماعت کو پیش کرتے ہیں تو انہیں اعلیٰ ترین اخلاقی تربیت اور راہنمائی دے کر پیش کریں۔ وقف نَو بچوں کی مائیں اپنے بچوں کو جماعت کے لئے وقف کرنے کا عہد تب ہی پورا کر سکیں گی جب وہ ہمیشہ دعاؤں میں مشغول رہیں گی اور ہمیشہ اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت کی طرف متوجہ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ماؤں کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے انگریزی کے بجائے شرکائے اجتماع سے اردو میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

بعض مائیں شاید پوری طرح انگلش نہ سمجھ سکتی ہوں ان کے لئے مَیں بتا دوں کہ وقفِ نَو کی ماؤں کا یہ فرض ہے کہ اپنے تمام بچوں کی تربیت اچھی طرح کریں چاہے وہ وقفِ نَو ہے یا وقفِ نَو نہیں ہے۔ اور تربیت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ زبان ہمیشہ اچھی ہونی چاہئے۔ کبھی غصہ میں بھی اس قسم کی زبان بچوں کے لئے استعمال نہ کریں یا بچوں کے سامنے کریں جس سے بچوں کی تربیت خراب ہوتی ہو۔ کبھی نظام جماعت کے متعلق تبصرے یا باتیں گھروں میں بیٹھ کر نہ کریں۔ اس سے بھی بچوں کی تربیت پر اثر پڑتا ہے۔ ہمیشہ تربیت کے پہلو مدّنظر رکھتے ہوئے اپنے تمام بچوں کو سامنے رکھیں۔ یہ نہیں کہ صرف وقف نو بچوں کی تربیت کرنی ہے اور باقیوں کی نہیں کرنی اور اپنی مثال اگر قائم کریں گی، اپنے آپ کو بچوں کے لئے ایک نمونہ بنائیں گی، ایک رول ماڈل بنائیں گی تبھی بچے صحیح طرح اپنی تربیت کر سکیں گے اور آپ سے تربیت حاصل کر سکیں گے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے ایک عہد کیا تھا خلیفۂ وقت کے ساتھ اور جماعت کے ساتھ کہ اپنے بچوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنا ہے اور یہ عہد جو ہے یہ ایک طرح آپ نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ اگر دنیا میں بھی آپ دیکھیں اگر کسی پیارے کو تحفہ دینا ہو تو اس کو بڑا سجا کر دیا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو بھی، خلیفۂ وقت کو بھی، جماعت کو بھی جو تحفہ آپ نے دینا ہے وہ سجا کر دیں اور وقفِ نَو بچوں کا سجا کر تحفۃً دینا یہ ہے کہ ان کی اچھی اور بہترین تربیت کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اب ہم دعا کریں گے۔ آپ سب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے اب آپ کا واقفات نو کا ایک میگزین ہے جس کا نام 'مریم' ہے؟ آپ میں سے کتنوں کو وہ مل چکا ہے؟ آپ کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے قریباً 450 کاپیاں تقسیم کی ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہاں 450 واقفات نو بیٹھی ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جن کو وہ ابھی نہیں ملا وہ جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کریں یا وقف نو کی انچارج سے حاصل کریں۔

اس کے بعد حضور انور سب کو سلام اور اللہ حافظ کہنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیرِ تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے

(جمیل احمد بٹ ۔ کراچی)

آج سے دو سال قبل 28 مئی 2010ء کو لاہور میں خدا کے دو گھروں میں اللہ کی عبادت کے لئے جمع نہتے عباد الرحمٰن پر جدید ہتھیاروں سے مسلح دہشتگردوں نے پولیس یا قانون نافذ کرنے والے کسی اور ادارے کی روک تھام کی کسی کوشش کے بغیر، کئی گھنٹے گولیاں اور گرینیڈ کے گولے برسا کر خون کی ہولی کھیلی۔ جس کے نتیجہ میں سو سے زیادہ افراد زخمی ہوئے اور 86 پاکباز جانیں قربان کرنے کے اپنے عہدوں کو پورا کر کے سرخرو ہوئے اور اللہ کی راہ میں قربان ہو کر حیاتِ ابدی کے حق دار ٹھہرے۔

حق کی خاطر دی گئی یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوئیں اور ان کے صلہ میں جماعت پر انعامات کی مزید بارش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے کسی بھی امکانی خوف کے احساس کو امن سے بدل دیا۔ حالات تو بدستور رہے کہ سختیاں اور مصائب اہلِ حق کی انجام کار کامیابی کا لازمی زادِ راہ ہیں، لیکن اللہ پر توکل، اس کی تائید و نصرت کے ہر آن مشاہدے اور اس دَور کے ایک چھٹ جانے والی گرد اور بیٹھ جانے والے جھاگ جتنا عارضی ہونے کے یقین نے اُن کے چہروں کو مسکراہٹوں سے سجائے رکھا۔ جانے والے ویسے ہی ہر احمدی کے دل میں زندہ بستے ہیں اور ان کی باتیں اور ان کی صفاتِ حسنہ کے تذکرے کرتے کرتے وہ نہ تھکتے ہیں اور نہ سیر ہوتے ہیں اور ان جانے والوں کے قریبی عزیزوں کی دلجوئی اور فلاح و بہبود سب کی توجہات کا مرکز ہے۔ زندہ قوموں کا یہی وطیرہ ہوتا ہے کہ وہ ایک جسم اور محبت کی ڈور میں بندھے ہوئے ایک وجود کی طرح ہوتے ہیں۔

خدا سے تعلق اور قرب ہمیشہ سے احمدیوں کا مطمحِ نظر رہا ہے۔ اس سانحہ کے بعد محبتِ الٰہی کی اس لَو میں ایک نئی جوت لگی ہے۔ پہلے والے بے قاعدہ اب باقاعدہ اور سست اب چست ہو کر دعاؤں کے ذریعہ اللہ کے فضل کو جذب کرنے اور حسبِ توفیق نمازوں میں باقاعدگی، مساجد میں حاضری، تہجد میں اُٹھنا، دینی ضروریات کی خاطر دو نوافل کی روزانہ ادائیگی اور ہر ہفتہ نفلی روزہ کے اہتمام میں کوشاں ہیں۔

ان دو سالوں میں احمدیوں نے اللہ کی رحمت کو بارش کی طرح نازل ہوتے بھی خوب دیکھا ہے۔ جماعت کو یورپ میں اوسلو ناروے میں ایک عظیم الشان مسجد کے بعد انگلستان میں چھ نئی مساجد کی تعمیر کی توفیق ملی جن میں مانچسٹر کی مسجد، بیت الفتوح کے بعد دوسری بڑی عمارت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے یورپی ممالک کے دوروں میں رجوعِ خلائق ہوا اور شایانِ شان حکومتی پروٹوکول، کئی ممالک میں جماعتی اجتماعات میں بڑی تعداد میں عمائدین نے شرکت کی۔ جماعت کو پوپ کو دعوتِ حق دینے کی توفیق ملی اور حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک خط ایک احمدی نے انہیں پہنچایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے امن کانفرنس میں دنیا کو تیسری جنگِ عظیم کے خطرے سے متنبہ کیا جس کا عام چرچا ہوا۔ اور لکھوکھہا نئے افراد جماعت میں شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک طرف 86 ہیرے جیسے وجودوں کو اپنے قرب میں جگہ دی۔ ان کے خاندانوں کو صبر کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور ان پر اپنی رحمت کا سایہ پھیلا دیا۔ پوری جماعت کو صبر، برداشت، باہم محبت، اخوت، جرأت اور تنظیم کے اعلیٰ اوصاف کے بہترین اظہار کی توفیق عطا فرمائی اور مزید انعام کے طور پر جماعت پر نئی ترقیات کے راستے کھول دیئے۔ تو دوسری طرف وہ لوگ جنہوں نے ظلم کی یہ راہ اپنائی، وہ جنہوں نے اس ظلم کی خاموش حمایت کی، وہ اربابِ حکومت جو شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے فرض کو ادا کرنے میں ناکام رہے، وہ آزاد عدلیہ جس نے اس سانحہ پر آنکھیں بند رکھیں سب اس دو سال کے عرصہ میں جس طرح الٰہی گرفت میں رہے ہیں وہ دیکھنے والی آنکھوں کے سامنے ہے۔ آسمانی آفات، ایک سال سیلاب، دوسرے سال تباہ کن بارشیں، دیگر حادثات اور دہشتگردی سے بکثرت انسانی جانوں اور اموال کا زیاں ہوا۔ قومی اداروں کی اہانت کے پے دَرپے واقعات ہوئے، عوام الناس بدامنی، فساد، قتل و خون، ضروریاتِ زندگی کی کمیابی، مہنگائی اور بے روزگاری کے ہاتھوں مسلسل تکالیف میں رہے۔ اخلاقی اقدار کی مزید پامالی ہوئی اور اب مجموعی طور پر ایک ایسی کیفیت ہے جس میں ہر شخص آج کے حالات سے پریشان اور آنے والی کل سے مایوس اور ایک اَن دیکھے خوف کا شکار ہے۔

غرضیکہ اس سب سے یہ حقیقت ایک بار پھر روشن ہو گئی کہ لوگ تدبیریں کرتے ہیں اور اللہ بھی تدبیریں کرتا ہے اور اللہ ہی بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ 2012ء

ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد کو اس اہم بات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ احمدی ہونے کے بعد ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔
ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھیں کہ وہ ہمیں کیا بنانا چاہتے ہیں۔

اُس چادر کو اوڑھیں جو تقویٰ کی چادر ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے، جو آپ کی حیا کی حفاظت کرنے والی ہے

جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر خواتین سے خطاب اور اہم نصائح۔ تعلیمی میدان میں امتیاز حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم۔ تقریب آمین۔ ڈچ مہمانوں سے ملاقات اور حضور انور کا خطاب۔ اسلام کی پُر امن اور بنی نوع انسان کی ہمدردی پر مشتمل تعلیمات کا پُر اثر تذکرہ۔ ہالینڈ کے نیشنل اخبار کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو۔ ممبر پارلیمنٹ اور کونسل المیرے کے وفد کی حضور انور سے ملاقات۔ مہمانوں کے تأثرات۔ خطبہ نکاح۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

19 رمئی 2012ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔ دوپہر بارہ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ نیشنل صدر لجنہ ہالینڈ نے جلسہ کی انتظامیہ کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور خواتین نے والہانہ نعروں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

لجنہ کے اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ منصورہ بٹ صاحبہ نے کی اور بعدازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ سورۃ الاحزاب کی آیت 36 کی تلاوت کی گئی۔ اس کے بعد محترمہ فریحہ الطاف صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

خدا سے چاہیے ہے لَو لگانی۔ کہ سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی

خوش الحانی سے پیش کیا۔

تقسیم اسناد و میڈلز

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں۔ اور حضرت سیدہ آپا جان صاحبہ مدظلہا نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔

تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی خوش نصیب طالبات کے نام درج ذیل ہیں۔

عزیزہ نور السحر محبوب صاحبہ، عزیزہ عصمت چوہدری صاحبہ، عزیزہ نائلہ نیلوفر حفیظ صاحبہ۔

بعدازاں بارہ بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

خواتین سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن مرد اور مومن عورت کو جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے یا جو خصوصیات ایک مومنہ یا مومن کی ہونی چاہئیں، اُن کا کچھ بیان ان آیات میں ہوا جو شروع میں آپ کے سامنے تلاوت کی گئی تھیں۔ ان باتوں کی مختصر وضاحت آخر میں کروں گا۔ پہلے میں قرآنِ کریم کے حوالے سے ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قرآنِ کریم میں اور بھی کئی جگہ نیکیوں کے کرنے کا حکم دے کر، اُن کی طرف توجہ دلا کر اعمالِ صالحہ بجا لانے کی تلقین کر کے پھر فرمایا ہے کہ جو اس کے مطابق اپنی زندگی گزارے گا وہ اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی، مرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ کے انعامات کا حقدار ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کے ہر عمل کی جزا ضرور دیتا ہے۔ لیکن بعض آیات میں یہ تنبیہ بھی کر دی کہ بُرے اعمال اور نافرمانیوں کی سزا بھی ملتی ہے۔ جس طرح جزا اور انعام ملنے میں کسی مرد اور عورت کی تخصیص نہیں ہے، کوئی فرق نہیں ہے، اسی طرح سزا ملنے میں بھی کوئی تخصیص نہیں ہوگی، کوئی فرق نہیں ہوگا۔ جو کوئی جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام جہاں ایک مومنہ اور مومن کے لئے خوشی اور راحت کا سامان پیدا کرتا ہے وہاں خوف پیدا کرنے والا بھی ہے کہ جہاں یہ جزا ہے، انعامات ہیں، وہاں سزا بھی ہے۔ اور خوف پیدا کرنے والا ہونا چاہئے تا کہ انسان، ایک مومن ہر وقت اپنے عمل پر نظر رکھے اور ایسے عمل کرے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث بنے۔ اور ایک احمدی عورت اور مرد کے لئے تو اور بھی زیادہ توجہ کا مقام ہے کہ ہم اس زمانے کے امام کو ماننے والے ہیں جس نے کھول کھول کر ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے اور ہم نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر یہ عہدِ بیعت کیا ہے کہ ہم قرآنِ کریم کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو شرائطِ بیعت ہیں اُن کی چھٹی شرط یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریں گے۔ اب یہ عہد جس طرح مَردوں نے کیا ہے احمدی عورتوں نے بھی کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآنِ کریم کی حکومت اُس وقت ہم میں سے ہر ایک، چاہے وہ مرد ہے یا عورت، اپنے سر پر قبول کرنے والا بنے گا جب قرآنِ کریم کے احکامات کو تلاش کر کے اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا بیشک تم بیعت میں تو شامل ہو گئے ہو، تم نے یہ بھی مان لیا کہ جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ آ گیا ہے۔ بیشک یہ بھی مان لیا کہ اس مسیح و مہدی کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ارشاد میں نبی کا قرار دیا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ میری جماعت کا معیار اللہ تعالیٰ نے بہت اونچا رکھا ہے اور وہ اونچا معیار جیسا کہ بیان ہوا ہے، وہ ہے کہ قرآنِ کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کے ذریعے ایسی جماعت قائم کرنا چاہتا ہے جس کا اوڑھنا بچھونا خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے، ہر عورت کو بھی اور ہر مرد کو بھی، ہر جوان کو بھی اور ہر بوڑھے کو بھی کہ وہ کس حد تک اپنے اعمال کو اُس معیار کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہا ہے جو ایک مومنہ اور مومن کے ہونے چاہئیں۔ کس حد تک ہم اُن اعمالِ صالحہ کو بجا لانے کی کوشش کر رہے ہیں جن کا ذکر قرآنِ کریم میں ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد کو اس اہم بات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ احمدی ہونے کے بعد ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھیں کہ وہ ہمیں کیا بنانا چاہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ جیسی پاکی اور صفائی ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ صرف مرد صحابہ نے یہ پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا نہیں کیں بلکہ صحابیات نے بھی یہ پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کیں۔ ایک انقلاب اپنے اندر پیدا کیا۔ اپنی عبادتوں کے معیار کو ایسے بلند کیا کہ راتیں گھنٹوں عبادت میں گزارنے لگیں۔ جب دیکھا کہ مردوں کو جہاد کا ثواب ہم سے زیادہ مل رہا ہے، اُن کے قدم ہم سے بڑھ رہے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ ہم اپنے مردوں کے گھروں کی حفاظت کرتی ہیں، اُن کے بچوں کی نگہداشت کرتی ہیں، کیا ہمارے فعل ہمیں مَردوں کے برابر کھڑا کر سکیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! یقیناً تمہیں بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ جن کاموں کے لئے تم بنائی گئی ہو یا جو ذمہ داریاں تم پر ڈالی گئی ہیں اُن کا حق ادا کرنے، اُن کو خوبصورتی سے سرانجام دینے پر تم اُتنا ہی ثواب کا حقدار ٹھہرو گی جتنا ایک جہاد کرنے والا مرد۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر خُلق قرآنِ کریم کی عملی تصویر تھا۔ حضرت عائشہ نے یہی فرمایا جب اُن سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر خُلق قرآنِ کریم کی عملی تصویر تھی۔

حضور نے فرمایا کہ مائیں جب اپنے بچوں کو اپنا مقام قرآن و حدیث کے حوالے سے بتاتی ہیں تو اُس کا حق ادا کرنے والا بھی بننا ہوگا۔ عورت کے قدموں کے نیچے جنت کی جب خوشخبری دی گئی ہے۔ تو ہر عورت اس جنت کی ضامن نہیں بن گئی۔ جنت کی ضمانت دینے والی عورت دنیاوی کھیل کود میں پڑنے والی عورت نہیں ہے۔ دنیاوی اور ذاتی خواہشات کی تکمیل کرنے والی عورت نہیں ہے بلکہ وہ عورتیں وہ ہیں جو قرآنی احکامات پر عمل کرنے والی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس احمدی مائیں جو اس ماحول میں رہ رہی ہیں بچپن سے ہی اپنے بچوں کے لئے وہ ماں بن کر دکھائیں جو اُنہیں ہر بُرے بھلے کی تمیز کر کے دکھانے والی ہو۔ اُنہیں دین سے جوڑنے والی ہو۔ اُن کے دلوں میں خلافت سے محبت اور احترام کا تعلق پیدا کرنے والی ہو۔ اُن میں سچائی کے اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے والی ہو۔

حضور نے فرمایا کہ یہ عذر نہیں ہونے چاہئیں کہ آپ ہمیں نصیحت کرتے ہیں لیکن فلاں عہدیدار کی سچائی کا معیار بھی ایسا نہیں ہے۔ میں اگر کوئی بات کہتا ہوں تو ہر ایک کے لئے کہتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہنا کہ تمہارے جھوٹ کو میں اس لئے معاف کر دیتا ہوں کہ فلاں عہدیدار بھی جھوٹا ہے یا جھوٹی ہے۔ ہر ایک نے اپنا حساب خود دینا ہے۔ نہ ہی کبھی یہ دنیا میں ہوا ہے اور نہ کسی نے دیکھا ہے کہ بچے کی غلط تربیت کے بدنتائج اس لئے نہ نکلیں کہ فلاں عہدیدار نے یا فلاں شخص نے بھی اپنے بچے کی

اچھی تربیت نہیں کی۔ یا کسی دوسرے نے اگر اچھی تربیت کی ہے تو اُس کا اثر آپ کے بچوں کی تربیت پر نہیں پڑے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمارے لئے اسوہ حسنہ کوئی دوسرا شخص نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پھر جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے صحابہ اور صحابیات ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ اور صحابیات وہ ستارے ہیں جو ہمیں راستہ دکھانے والے ہیں۔ اور پھر اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق و عاشقِ صادق کی وہ ذات ہیں جو ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ پس ہم نے ان لوگوں کے پیچھے چلنا ہے۔ پھر خلافت کا جاری نظام ہے جو رہنمائی کرنے والا ہے۔ پس کسی دوسرے شخص کو ہم نے نہیں دیکھنا۔ ان چیزوں کو ہم نے دیکھنا ہے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی ہے۔ پس ہر عورت کی ان باتوں کی طرف نظر ہونی چاہئے۔ جب یہ ہوگا تو پھر یقیناً آپ میں سے ہر ایک وہ ماں ہوگی جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے جو اپنے بچوں کی جنت کی ضمانت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ان ملکوں میں آکر سب سے پہلا بد اثر جو عورتوں پر پڑتا ہے عموماً دیکھا ہے وہ ہے پردوں کا اُترنا۔ پردہ قرآنی حکم ہے۔ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے جس کے بارے میں عورتوں کو یہ چھوٹ دے دی گئی ہو کہ کرنا ہے تو کرو، نہیں کرنا تو نہ کرو۔ بلکہ بڑا واضح حکم ہے کہ اپنے سر کو ڈھانکو، اپنے چہرے کو ڈھانکو، اپنے سینے کو ڈھانکو۔ پس جو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ قرآنِ کریم کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اگر ایک حقیقی احمدی عورت بننا ہے تو اس احساس کمتری کی چادر کو اُتارنا ہوگا جو آپ کی حیا کو ننگا کر رہی ہے، جو آپ کے تقویٰ کا لباس آپ سے اتار رہی ہے۔ اور اُس چادر کو اوڑھیں جو تقویٰ کی چادر ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے، جو آپ کی حیا کی حفاظت کرنے والی ہے، جو آپ کی ایک حیثیت دنیا میں قائم کرنے والی ہے اور دنیا کے سامنے رکھنے والی ہے۔ پس یہ سوچ لیں کہ آپ نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے یا دنیا کو راضی کرنا ہے۔ دو باتوں میں سے ایک فیصلہ کرنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت کی گئی آیات کے حوالے سے بتایا کہ ان میں پہلی بات جو بیان کی گئی ہے اسلام قبول کرنے کی ہے، کیونکہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے جو انسان کی نجات کا ذریعہ بن سکے۔ پس روحانی ترقی کا پہلا قدم، پہلا زینہ مسلمین اور مسلمات میں شامل ہونا ہے۔ یعنی دماغی اور ذہنی طور پر مان لینا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ پھر اگلا قدم مومنین اور مومنات میں شمار ہونا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کل مَیں نے خطبہ میں بیان کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایک آدھ خُلق نہیں اپنانا، ایک آدھ حکم پر عمل نہیں کرنا بلکہ حقیقی متقی وہ ہوتا ہے جو ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ قبول کرنا جو ہے یہ صرف مجبوری کی وجہ سے نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے ہو۔

حضور نے ان آیات میں مذکور امور کے حوالہ سے تفصیل سے مختلف خصوصیات کا ذکر فرمایا جن میں سچائی، صبر اور عاجزی کی صفات بھی شامل ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان خصوصیات کی حامل کو صبر کا بھی مظاہرہ کرنا چاہئے۔ صبر سے ہی استقامت پیدا ہوتی ہے اور ایمان اور یقین میں انسان ترقی کرتا ہے۔ یہ دیکھیں کہ آپ کے اس صبر کا ہی نتیجہ ہے جو آپ میں سے اکثر نے پاکستان میں دکھایا ہوا ہے اور اپنے ایمان کی حفاظت کی تھی کہ آپ آج یہاں آزادی سے بیٹھی ہیں اور دین پر جس طرح چاہیں عمل کرسکتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی قدر کریں اور اس دنیاداری کے ماحول میں دین کے معاملہ میں کسی دنیا دار کی بات کو اہمیت نہ دیں اور صبر سے اپنی روایات اور تعلیمات پر قائم رہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو صبر کرتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے اندر عاجزی پیدا کرو۔ کسی بات کا فخر اور اَنا عاجزی کے خلق کو کھا جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد صدقہ کا ذکر ہے۔ اس خصوصیت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے بہت سے مرد اور عورتیں قائم رکھے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی اس طرف توجہ کریں۔ ان ملکوں میں رہنے والے جن کی مالی حالت اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بہتر کر دی ہے، اپنے غریب بھائیوں کی ضرورت کا خیال رکھیں۔ جماعتی طور پر بھی یتامیٰ اور طلباء اور مریضوں کا خیال رکھا جاتا ہے اس کے لئے مدد کرنی چاہئے۔ وہاں آپ لوگوں کو چندہ دینا چاہئے۔

پھر روزہ رکھنے والوں کا ذکر ہے۔ یہ بھی ایک ایسا کام ہے جو روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ میں نے نفلی روزوں کی جو تحریک کی تھی تو نفلی روزوں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ اس طرف اپنے گھروں میں توجہ دیں، اپنے خاوندوں کو توجہ دلائیں، اپنے جوان بچوں کو توجہ دلائیں اور خاص طور پر پاکستان اور اُن ملکوں میں جہاں جماعت کے افراد پر تنگیاں وارد کی جاتی ہیں اُن کے لئے بہت دعائیں کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فروج کی حفاظت کے حوالہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آجکل جو بیہودہ ٹی وی پروگرام بھی ہوتے ہیں، خاص طور پر ان ملکوں میں تو کھلے عام ہے یا انٹرنیٹ پر جو لغویات آتی ہیں، یا خود بعض فیس بک (Face Book) کے ذریعہ سے لغویات میں ملوث ہو جاتے ہیں یا چیٹنگ (Chating) وغیرہ کے ذریعے سے اپنے رابطے کرتے ہیں یا کرتی ہیں خاص طور پر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں، اُن کو اپنی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بلکہ کئی شادی شدہ گھر بھی اس لئے برباد ہوتے ہیں کہ مردوں کو یا عورتوں کو ان پروگراموں میں دلچسپی ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ گھریلو سکون برباد کرتی ہے۔ میاں بیوی کی ناچاقیاں ہوتی ہیں۔ پھر اولاد پر اس کا اثر پڑتا ہے اور نہ صرف یہ کہ گھر ٹوٹتے ہیں بلکہ نسلیں برباد ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ ان چیزوں سے اپنی حفاظت کرو اور ان لغویات میں پڑنے کی بجائے اُس عظیم مقصد کو حاصل کرو جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھو، اُس کی عبادت کرو۔ ذاکرین اور ذاکرات میں اپنے آپ کو شامل کرو، تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث تم بنتے چلے جاؤ گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی مرد اور عورت کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اپنے آپ کو وارث بنا رہے ہیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ عورت بھی اپنے دائرے میں گھر کی نگران ہے اور مرد بھی اُس سے زیادہ وسیع دائرے میں گھر کا نگران ہے اور نگرانی کے فرائض کا حق ادا نہ کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ ہر احمدی عورت اور مرد کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ خوش فہمی کے جائزے نہ لیں۔ دوسروں کی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے جائزے نہ لیں کہ فلاں سے میں بہتر ہوں۔ فلاں میں یہ کمزوری ہے اور مجھ میں نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کے احکامات کو سامنے رکھتے ہوئے جائزے لیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے، تبھی حقیقی مومنات کہلاسکیں گی۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’جماعت کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے‘‘۔ پس اس بات پر ہمیشہ غور کرتے رہیں کہ کس قسم کا نمونہ ہم نے بننا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت اور مرد کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ اُس کے مطابق چلنے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے، جو اُس کا رسول ہم سے چاہتا ہے، جو اس زمانے کا امام ہم سے چاہتا ہے اور ہم میں سے ہر ایک اسلام کی حقیقی تصویر بن کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے والا بن جائے۔ ہم دنیا کو اپنے اوپر حاوی کرنے والے نہ ہوں، بلکہ دنیا ہماری خادم اور غلام بن جائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اب دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دوپہر ایک بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

تقریب آمین

اس کے بعد ایک بچی کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

بعدازاں لجنہ اور بچیوں کے مختلف گروپس نے اردو، عربی اور ڈچ زبان میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ایک بج کر پچپن منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ڈچ مہمانوں کے ساتھ ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈچ مہمانوں کے ساتھ شرکت کے لئے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ہالینڈ کے مختلف شہروں سے آنے والے ڈچ مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر اس پروگرام کا آخری سیشن تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو ڈاکٹر ایمن عودہ صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

✡......بعدازاں علاقہ نن سپیٹ (Nuns Peet) کے میئر D.H.A.Van Hemmen نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

’’ہمارے ملک میں چرچ اور گورنمنٹ الگ الگ اپنے دائرہ کار میں سرگرم عمل ہیں اور ایک دوسرے کے کام میں داخل نہیں دیتے۔ ہمارے ملک میں ہر ایک کو مذہبی آزادی ہے۔ ہم ایک دوسرے کے مذہب کا عزت و احترام کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر فتوے نہیں لگاتے۔ ہم ایک خوبصورت ملک میں رہتے ہیں اور ہمارا شہر بھی بہت خوبصورت ہے۔ ہم آزادی ضمیر پر یقین رکھتے ہیں۔ مَیں آپ سب کو اس جلسہ کی مبارکباد دیتا ہوں اور آپ سب کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں‘‘۔

✡......میئر کے ایڈریس کے بعد ممبر پارلیمنٹ Mr. Harry Van Bommel نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا:

’’ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ایک دوسرے کی عزت کریں۔ ایک دوسرے کو برداشت کرنا ضروری ہے۔ ہالینڈ میں بھی بعض لوگ برداشت کی حدوں کو تجاوز کرتے رہتے ہیں۔ آج کی دنیا میں مذہبی لوگ انتہا پسندوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ دنیا کے عیسائی ملکوں میں اور مسلمان ملکوں میں اپنے مذاہب کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔

موصوف نے کہا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے ممبران پر بہت ظلم روا رکھا جارہا ہے۔ مجھے پاکستان جانے کا بھی موقع ملتا رہتا ہے اور وہاں کی حکومت سے پاکستانی احباب کے حقوق کے بارہ میں آواز اٹھانے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ مَیں آج خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں اس جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ آخر پر آپ سب کو اس جلسہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

بعدازاں پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ اس کا اردو میں مفہوم اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز مہمانان کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اور سلامتی نازل ہو۔

آج یہاں کی احمدیہ مسلم کمیونٹی کے نیشنل صدر نے مجھ سے درخواست کی کہ میں آپ سے جو ہمارے دوست ہیں مخاطب ہوں۔ اصل میں یہ پہلا موقع ہے کہ مَیں ہالینڈ میں ایسے احباب سے براہِ راست مخاطب ہوں جو کہ ہماری کمیونٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سب یہاں پر یہ امید لے کر آئے ہوں گے کہ مَیں آپ کے سامنے اسلام کی اصل تعلیمات پیش کروں، اور میری تقریر بنیادی طور پر اسی موضوع پر ہو گی۔ تاہم اصل مضمون کی طرف آنے سے قبل مَیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہماری دعوت قبول کرتے ہوئے اس تقریب میں شامل ہوئے ہیں۔ اس شکریہ کا اس لحاظ سے بھی جواز ہے کہ آپ لوگ مختلف مذاہب سے تعلق ہونے یا مختلف عقائد رکھنے کے باوجود اس تقریب میں شرکت کررہے ہیں۔ میرے آپ کا شکر گزار ہونے کی ایک اور خاص وجہ یہ بھی ہے کہ چند سالوں سے ہالینڈ میں ایک خاص گروہ اسلام کی ایک بھیانک ترین شکل پیش کررہا ہے اور آپ لوگوں نے ایک ایسی تقریب میں شامل ہونے کی حامی بھری ہے کہ جس کا انعقاد ایک مسلمان گروہ نے کیا ہے اور اس لئے آئے ہیں کہ آپ مسلمانوں کا بھی موقف سنیں، اور یہ بات درحقیقت اس چیز کی نشاندہی کرتی ہے اور ثابت کرتی ہے کہ آپ لوگ برداشت کے اعلیٰ معیار رکھتے ہیں اور کھلے دل و دماغ کے مالک ہیں۔ آپ لوگوں نے ثابت کیا ہے کہ آپ لوگ واقعی منصفانہ اور کھری سوچ رکھتے ہیں جس کے تحت بدنیتی پر مبنی افواہوں اور پروپیگنڈا پر انحصار کرنے کی بجائے آپ نے ارادہ کیا ہے کہ آپ لوگ خود آکر دیکھیں اور حقیقت کی جانچ کریں۔ مَیں اس کے لئے آپ کا معترف ہوں کیونکہ یہ ایسی اقدار ہیں جو انصاف کو قائم کرتی ہیں اور جو امن، حفاظت اور مفاہمت کی بنیاد رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو نصیحت کی کہ وہ اندھادھند افواہوں اور سُنی سُنائی باتوں پر یقین نہ کریں بلکہ کسی بھی رائے کو قائم کرنے سے پہلے سُنی ہوئی بات کی مکمل تصدیق کرنی چاہئے۔ اگر کوئی ایسا نہیں کرتا اور ہر سُنی سنائی بات پر بغیر تحقیق کے یقین کرے تو اس سے غلط فہمیاں اور

شکایات پیدا ہوسکتی ہیں اور پھر یہ غلط فہمیاں، بدامنی اور جھگڑوں پر منتج ہوسکتی ہیں۔اس لئے یہ جو بظاہر چھوٹی اور معمولی سی بات ہے حقیقت میں یہ معاشرہ کا امن برباد کرسکتی ہے۔ اس تمام پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے میں انتہائی خوش ہوں کہ آپ آج یہاں تشریف لائے ہیں اور آپ کا یہاں آنا آپ کے اعلیٰ اخلاقی معیار کی عکاسی کرتا ہے۔اس لئے میرا یہ اولین فرض ہے کہ ایسا مثبت ردعمل ظاہر کرنے پر میں اپنے دلی جذباتِ تشکر آپ کو پیش کروں۔ اوران مختصر الفاظ کے بعد میں مختصر طور پر آپ کے سامنے اسلام کی سچی تعلیمات بیان کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر سچے مسلمان کے لئے بانیِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رہبر اور رہنما ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں تمام اخلاقی تعلیمات ایسی باریکی اور گہرائی سے بیان کیں کہ زندگی کا چھوٹے سے چھوٹا پہلو بھی ان سے باہر نہیں رہا۔ بظاہر یہ وہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو کہ حقیقت میں ایک ہم آہنگ معاشرہ کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ نصیحت کی کہ ہمیشہ اچھا سلوک کرنے والے کا شکریہ ادا کریں اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کا شکرادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا اور جو خدا کا شکرادا نہیں کرتا وہ پورے طور پر اللہ تعالیٰ کا فضل بھی جذب نہیں کرسکتا۔ اگر ایک مسلمان محض خدا تعالیٰ کے فضلوں کو پانے کی نیت اور امید سے نیکی کی راہ اختیار کرتا ہے تو اس کا ہر عمل درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کے عین مطابق ہونا چاہئے۔اسلام تمام مسلمانوں سے دو ہی اصولوں کی پاسداری چاہتا ہے۔ پہلا یہ کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کیا جائے اور دوسرا یہ کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کئے جائیں۔ یہ اسلام کی بنیادی تعلیمات ہیں۔ یہ دونوں مقاصد صرف اسی صورت میں حاصل ہوسکتے ہیں کہ جب ایک شخص کا دل پاکیزگی، نیک نیتی اور اچھے کام کرنے کی خواہش کی آماجگاہ ہو۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے بے انتہا پیار کرتا ہے اور اس پیار کی ایک مثال یہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ تمام لوگ ایک دوسرے سے باہمی محبت، الفت اور عزت سے پیش آئیں تاکہ وہ خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضائل حاصل کرسکیں۔ اپنی مخلوق کے لئے خدا تعالیٰ کی اس محبت کی سب سے اعلیٰ مثال وہ کامل اور بے مثل رہنمائی ہے جو قرآنِ کریم کی صورت میں اس نے تمام بنی نوع انسان کے لئے نازل فرمائی۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ذکر کیا ہے جو ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو یہ بھی حکم صادر فرمایا ہے کہ وہ ہر حال میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ یہاں مَیں ایک بات کی وضاحت کردوں کہ نہ ہی قرآنِ کریم نے اور نہ ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں یہ دعویٰ نہیں کیا کہ انہیں صرف مسلمانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت تمام انسانوں تک بغیر کسی تفریق مذہب وعقیدہ کے وسیع ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف انسانوں کے لئے ہی رحمت بنا کر نہیں بھیجے گئے بلکہ تمام جانوروں اور جاندار چیزوں کیلئے بھی رحمت بنا کر بھیجے گئے۔اگر ایک شخص کو خاص طور پر بھیجا ہی اس لئے گیا ہو کہ وہ محبت و الفت کا منبع ہو اور تمام دنیا سے درگذر کا سلوک کرے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کبھی اس کی تعلیمات کسی فردِ بشر کے لئے نقصان یا تکلیف کا باعث ثابت ہوں۔ اور اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ اس شخص کے اعمال اور افعال کسی بھی صورت میں کسی کے حقوق پامال کرنے والے یا کسی بھی طور نقصان کرنے والے ہوں۔

اس کے برعکس لازم ہے کہ ایسا شخص جو یہ خواہش رکھتا ہے کہ وہ دوسروں سے شفقت اور رحمت کا سلوک کرے وہ لوگوں کو فائدے پہنچانے کے لئے خود سخت تکلیف اور غم برداشت کرے۔ بالکل ایسا ہی ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور حیاتِ طیبہ کو پاتے ہیں۔اور اس میں ذرّہ برابر بھی شک نہیں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل صرف اور صرف ان تعلیمات پر مبنی تھا جو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی گئیں۔ یہاں مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قطع نظر اس کے کہ غیر مسلم اسلام کو سچا یقین کریں یا نہ کریں، یقیناً ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ نبوت کا سلسلہ جو خدا تعالیٰ نے جاری کیا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اپنے تمام نقطہء کمال تک پہنچ گیا۔ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری تشریعی نبی مانتے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ تعلیم جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنِ کریم کی صورت میں وحی کی گئی، آخری اور کامل تعلیم ہے۔اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ ہدایت جو قرآنِ کریم بیان کرتا ہے وہ عالمگیر اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے گزشتہ انبیاء کی تاریخ پر ایک سرسری سی نظر دوڑائیں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ لوگ اور قومیں جنہوں نے انبیاء کا انکار کیا بالآخر ہمیشہ وہی خدا تعالیٰ کی سزا کے مورد ٹھہرے اور یہ بھی کہ وہ ایسی سزائیں مختلف طریق سے وارد کی گئیں۔ بعض طاقتیں اور قومیں اسی زندگی میں تباہ کی گئیں اور بعض ہمارے عقیدہ کے مطابق آخرت میں خدا تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ٹھہرے۔ اسی طرح جب اسلام کی تعلیم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی گئی، تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی یقین تھا کہ وہ لوگ بھی جنہوں نے نہ صرف اس تعلیم کا انکار کیا بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی مخالفت اور ان پر مظالم ڈھانے میں ہر حد پھلانگ گئے، وہ اسی دنیا میں یا پھر آخرت میں خدا کے غضب کے وارث ٹھہریں گے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بیان کر آیا ہوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے، اور اس کا مطلب ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل پریشان اور بیتاب رہتے کہ بنی نوع عذابِ الٰہی سے بچ جائے اس لئے سارا دن اسلام کی راہ میں انتھک محنت کرنے کے بعد عملی طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بلاناغہ رات بھر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہتے اور التجائیں کرتے رہتے کہ لوگ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بے چینی کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو براہِ راست وحی میں مخاطب کیا جیسا کہ قرآنِ کریم بیان کرتا ہے کہ: ’’کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کردے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔‘‘ (الشعراء آیت 4)

یہ آیت بڑی خوبصورتی سے انسانیت کے لئے اُس بیمثال محبت اور رحم کا اظہار کرتی ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جاگزیں تھی۔ یہی محبت تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ لوگ اپنے خالق کو پہچان سکیں اور یہ کہ لوگ ہر قسم کی بت پرستی اور شرک کے عقائد کو چھوڑ دیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید خواہش تھی کہ انسان یہ یقینِ محکم رکھت ہو کہ تمام قوتوں کا سرچشمہ خدائے واحد ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خواہش اس لئے تھی کہ وہ جانتے تھے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں کریں گے وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے وارث ٹھہریں گے۔ اس طرح جب اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ غم زدہ حالت دیکھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کی تاکید کی کہ وہ ایسا نہ کریں کہ اس غم میں فنا ہی ہو جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صرف پیغام پہنچانے، نصیحت کرنے اور لوگوں کی خدا کی طرف رہنمائی کرنے کا کام سونپا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی تاکید کی گئی کہ ہدایت دینے والی صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے، وہ جسے چاہتا ہے سچائی کی طرف ہدایت دیتا ہے لہٰذا اسلام قبول کرنے کا آخری مرحلہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی عبور کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی سورۃ بقرہ آیت 257 میں دوٹوک الفاظ میں بیان فرمادیا ہے کہ ’’دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہے۔‘‘ اس لئے اسلام کے مطابق تمام لوگوں کو کسی بھی مذہب کے اختیار کرنے یا نہ کرنے کا پورا حق ہے کیونکہ یہ خدا اور انسان کے آپس کا معاملہ ہے۔ اسلام نہ تو دینی معاملات میں جبر کی تعلیم دیتا ہے اور نہ ہی اسلام جبر کے ذریعے پھیلا ہے، جیسا کہ اکثر اسے غلط الزام دیا جاتا ہے۔ اسلام بڑے دوٹوک الفاظ میں یہ تعلیم دیتا ہے کہ کسی کو بھی کوئی مذہب اختیار کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کسی شخص کو کوئی مذہب اختیار کرنے کے لئے طاقت استعمال کرتے ہوئے مجبور کیا گیا ہو اور دل میں اس کے سچا ہونے کا یقین نہ ہو، تو جب بھی کوئی موقع میسر آئے گا تو ایسا شخص فوراً اس مذہب کو چھوڑ دے گا۔ یہ ایک ابدی حقیقت ہے کہ دلوں اور ذہنوں کو طاقت کے ذریعے کبھی بھی فتح نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اگر ہم ابتدائی مسلمانوں کے مثال لیں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اپنے ایمان اور اسلام کی خاطر عظیم قربانیاں دیں۔ ابتدائی مسلمانوں کی اکثریت یا تو بہت غریب لوگ تھے یا پھر غلام تھے اور اسلام قبول کرنے کے باعث انہیں ہولناک ظلم وستم برداشت کرنا پڑے لیکن وہ کبھی بھی کفر کی طرف نہ لوٹے اور نہ کبھی ایمان چھوڑا۔ اگر ہم ابتدائی دورِ اسلام کا مزید جائزہ لیں تو ہم دیکھیں گے کہ مکہ میں مشکلات اور مظالم کے ایک طویل عرصہ کے بعد وہ مدینہ ہجرت پر مجبور کردیئے گئے۔ اگر مذہبِ اسلام ان کے دلوں میں رچ بس نہ گیا ہوتا اور اگر اس کی صداقت پر ان کا ایمان پختہ نہ ہوتا تو مسلمانوں کو کیا ضرورت تھی کہ وہ ایسی مشکلات اور مصائب کو برداشت کرتے اور اس کی خاطر اپنے وطن کو خیرباد کہہ دیتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہجرت کے بعد مسلمانوں کی حالت، جنہیں مکّہ میں سنگین مخالفت کا نشانہ بنایا گیا تھا، نمایاں طور پر بہتر ہوگئی اور ان کی تعداد بھی بڑھنا شروع ہوگئی۔ ہجرت کے بعد کے اس دور کے متعلق اسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ چونکہ ہجرت کے بعد مسلمانوں کی حالت بہتر ہوگئی اس لئے مسلمانوں نے کافروں کے خلاف جنگ وجدل کا فیصلہ کیا۔ تاہم اس الزام کی کوئی بھی بنیاد نہیں ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں اور یہ صرف مخالفینِ اسلام کے جھوٹے پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ مسلمانوں کے مدینہ ہجرت کے بعد جو سب سے پہلی جنگ ہوئی وہ غزوۂ بدر تھی۔ تمام تاریخی واقعات اس حقیقت کی گواہی دیتے ہیں کہ اس وقت جو مسلمانوں کو میسر تھا وہ غیر مسلموں کی فوجی صلاحیت کے مقابل پر کچھ بھی نہ تھا۔ مسلمانوں کی فوج کفار کی فوج کے ایک تہائی سے بھی کم تھی۔ اس کے علاوہ کفار کو ہتھیار اور جنگی ساز وسامان وافر تعداد میں میسر تھا جبکہ مسلمانوں کے پاس اپنے دفاع کے لئے صرف چند تلواریں اور تیر تھے۔ یہ الزام بھی سراسر غلط ہے کہ اس جنگ کا آغاز مسلمانوں کی طرف سے ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ جنگ مسلط کی گئی تھی۔ وہ کفار جنہوں نے مسلمانوں کو مکّہ سے نکلنے پر مجبور کیا تھا، انہوں نے مدینہ میں بھی ان کو امن سے جینے نہ دیا اور اس مخالفت میں وہ مسلمانوں کی دہلیز تک آپہنچے اور شدید حملہ کیا۔ مسلمانوں کے دل اس قدر پختہ ایمان اور یقین سے پُر تھے کہ انہوں نے انتہائی بے خوفی اور بے مثال بہادری سے اپنا دفاع کیا۔ یہ بہادری اور ایمانی حالت ظاہر کرتی ہے کہ انہیں زبردستی مسلمان نہیں بنایا گیا تھا بلکہ ان کا ایمان درحقیقت سچا تھا۔ وسائل اور افرادی قوت میں ایک بڑے خلا کے باوجود مسلمانوں نے ایک بڑی فتح پائی اور یہ فتح ایک عظیم الشان نشان تھا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت ان کے ساتھ تھی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ یہ جنگ ایک دفاعی جنگ تھی اور یہ جنگ خدا تعالیٰ کی طرف سے جوابی حملہ کی اجازت کے بعد ہی ہوئی۔ اور وہ وجہ جس کے باعث یہ اجازت دی گئی قرآنِ کریم میں ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ: ’’اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بِھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔‘‘ (الحج آیت 40، 41)

حضور نے فرمایا کہ ان آیات کو سن کر آپ اس بات کو محسوس کریں گے کہ قرآنِ کریم میں دفاعی جنگوں کی اجازت صرف مسلمانوں کی حفاظت کے لئے نہیں دی گئی بلکہ حقیقت میں اس اجازت کے تحت مسلمانوں کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ وہ تمام دیگر مذاہب کے معابد کی حفاظت کریں۔ یقیناً آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدہ کے زمانہ میں جب تک اسلام اپنی اصل شکل میں قائم رہا کبھی بھی مسلمانوں نے کسی جنگ کا آغاز نہ کیا۔ اور جہاں بھی وہ جنگ پر مجبور کئے گئے وہاں انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جنگی قوانین کے متعلق سخت ہدایات دی گئیں۔ مثلاً آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ جنگ کے دوران کوئی بھی گرجا یا کسی بھی مذہب کی عبادتگاہ تباہ نہیں کی جائے گی۔ یہ ہدایت کی گئی کہ کسی بھی پادری یا کوئی اور مذہبی شخصیت کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ یہ ہدایت دی گئی کہ کوئی عورت، بچہ یا بوڑھا تکلیف نہ دیا جائے۔ یہ ہدایت دی گئی کہ کوئی بھی مسلمان کسی ایسے فرد پر حملہ نہیں کرے گا جو کہ پہلے حملہ نہیں کرتا یا جو پہلے تلوار نہیں اٹھاتا اور یہ ہدایات صرف انسانوں کی حفاظت کے لئے نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر تھیں۔ جیسا کہ ہدایت تھی

R & R
CAR SERVICES LTD
Abdul Rashid
Diesel & Petrol Car Specialist
Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ
Tel: 020 8877 9336
Mob: 07782333760

کہ جنگ میں کوئی درخت نہ کاٹا جائے اور نہ کوئی فصل تباہ کی جائے۔ اور یہ تمام ہدایات قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم کے مطابق ہیں۔ یہ حقیقی اسلام تھا اور یہی حقیقی اسلام ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آجکل ہم اس تعلیم کی واضح خلاف ورزی دیکھتے ہیں کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں اندھا دھند فائرنگ کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ گنجان آباد شہر اور قصبات کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور معصوم سویلین افراد ہلاک ہورہے ہیں اور ان کے گھر تباہ ہورہے ہیں۔ ان خلاف ورزیوں نے ماحول کو بھی نہیں چھوڑا اور ہم دیکھتے ہیں کہ درخت اور فصلیں تباہ کی جارہی ہیں۔ یہ جو مَیں نے سب بیان کیا ہے اس کے بعد کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو انتہا پسندی اور دہشتگردی کو فروغ دیتا ہے؟ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مکّہ کے ابتدائی مسلمانوں پر بے انتہا مظالم ڈھائے گئے۔ مَیں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں جو کہ ایک لوہار کے متعلق ہے جو کہ مخالفینِ اسلام میں سے تھا۔ یہ جان کر کہ اس کا غلام مسلمان ہوگیا ہے۔ اس لوہار نے اس غلام کو انتہائی ہولناک اذیت پہنچائی۔ وہ لوہار اپنے غلام کو بار ہا دہکتے کوئلوں پر ڈالتا اور یہ صرف اس وجہ سے کہ وہ غلام یہ کہتا تھا کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اس غلام کو زبردستی کوئلوں پر اتنے لمبے دورانیہ تک رکھا جاتا کہ کوئلے بھی اس کی جلد کے پگھلنے سے بجھ جاتے۔ اس قسم کی سنگین بربریت کے باوجود بھی جب فتح مکّہ ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کی بے مثال تاریخ رقم کرتے ہوئے ان سب کو معاف فرمادیا جنہوں نے بہت سالوں تک مسلمانوں کو بُری طرح اذیت دیئے رکھی۔ یہ معافی غیر مشروط طور پر دی گئی قطع نظر اس کے کہ کوئی اسلام قبول کرے یا نہ کرے۔ وہ واحد شرط جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی وہ یہ تھی کہ یہ لوگ آئندہ مسلمانوں کے خلاف جنگ نہیں کریں گے۔ رحمت اور شفقت کی یہ لاجواب مثال اس قدر حیرت انگیز تھی کہ اس نے باقی ماندہ دشمنانِ اسلام کے دل جیت لئے۔ یہ آنحضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات ہیں۔

افسوس کے ساتھ مَیں اس بات کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ آجکل بعض مسلمان گروہ اس طور اسلام کی تصویر پیش کررہے ہیں جو کہ ان تعلیمات سے سراسر مختلف ہے اور اسی طرح بعض مسلمان ممالک بھی اپنی پالیسیز اور اعمال میں ان اصل تعلیمات کی پاسداری نہیں کررہیں۔ لیکن اس کا الزام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآنِ کریم پر نہیں دیا جاسکتا۔

ہم احمدی مسلمان ان حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لائے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ مستقبل میں روحانی طور پر ایک سیاہ دور آئے گا جب مسلمانوں کی اکثریت اسلام کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہوگی۔ مزید آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی تھی کہ اس دور میں اللہ تعالیٰ مسیحِ موعود علیہ السلام اور مہدی معہود علیہ السلام کو ظاہر فرمائے گا۔ اسے دنیا میں دوبارہ سے اسلام کی اصل تعلیمات زندہ کرنے کی غرض سے بھیجا جائے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید یہ بھی تاکید فرمائی تھی کہ جب وہ شخص آجائے تو تمام مسلمان اس کو تسلیم کریں۔ ہم احمدی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ جس مسیحِ موعود و مہدی معہود کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ دراصل بانیِ جماعت احمدیہ کی ذاتِ اقدس ہی ہے جن کا نام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اپنی زندگی میں انہوں نے اسلام کی حقیقی اور اصل تعلیم پر عمل کیا اور یہ انہی کی ہدایت کا نتیجہ ہے کہ ہماری جماعت یعنی احمدیہ مسلم جماعت دنیا بھر میں محبت، رحمت اور امن کا پیغام پھیلا رہی ہے۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود وہ مقاصد بیان فرمائے ہیں کہ جن کے حصول کے لئے انہیں بھیجا گیا تھا، آپ فرماتے ہیں کہ ان کے بھیجے جانے کا بنیادی مقصد بنی نو انسان کو خدا کے قریب لانا ہے اور انسانوں کی توجہ آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف ڈلانا ہے۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقصد کے لئے بھی بھیجا گیا کہ وہ تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کریں اور اسلام کی سچی تعلیمات یعنی محبت، الفت، امن اور سچی انسانی اقدار کا قیام کریں گے۔ اسلئے ہم احمدی تمام دنیا میں خاص ان تعلیمات کو فروغ دیتے ہیں۔ جب کوئی مخالفِ اسلام ہماری مقدس کتاب قرآنِ کریم یا ہمارے مقدس نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی اور تمسخر کا نشانہ بناتا ہے یا ان پر غلط اور بے بنیاد الزامات لگاتا ہے، تو یہ طبعی طور پر ہمارے طبائع پر اثر کرتا ہے، ہمارے جذبات کو بری طرح مجروح کرتا ہے اور ہمیں تکلیف دیتا ہے۔ مزید برآں متفرق فرقوں سے دیگر اور بہت سے مسلمان بھی ہیں جنہیں ان پریشان کُن اقدامات کی وجہ سے شدید ٹھیس پہنچتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعتِ احمدیہ کے نقطہ نظر سے مَیں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم کبھی بھی غلط یا نامناسب رویہ اختیار نہیں کرتے اور کبھی بھی بدلہ لینے کا خیال دل میں نہیں لاتے۔ ہم کبھی بھی قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتے۔ اس کی بجائے ہم اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں کوشاں رہتے ہیں اور اس طرح سے ہم اپنے مذہب کے بارے میں اٹھنے والے تمام شکوک وشبہات دور کرتے ہیں۔ دُکھ کی بات ہے کہ بعض اسلامی گروہ اور بعض انفرادی حیثیت میں مسلمان بالکل غلط طریق پر اپنے اشتعال کو ظاہر کرتے ہیں، جوابی کاروائی کرتے ہیں اور بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس طرح معاشرہ میں بدامنی کا باعث بنتے ہیں۔

مَیں آج اس تقریب کے ذریعے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں ہمیشہ ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا احترام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور مَیں آپ سب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہماری ان کوششوں میں ہماری مدد کریں تاکہ ہم اس اہم مقصد کو حاصل کرسکیں۔ ہمیں لازمی طور پر معاشرہ میں امن اور مفاہمت کو فروغ دینے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کا متبادل یہ ہوگا کہ نفرت اور تنازعوں کی یہ سلگتی آگ بھڑکتی رہے گی اور بالآخر تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ اور یہی میری دعا اور خواہش ہے کہ آپ سب پورے معاشرہ میں محبت، الفت، مفاہمت اور بھائی چارہ قائم کرنے کے لئے ہماری مدد کریں۔ مَیں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے حلقہ اثر میں ایک دوسرے کی عزت وتکریم کرنے کی اہمیت کو اجاگر کریں کہ یہی وہ واحد راہ ہے جس کے ذریعے سے ہم دنیا کو آنے والی تباہی سے بچا سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی غالب اکثریت میں بدامنی اور مایوسی بہت حد تک رجحان پاچکی ہے۔ اگر اس کو جاری رہنے دیا گیا تو یہ تیسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ ہوسکتی ہے۔ اور ایسی جنگ کا حتمی نتیجہ ایک بھاری تباہی ہے۔ ایسی تباہی کہ ہم نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی۔ اللہ دنیا کی حالت پر رحم کرے۔ اور کاش کہ تمام بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے اور آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی ضروت کو سمجھے۔ کیونکہ یہ وہ واحد راستہ ہے کہ جس کے ذریعے سے دنیا اس عظیم الشان تباہی سے بچ سکتی ہے۔

آخر پر مَیں ایک مرتبہ پھر تمام مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمت کی اور اپنے اوقات میں سے وقت نکال کر ہمارے ساتھ کچھ وقت گزارا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین صلہ دے۔ بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بج کر 55 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ Mr. Harry Van سے گفتگو فرمائی۔

آج کی اس مجلس میں مجموعی طور پر 135 ڈچ مہمان شامل ہوئے۔ جن میں ممبر پارلیمنٹ Mr. Harry Van Bommel، نن سپیٹ کے میئر Van Hammen، Almere شہر کی سٹی کونسل کے دو ممبر Mr. Frans Mulckhuijse، اور Mrs. Saba Sarfaraz، Drunen شہر کی سٹی کونسل کے ممبر Mr. Peter Van Elshout، رومانیہ کی ایمبیسی کے منسٹر کونسلر Itefan Porojan، روانڈا (Rawanda) کی ایمبیسی کے منسٹر کونسلر Guillaume Kavaruganda، Amstelveen شہر کی پبلک لائبریری کے ڈائریکٹر Mr. Pieter Van Dijk شامل تھے۔

اس کے علاوہ آنے والے ان مہمانوں میں پروفیسرز، ٹیچرز، جرنلسٹ، وکلاء، ریفیوجی آرگنائزیشن کے نمائندے، فری میسن کے دو نمائندے۔ بزنس مین، سکھ کمیونٹی کے نمائندے اور بینن، ترکی اور مراکش سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

ہالینڈ کے نیشنل اخبار روزنامہ "Trouw"، نیشنل اخبار "Reformatorisch Dagblad" اور ھیگ کے اخبار "Leidschedagblad" کے نمائندے بھی اس تقریب کو پرنٹ میڈیا میں کوریج دینے کے لئے موجود تھے۔

ہالینڈ کے نیشنل اخبار کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو

اس تقریب کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں اخبار "Reformatorisch Daglad" کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لیا۔

✿...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مسیح علیہ السلام خدا کا بیٹا ہے اور اس نے آخری دنوں میں دوبارہ آنا ہے جبکہ احمدی کہتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں آچکا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کوئی نہیں جانتا کہ آخری دن کب ہوگا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب ہر چیز خراب ہوجائے گی، مذہب میں بگاڑ پیدا ہوجائے گا اور اصل تعلیمات بھلا دی جائیں گے تو ان کو ریفارم کرنے کیلئے، دین کے احیائے نو کیلئے مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی ہوگی اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ پرانا مسیحؑ نہیں آئے گا بلکہ اس کا مثیل ہوکر نیا مسیح آئے گا اور وہ آچکا ہے اور قادیان (انڈیا) سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعویٰ فرمایا کہ جس مسیح کا تم انتظار کررہے ہو وہ مَیں ہی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ خدا کا قانون ہے کہ جو مرجائے وہ دوبارہ نہیں آسکتا۔ حضور نے فرمایا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا تو اس وقت کے یہود نے آپؑ پر اعتراض کیا تھا کہ ہم تو ایلیا نبی کا انتظار کررہے ہیں۔ آپ سے پہلے تو ایلیا نبی نے آنا تھا اور آپ کی بعثت ثانی ہونی تھی۔ تو اس پر حضرت عیسیٰؑ نے ان کو یہی جواب دیا تھا کہ جس ایلیا کا تم انتظار کررہے ہو وہ یحیٰ علیہ السلام کی صورت میں آچکا ہے۔ چاہو تو تم مانو، چاہو تو نہ مانو۔

✿...... جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ لکھوکھہا لوگوں کے لیڈر ہیں کیا آپ پر کام کا پریشر ہوتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں پریشر تو ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ طاقت اور قوت دیتا ہے۔ اُسی کی مدد اور نصرت سے اپنی ذمہ داری ادا کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یورپ کے ایک سیاستدان سے بات ہورہی تھی۔ جب مَیں نے اسے بتایا کہ مَیں ہر جمعہ کو خطبہ دیتا ہوں جو قریباً ایک گھنٹے کا ہوتا ہے۔ کہنے لگا کہ یہ تو بڑا مشکل کام ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ صرف خطبہ ہی نہیں ہوتا بلکہ ایسے مضامین اور باتیں بیان کی جاتی ہیں جو عقل والی ہوں، لوگوں کی رہنمائی کرنے والی ہوں اور ان کے مسائل اور مشکلات حَل کرنے والی ہوں۔ اور ہر ایک کے لئے اس میں رہنمائی موجود ہو۔ پھر یہ خطبہ ساری دنیا میں Live نشر ہوتا ہے۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف خدا تعالیٰ کا نبی بغیر گناہ کے ہوتا ہے۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ ہم آپ کی اتباع کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ جتنا آپؐ کے قریب ہوں۔

✿...... ہالینڈ میں ہونے والے الیکشن کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ فیصلہ

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

• Asylum & Immigration
• New Point Based System
• Settlement Applications (ILR)
• Post Study Work Visa
• Nationality & Travel Documents
• Human Rights Applications
• High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

تو ہالینڈ کے لوگ ہی کریں گے۔ لیکن جو لوگ دوسرے مذاہب کی عزت نہیں کرتے اگر وہ پاور میں آجائیں تو پھر سوسائٹی میں، معاشرہ میں بے چینی پیدا ہوگی اور معاشرہ کا امن تباہ ہوگا۔ اصل یہ ہے کہ ہر ایک کی عزت کی جائے اور ہر ایک سے محبت و پیار اور اخوت کا سلوک ہو۔

❁......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جو نن سپیٹ کا علاقہ ہے یہ بائبل بیلٹ کہلاتا ہے۔ یہ مذہبی خیالات والے لوگ آباد ہیں۔ تو اس ایریا سے کتنے فیصد لوگ چرچ جاتے ہیں۔ تو اس پر جرنلسٹ نے کہا قریباً پچاس فیصد ایسے ہیں جو چرچ جاتے ہیں۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ریگولر نہیں جاتا بلکہ کرسمس کے موقع پر جاتا ہے یا سال میں کوئی خاص تقریبات ہوں تو جاتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا بالکل ایسے ہی ہے جیسے بعض مسلمان سال میں صرف عید کے موقع پر مسجد آتے ہیں۔ تو یہی مذہبی بگاڑ ہے۔ ضرور تھا کہ اس زمانہ میں مصلح آئے تو ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جو مصلح، ریفارمر آنا تھا وہ آچکا ہے۔

حضور انور نے جرنلسٹ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مسیح کی آمد ثانی کی جو بھی علامات تھیں وہ تو سب پوری ہو چکی ہیں۔ یہی اس کے آنے کا وقت اور زمانہ ہے۔ اب اس کو آنا چاہئے تھا۔ اگر نہیں آتا تو آپ لوگوں کو سوچنا چاہئے۔ اس پر جرنلسٹ خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔

ممبر پارلیمنٹ آنریبل Harry Van Bommel اور لوکل کونسل المیرے (Almere) کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اس انٹرویو کے بعد ممبر پارلیمنٹ آنریبل Mr.Harry Van Bommel حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے دفتر آئے۔

❁......ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ آج اس پروگرام میں المیرے (Almere) سے بڑا وفد آیا ہے۔ جس میں ممبر پارلیمنٹ کے علاوہ سوشلسٹ پارٹی کے سٹی کونسلرز بھی آئے ہیں۔ المیرے وہ شہر ہے جہاں جماعت احمدیہ ہالینڈ کی ایک نئی مسجد تعمیر ہونی ہے۔ کونسل نے جگہ کی منظوری دے دی ہے۔

❁......حضور انور نے ممبر پارلیمنٹ کے دریافت کرنے پر بتایا کہ ایک سال کے اندر انشاء اللہ العزیز مسجد کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

❁......ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ اس سال ستمبر میں ہالینڈ میں پارلیمنٹ کے الیکشن ہیں۔ جو اس وقت جائزے لئے جارہے ہیں ان میں سوشلسٹ پارٹی کی پوزیشن مضبوط ہے۔ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ ہم سے یہی ہو رہا ہے کہ ہم ایک سیٹ کے فرق سے کبھی اوپر اور کبھی نیچے آجاتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کا مطلب ہے کہ اس دفعہ پھر برابر کا مقابلہ ہوگا اور Coalition گورنمنٹ ہوگی۔ اور کوئی بھی واضح اکثریت حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ ایسا کبھی بھی نہیں ہوا کہ کسی پارٹی نے انتخابات میں اکثریت حاصل کی ہو اور اپنی حکومت بنائی ہو۔ بلکہ ہمیشہ Coalition حکومت ہی رہی ہے۔ اب اس وقت بھی جو حکومت ہے وہ Coalition ہی ہے۔ اور اس میں تین پارٹیاں لبرل، کرسچین ڈیموکریٹ اور ولڈرکی ہیں۔ اس وقت پارلیمنٹ میں مجموعی طور پر دس پارٹیوں کی نمائندگی ہے۔

❁......ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ موجودہ حکومت بعض کرائسز میں فیل ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کی مقبولیت کا گراف گرا ہے۔ اور لوگ اپنا رویہ ظاہر کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یوکے میں بھی بعض جگہ کونسل کے انتخابات میں حکومتی پارٹی کنزرویٹو نے اپنی سیٹیں گنوائی ہیں اور ان کی جگہ لیبر پارٹی کامیاب ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا فرانس میں دیکھ لیں کچھ عرصہ قبل سابق صدر سرکوزی پسندیدہ تھا۔ اب چند ماہ میں سب کچھ بدل گیا۔ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ ہالینڈ میں بھی سب سیاستدان حیران ہیں کہ ایک سال قبل ہم کہاں تھے اور آج کہاں ہیں۔

افغانستان کی جنگ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا یہ تو ایک گوریلا وار ہے۔ جب آمنے سامنے فوجیں ہوں تو ایک کامیابی حاصل کر لیتی ہے اور جنگ ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن یہاں یہ صورت نہیں ہے۔ مقابل پر گوریلا جنگ ہے۔ جو موقع پا کر حملہ کرتے ہیں اور نقصان پہنچا کر چھپ جاتے ہیں جن کا پتہ نہیں چلتا۔ قبل ازیں ویت نام میں اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔

بعدازاں المیرے شہر کے درج ذیل ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

1۔ Mr. Mulck Huijse موصوف کا تعلق سوشل پارٹی سے ہے۔ 2۔ Mrs. Saba Sarfaps ان کا تعلق بھی سوشل پارٹی سے ہے۔ 3۔ مارک واگنز صاحب۔ چیئرمین Groen Recht پارٹی۔ (یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے بدنام زمانہ سیاستدان Geerat Wilder کے مقابلہ میں نئی پارٹی بنائی ہے)۔ 4۔ جگدیش سنگھ صاحب۔ ان کا تعلق لوکل پارٹی المیرے Groen Recht سے ہے 5۔ بھوندر سنگھ صاحب۔ یہ بنیادی طور پر یورپ میں سکھ کمیونٹی کے ایک لیڈر کے طور پر جانے جاتے ہیں اور ایک نامور صحافی ہیں۔ اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔

ان مہمانوں سے ملاقات کے دوران ممبر پارلیمنٹ Mr. Harry Van Bimmel بھی ساتھ موجود رہے۔

ان سبھی احباب نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔ اور کونسل کے ممبران نے المیرے (Almere) شہر کے بارہ میں بتایا کہ پچیس تیس سال قبل المیرے ایک نیا شہر تعمیر ہوا ہے۔ اس سے قبل یہاں سمندر تھا۔ اور کسی شہر کا وجود نہیں تھا۔ یہ شہر سمندر کے پانی کو دھکیل کر اور وہاں سے زمین حاصل کر کے اس پر تعمیر کیا گیا۔ اس شہر کی آبادی 170 ہزار ہے۔ اور یہ شہر سطح سمندر سے تین میٹر نیچے ہے۔

نن سپیٹ کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ یہ سطح سمندر سے گیارہ میٹر بلند ہے۔

❁......کونسل کی ایک ممبر صبا پرویز صاحبہ نے بتایا کہ ان کا تعلق لاہور سے ہے۔ وہ بارہ تیرہ سال قبل اپنی ایک دوست کے ساتھ ربوہ گئی تھیں اور ربوہ دیکھا تھا۔ ربوہ شہر پسند آیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا: ربوہ شہر دوسرے شہروں سے مختلف ہے۔ اگر اب جائیں گی تو بہت تبدیلیاں دیکھیں گی۔ اب ڈویلپمنٹ کے بہت زیادہ کام ہوئے ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ بنا ہے۔ اور بعض دوسری عمارات بنی ہیں۔

❁......اس سوال کے جواب میں کہ المیرے میں مسجد کے لئے جو پلاٹ جماعت احمدیہ لے رہی ہے کیا یہ پلاٹ حضور انور نے دیکھا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ ابھی مَیں نے نہیں دیکھا۔ لیکن اس سے قبل جو پلاٹ جماعت لے رہی تھی وہ دیکھا تھا اور بڑی اچھی جگہ تھی۔ مجھے پسند آئی تھی۔ اس کے بعد ایک اور پلاٹ بھی زیر غور رہا لیکن وہ مناسب اور موزوں نہیں تھا۔ اب یہ تیسرا پلاٹ ہے جو زیر غور ہے اور بات چیت ہو رہی ہے۔

❁......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ میرا ہالینڈ کا پہلا وزٹ نہیں ہے۔ مَیں ہالینڈ کے تین جلسوں میں شامل ہو چکا ہوں۔ اور اس کے علاوہ ہر سال ایک دو وزٹ تو ہالینڈ کے ہو ہی جاتے ہیں۔

❁......سکھ کمیونٹی کے لیڈر بھویندر سنگھ صاحب نے بتایا کہ وہ جنگ عظیم اول اور دوئم کے بارہ میں کتب لکھ چکے ہیں اور اس میں انہوں نے بتایا کہ اس جنگ میں ایک بہت بڑی تعداد میں سکھوں اور مسلمانوں نے شرکت کی تھی اور ہلاک ہونے والوں میں ایک بڑی تعداد سکھوں اور مسلمانوں کی تھی تاکہ ان لوگوں کو اور نئی آنے والی نسلوں کو معلوم ہو کہ ان کے ساتھ سکھ اور مسلمان بڑی تعداد میں ہلاک ہوئے تھے اور ان کے لئے قربانیاں دی تھیں۔

❁......ایک ممبر نے تیسری جنگ عظیم کے بارہ میں دریافت کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا کرے کہ اب ایسا نہ ہو۔ لیکن جس طرف دنیا جا رہی ہے امکان ہے کہ یہ ہوگی۔ دوسری جنگ میں صرف امریکہ کے پاس ایٹم بم تھا۔ اب تو کئی چھوٹے چھوٹے ممالک کے پاس ہے اور یہ ممالک خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو لوگ جنگ کی طرف جا رہے ہیں وہ دوسروں کی Respect نہیں کرتے۔ ان کو کسی طرح توجہ دلائی جائے اور باور کروایا جائے کہ یہ سخت تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ اس طرف اپنے قدم نہ بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا دوسری جنگ عظیم تو یہاں یورپین علاقہ میں ہوئی تھی لیکن چائنا اور جاپان شامل ہو گئے تھے۔ اس دفعہ جو جنگ ہوگی وہ ایشین لینڈ، مڈل ایسٹ وغیرہ میں ہوگی اور مغربی طاقتیں اس میں شامل ہوں گی۔ حضور انور نے فرمایا اگلے چھ سات ماہ بہت اہم ہیں۔ بعد میں ممبر پارلیمنٹ نے بھی حضور انور کی رائے کی تائید کی کہ یہ عرصہ بہت اہم ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ ان لیڈروں کو بتائیں کہ جس طرف جا رہے ہیں یہ تباہی کا راستہ ہے۔ مَیں نے بعض لیڈران کو خطوط بھی لکھے ہیں۔ اوباما کو بھی خط لکھا ہے۔ اس نے میرا خط Receive کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جنگ سے بچائے ورنہ کوئی چھوٹی سی غلطی بھی اس جنگ کا موجب بن سکتی ہے۔

سات بج کر بیس منٹ پر یہ ملاقات ختم ہوئی۔ آخر پر ان مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے کھانا کھایا۔ اس پروگرام کے اختتام پر آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تأثرات

❁......Mr.Harry Van Bommel نے آج کی تقریب میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کے بعد بتایا کہ آج کا دن میرے لئے ایک غیر معمولی دن ہے۔ خاص طور پر حضور انور کی مصروفیت کی وجہ سے اس تفصیل سے ملاقات کی توقع نہیں کر رہا تھا۔ لیکن حضور انور نے بہت زیادہ وقت دیا اور تفصیل سے باتیں کیں۔ اس نے کہا کہ اب میرا دل بہت مطمئن ہے۔ مَیں بہت خوش ہوں کہ یہاں آیا ہوں۔ اب مَیں پہلے سے بڑھ کر جماعت کے لئے کام کروں گا۔

❁......Mr. Mark Wegner چیئرمین Groene Rechts نے کہا کہ مَیں نے آج پہلی دفعہ آپ کے اس جلسہ میں اور اس تقریب میں شرکت کی جس میں خلیفۃ المسیح موجود تھے۔ ایسی منظّم اور آرگنائز تنظیم مَیں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب سے ہمیں یہ پیغام ملا ہے کہ اگر دنیا اس پر عمل کرے تو اس میں دنیا کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔

❁......کونسلر Frans Mulck Huijzen نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں بہت زیادہ خوش ہوں کہ آج یہاں آیا ہوں۔ جماعت احمدیہ بڑے آرگنائز طریقے سے کام کر رہی ہے۔ جب مَیں حضور سے ملاقات میں سوال کر رہا تھا تو مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ مَیں کیا کہہ رہا ہوں۔ حضور نے آج امن کے حوالے سے جو بتایا ہے اور حضور امن کے لئے جو کام کر رہے ہیں اس نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ مَیں خوش قسمت ہوں کہ مَیں آج اس اہم موقع سے محروم نہیں رہا۔

❁......Mr. Gudesh Singh جنرل سیکرٹری Groen Rechts المیرے پارٹی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آکر آپ کی جماعت کو دیکھ کر اور خلیفۂ وقت کو دیکھ کر اور خطاب سن کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلان نکاح و خطبۂ نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ امتہ البصیر انور بنت مکرم فضل الرحمٰن انور صاحب ہمبرگ جرمنی کا عزیزم منصور احمد مبشر ابن مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ ہے۔

عزیزم منصور احمد مبشر وقف نو ہے اور وقف زندگی ہے۔ بطور مربی اس وقت فرانس میں خدمت سرانجام دے رہا ہے اور یہ مربی کے ہی بیٹے ہیں۔ فضل الرحمٰن انور صاحب مکرم عبدالرحمٰن انور صاحب کے پوتے اور لطف الرحمٰن صاحب کے بیٹے ہیں۔ عبدالرحمٰن انور صاحب مرحوم لمبا عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ لطف الرحمٰن صاحب نے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لمبا عرصہ خدمت سرانجام دی ہے۔ عزیزہ امتہ البصیر ان کی پوتی ہے۔ تو یہ دونوں خاندان اس لحاظ سے وہ ہیں جن کے خاندانوں میں جماعتی خدمات چل رہی ہیں۔ جن کو موقع ملتا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

Sossou-gadjonhoue گاؤں کی مسجد کا شاندار افتتاح

(رپورٹ: نصر احمد مبشر مبلغ سلسلہ بینن)

گاؤں کا تعارف اور جماعت کا نفوذ

Sossou-gadjonhoue گاؤں ڈیپارٹمنٹ کوفو (Couffou) کی Commune Lalo کا ایک چھوٹا سا گاؤں 400 سے زائد افراد کی آبادی پر مشتمل ہے۔ جو لالو سے ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس گاؤں میں احمدیت 2008 میں آئی ہے اور پھر مسلسل جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق بڑھتا گیا۔ اس سے قبل یہ لوگ مشرک تھے اور اب اللہ کے فضل سے اس گاؤں کے احمدی خدام اور ناصرات قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں اور قرآن کی روشنی سے فیض پا رہے ہیں۔

مسجد کی تعمیر

مسجد کی تعمیر کے لئے مسجد کا پلاٹ گاؤں والوں کی طرف سے بطور تحفہ دیا گیا۔ پلاٹ کے کاغذ مکمل ہونے کے بعد 20/ مارچ 2012ء کو مسجد کا سنگ بنیاد خاکسار نصر احمد مبشر سنٹرل مشنری نے رکھا اور مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ یہ مسجد 7 میٹر چوڑی اور 10 میٹر لمبی ہے جس میں 80 سے 100 نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ چنانچہ مسجد کی تعمیر میں ایک ماہ کا عرصہ لگا۔

مسجد کا افتتاح

مسجد کے افتتاح کے لئے 27 مئی 2012ء کا دن مقرر کیا گیا تھا چنانچہ مکرم و محترم امیر صاحب بینن اپنے وفد کے ساتھ تشریف لائے اور افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔

جماعت کے سیکرٹری جنرل نے مکرم امیر صاحب بینن کی آمد پر جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور مسجد مکمل ہونے پر جماعت کے تاثرات بیان کئے جس میں انہوں نے کہا کہ ہم خلیفۂ وقت حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے شکر گزار ہیں کہ ان کی دعائیں ہر وقت ہمارے ساتھ ہیں اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جس عظیم مقصد کے لئے یہ عمارت تعمیر کی گئی ہے اسی مقصد کے لئے استعمال کی جائے گی کہ لوگ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔ یہ مسجد نہ صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لیے مددگار ہو گی بلکہ اسلام کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے اور سمجھنے کے لئے بھی مددگار ہو گی۔

اس کے بعد محترم رانا فاروق احمد صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت آدمؑ سے لے کر آج تک کے سلسلہ انبیاءؑ اور ان کی آمد کے ایک ہی مقصد توحید کو بڑی وضاحت سے بیان کیا اور پھر بتایا کہ شریعت اسلامی کا پہلا حکم ''یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ .... الخ (البقرۃ:22) ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ حقیقی عبادت کا قیام کو بیان کیا ہے اور آخر پر اسلام اور جماعت احمدیہ میں مساجد کیوں تعمیر کی جاتی ہیں ان کی غرض و غایت یہ بتائی کہ حقیقی عبادت بغیر نماز کی ادائیگی کے حاصل نہیں ہو سکتی اور نماز کی ادائیگی کیلئے اصل مقام خانہ خدا ہے۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے فیتہ کاٹ کر مسجد کا افتتاح کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اس کے بعد پروگرام پر تشریف لائے ہوئے مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا اور پھر ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ اس پروگرام میں شاملین کی تعداد 340 افراد تھی۔

SIX VACANCIES

Ministers of Religion

Ahmadiyya Muslim Community

1. Indonesian Speaker
2. Bangla Speaker
3. Russian and Kazakh Speaker
4. Urdu Speakers (3 vacancies)

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES:

We are inviting applications for the following eight posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

Main qualification/work & Likely posting

Indonesian speaker

Prepare and present religious programmes on TV London SW19

Bangla speaker

Prepare and present religious programmes on TV Headquarters London SW18

Russian and Kazakh speaker

Prepare and present religious programmes on TV London SW19

Urdu speaker

Comparative inter-faith studies and promote research

Minister of Religion training academy London

Urdu speaker

Prepare and supervise new religious trainees Headquarters, London SW18

Urdu speaker

Research, edit preaching literature Editorial office London SW19

JOB DESCRIPTION:

You would be required to do some or all of the following:

encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

EXPERIENCE REQUIRED:

You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and in respect of the first vacancy with understanding of Indonesian. You must have served as a Minister of Religion for not less than two years and have a good record of performance. You will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED:

You are expected to have either:

a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies or professional qualification; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience; or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

PACKAGE:

The stipend/customary offerings package include the following: Above minimum wage or £3,024/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg rates, gas, electricity paid; travel expenses reimbursed; 28 paid holidays per annum; private medical insurance cover.)

Closing Date: 15 July 2012

Please apply to:

Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:

The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,

16 Gressenhall Road London SW18 5QL

جاپان کے شمال مشرقی علاقوں میں آنے والا بدترین زلزلہ میں ہیومنٹی فرسٹ کی مثالی خدمات

(رپورٹ: انیس احمد ندیم۔ مبلغ جاپان)

(دوسری اور آخری قسطؔ)

20/مارچ 2011ء کو جب ہمارا کیمپ شروع ہوا تو زلزلہ زدگان کے غمزدہ چہرے اُس تباہی اور بربادی کی عملی تصویر بنے ہوئے تھے، جو زلزلہ اور تسونامی نے برپا کی تھی۔ خوشی اور مسکراہٹ تو چہروں سے غائب تھی، لیکن صبر اور حوصلہ کمال کا تھا جس کا انہوں نے مظاہرہ کیا۔

ہمت اور حوصلہ کی مثال ایک ساٹھ سالہ جاپانی خاتون کا نمونہ بھی قابلِ رشک ہے، تسونامی کے تباہ حال ملبہ میں وہ کئی دن محبوس رہیں۔ تین چار دن کے بعد فوجی ہیلی کاپٹر تسونامی زدگان کو بچانے کے لئے نکلے، تو یہ خاتون ہیلی کاپٹر دیکھ کر چھپ جاتی تھیں، وہ کہتی ہیں کہ میرا خیال تھا کہ اس عمر میں مجھے بچانے کا کچھ فائدہ نہیں، کسی اور نوجوان کی جان بچ جائے تو ملک وقوم کے کام آسکتی ہے۔ لیکن بالآخر وہ کئی دن کے بعد فوجی ہیلی کاپٹر کی نظر میں آگئیں اور انہیں وہاں سے نکال لیا گیا۔ لیکن مسلسل بھوک اور سردی کی وجہ سے حالت ایسی تھی کہ بچنا محال نظر آتا تھا۔ ہمارا کیمپ شروع ہوا تو یہ بھی ایسے مریضوں میں شامل تھیں جن کی حالت بہت ہی نازک تھی۔ کئی دنوں سے کچھ کھا پی نہیں رہی تھیں۔ سخت سردی بلکہ برف باری کا موسم تھا۔ ہمارا روزانہ صبح چائے بناتے اور متاثرین میں تقسیم کرتے تھے۔ انہیں چائے پیش کی اور اصرار کے ساتھ چند چمچ ان کے منہ میں ڈالے گئے۔ زلزلہ اور تسونامی کو دس دن سے زائد گذر چکے تھے اور یہ پہلی خوراک تھی جو انہوں نے کھائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں معجزانہ شفا عطا فرمادی۔ یہ روزانہ ہمارے کیمپ میں آنے لگیں اور پیاز، گوشت وغیرہ کٹوانے میں ہماری مدد کرتیں۔ ایک دن کہنے لگیں کہ آج میں نے ڈاکٹر سے کہہ دیا ہے کہ آج کے بعد مجھے کسی قسم کی دوائی کی ضرورت نہیں۔ ہیومنٹی فرسٹ کا کیمپ اور والنٹیئرز ہی میرے لیے دوائی ہیں۔

ہیومنٹی فرسٹ کے کام کے لیے ہم نے یہ طریقہ کار مقرر کیا کہ متاثرین کو ساتھ شامل کر کے کام کیا جائے۔ اس سے بہت جلد وہ لوگ سٹریس سے نکل آئے، ساتھ کام کر کے قریبی مراسم پیدا ہوئے اور متاثرین نے اس طریقہ کار کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ فارغ وقت میں لوگ ہمارے کیمپ میں آجاتے اور دیر تک بات چیت کرتے۔ ہمارا کیمپ سکول کے سپورٹس ہال کے ایک کونے میں قائم تھے جس کی لکڑی کی دیواریں تسونامی کی نظر ہوچکی تھیں اور ترپالیں وغیرہ لگا کر یا سامان رکھ کے ہم نے پردہ کیا ہوا تھا اور نیچے دریاں وغیرہ بچھا کر بیٹھتے لیکن لوگوں کی مانوسیت کا یہ عالم تھا کہ کیمپ کے نگران سب لوگ اس بات کا اظہار کرتے کہ یہاں آکر ہمیں سکون ملتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد ہم نے بچوں کے لیے ایک کھیلنے کا کمرہ مختص کردیا اور کھلونے وغیرہ رکھ دیئے۔ متاثرین کے بچوں کو خاکسار فارغ وقت میں انگریزی پڑھا دیتا۔ یہ بچے نجیب اللہ ایاز صاحب کے ساتھ ایسے مانوس ہوچکے تھے کہ سونے سے قبل بہت اصرار کے ساتھ ان کو ان کے والدین کے پاس بھیجا جاتا۔

کام کے پھیلاؤ کی وجہ سے ہمیں والنٹیئرز کی بہت سخت ضرورت تھی۔ احباب جماعت حتی الوسع اپنے کاموں سے فارغ اوقات وقف کر رہے تھے لیکن ضرویات مسلسل بڑھ رہی تھیں۔ پانی اور گیس دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے نہانے وغیرہ کا بھی انتظام نہیں تھا۔ ایک دن ہم کام سے فارغ ہوئے تو نہانے کے لیے sendai شہر جانے کا ارادہ کیا۔ وہاں صرف ایک علاقہ میں پانی اور گیس وغیرہ دستیاب تھی۔ ایک یوتھ ہوسٹل میں ہم نے ایک رات قیام کیا تھا اُن کے پاس گئے تو وہ ہمیں دیکھ کر چونک گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے آپ کو ٹی وی میں دیکھا ہے اور ہمیں نہیں علم کہ آپ لوگ ایسے عظیم مقصد کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ لہذا جب بھی آپ چاہیں، ہمارے پاس آئیں، قیام کریں اور جو ضرورت ہو آگاہ کریں۔ وہاں ہمیں ایک جاپانی نوجوان ملا جو یونیورسٹی کا طالب علم تھا اور والنٹیئر کام میں حصہ لینے کے لیے گھر سے نکلا تھا لیکن فیصلہ نہیں کر پارہا تھا کہ کیا کرے۔ ہمارا پتہ چلا تو اس نے فوراً اپنی والدہ کو فون کیا کہ وہ غیر ملکی جنہیں ہم نے ٹی وی پر دیکھا تھا وہ مجھے مل گئے ہیں اور میں ان کے کیمپ میں ہی خدمت شروع کر رہا ہوں۔ اس نوجوان نے جن کا نام Yajima kouji ہے کیمپ کے اختتام تک کئی ماہ ہمارے ساتھ کام کیا بلکہ اپنی والدہ سے کہا کہ ہیومنٹی فرسٹ کے کیمپ میں کام کی بہت ضرورت ہے اور یہ لوگ بہت اچھے ہیں لہذا چھوٹے بھائی کو بھی مدد کے لیے بھیج دیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ والنٹیئرز کی آمد کا ایک ایسا راستہ کھولا کہ ان دونوں بھائیوں کے ذریعہ یونیورسٹیوں کے کئی نوجوان مدد کے لیے ہمارے کیمپ میں آنے لگے اور بعض اوقات تو کارکنان کی تعداد ضرورت سے بھی بڑھ جاتی تھی۔

Dr Coechero

اس دوران پیش آنے والے چند واقعات کا ذکر مفید ہوگا۔ اشی نوماکی میں کام کے دوران ایک خاتون پتہ وغیرہ پوچھتے ہمارے پاس پہنچی اور اپنے گھر میں موجود سامان لاکر پیش کردیا، جس میں کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ فرائنگ پین اور برتن بھی تھے، اس خاتون کی آنکھوں میں آنسو تھے اور پوچھنے پر اس نے بتایا کہ مَیں نے ریڈیو کے ذریعہ سنا ہے کہ کچھ غیرملکی اس علاقہ میں مصیبت زدہ جاپانیوں کی مدد کر رہے ہیں، میرے گھر میں جو راشن وغیرہ موجود تھا سب آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

ایک جاپانی نوجوان ہمارے پاس آیا اور آئل کی بوتل اور کچھ چاول وغیرہ پیش کر کے کہا کہ میرے گھر کا سارا ساز وسامان بہہ گیا ہے اور یہی کچھ بچا ہے جو آپ لوگوں کو پیش کر کے خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ میں بھی اس کام میں حصہ ڈال رہا ہوں۔

متاثرین تسونامی منظّم انداز سے گذراوقات کر رہے تھے اور بدنظمی اور ہنگامی آرائی کا کوئی منظر دیکھنے کو نہیں ملا۔ مختلف تنظیموں اور اداروں کی طرف سے امداد کی تقسیم کی کوشش ہو رہی تھی لیکن جاپانی قوم نے اس موقع پر بھی اپنے وقار کا خوب تحفظ کیا۔ چھینا جھپٹی کی بجائے موجود انتظام کی حد تک محدود رہے۔

بہت سارے غیرملکیوں اور جاپانی کی خواہش تھی کہ کھانا وغیرہ کھلانے کی امدادی سرگرمیوں میں حصہ لیں، لیکن تعارف کے بغیر ایسی کسی سرگرمی میں حصہ لینا نہ صرف یہ کہ مشکل بلکہ بسا اوقات ناممکن تھا۔ اس لیے غیرملکیوں کی اکثریت ہمیں مدد اور تعاون کی درخواست کرتی۔ ہیومنٹی فرسٹ چونکہ ایک عالمی تنظیم ہے اس لیے ہم نے ہر ایک ملک وقوم کے لوگوں کو خوش آمدید کہا اور ان کی خدمت خلق کے جذبہ کو استعمال میں لانے کی کوشش کی۔

سب سے پہلے ملائیشیا کی ایک تنظیم اپنے بیس پچیس ممبران کے ساتھ ہمارے کیمپ میں آئے اور دو تین بسوں کے ذریعہ بہت سارا امدادی سامان ان کے پاس تھا انہوں نے آکر ہمیں کہا ہمیں ایک ہفتہ ہوگیا، زبان بھی نہیں آتی اور لوگ ان اشیاء کو قبول کرنے میں بہت hesitant ہیں۔ اس لئے آپ لوگ ہماری مدد اور تعاون کریں اور ہمارے والنٹیئرز کو استعمال کریں۔

مراکش، سعودی عرب اور تیونس وغیرہ کی اسلامی تنظیموں کے افراد نے بھی اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا اور عربی کھانے ہیومنٹی فرسٹ کے کیمپ کے ذریعہ پیش کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ہم نے انہیں بھی اس شرط کے ساتھ خوش آمدید کہا کہ آپ ہیومنٹی فرسٹ کے بینر تلے اپنا کام کریں اور جتنے دن خدمت کرنا چاہتے ہیں کریں ہم آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔

انفرادی طور پر دیگر پاکستانی احباب بھی اسی خواہش کے ساتھ ہمارے کیمپ میں آتے رہے اور خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ایک دن جاپان میں پاکستان ایمبیسی کی طرف سے فون

Humanit first Camp

آگیا اور مکرم امتیاز احمد صاحب جو اس وقت ڈپٹی چیف آف مشن تھے۔ انہوں نے کہا آپ لوگوں نے ہمارا سر فخر سے بلند کردیا ہے اور جاپان بھر میں اس بات کا غیر معمولی تذکرہ ہو رہا ہے کہ پاکستانی والنٹیئرز میدان عمل میں غیر معمولی طور پر خدمت کر رہے ہیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ سفیر پاکستان خود بھی کیمپ میں تشریف لانا چاہتے ہیں۔ ہم نے انہیں بھی خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ ہمارے پاس چونکہ ہر ملک وقوم کے لوگ آرہے ہیں اس لئے آپ بھی ضرور تشریف لائیں اور خدمت میں حصہ لیں۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد سفیر پاکستان، جاپان میں ملٹری اتاشی اور سفارت خانہ کے تمام عملہ جاپان کی وزارت خارجہ کے افسران کے ساتھ ہمارے پاس آیا اور پورا دن وہیں قیام کرتے ہوئے نہ صرف امدادی سرگرمیوں میں حصہ لیا بلکہ باسمتی چاول اور دیگر ضروری سامان بھی تحفہ میں دیا اور متعدد بار ہمارا شکریہ ادا کیا کہ یہ کام جاپان بھر میں پاکستانیوں اور مسلمانوں کے لیے نیک نامی کا باعث بنا ہے۔

23 مارچ 2012ء کو یوم پاکستان کے موقع پر جاپان کی دو کثیر الاشاعت انگریزی اخبارات میں صدر پاکستان، وزیر اعظم اور سفیر پاکستان کے پیغامات کے ساتھ ساتھ مکرم نور محمد جادمانی سفیر پاکستانی کی خواہش پر خاکسار کی طرف سے بھی ایک نصف صفحہ کا مضمون مع تصویر شائع ہوا۔

ہیومینیٹی فرسٹ فری بازار

اسی طرح چند دنوں کے اندر ہی یہ بات خوب مشتہر ہوگئی کہ ایک غیر ملکیوں کی ایک تنظیم humanity first کے نام سے مسلسل خدمت کی توفیق پا رہی ہے اور ہر طرف سے لوگوں اور مختلف کمپنیوں کی طرف سے اس قدر سامان ہمارے کیمپ میں پہنچنا شروع ہوگیا کہ جسے سنبھالنا مشکل تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سامان کو سنبھالنے کی فوری یہ ترکیب ذہن میں آئی کہ Humanity First Free Bazar شروع کردیا جائے اور اشیائے ضرورت جو کھانے پینے کے علاوہ ہوں وہ اس میں رکھنی شروع کردینی چاہیے۔ اس طرح زائد سامان بھی حقدار لوگوں تک بروقت پہنچنا شروع ہوگیا اور کیمپ کے متاثرین کے علاوہ بھی دیگر علاقوں سے بڑی کثرت سے لوگ ہمارے کیمپ میں آنا شروع ہو گئے۔ اسی طرح اشی نوماکی شہر میں پاکستانی اور انڈین کھانوں کی وجہ سے ہمارے کیمپ کو غیر معمولی شہرت ملی اور دوسرے کیمپوں سے بھی لوگ کھانے کے وقت ہمارے کیمپ میں آنا شروع ہوگئے۔

جاپان کے وزیر خوراک بھی اشی نوماکی شہر میں آئے اور سیدھے ہمارے کیمپ میں تشریف لاکر کھانا بھی کھایا اور کھانے کے معیار اور خدمت کرنے والے کارکنان کے جذبہ کو بہت سراہا۔ ان کے علاوہ دیگر وزراء، مختلف ممالک کے سفرا اور پچیس کے قریب ممبران پارلیمنٹ نے ہمارا کیمپ وزٹ کیا۔

اقوام متحدہ کی اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل بھی ہمارے کیمپ میں تشریف لائیں اور انہوں نے کہا کہ ٹوکیو پہنچتے ہی میری خواہش تھی کہ ہیومنٹی فرسٹ کا کیمپ وزٹ کرنا ہے۔

ہیومینیٹی فرسٹ کچن

دو تین ماہ کے بعد ہم نے محسوس کیا کہ اب حالات کچھ بہتر ہو رہے ہیں نیز مسلسل غیر ملکی کھانوں کی وجہ سے متاثرین کہیں

اس سے بھی اکتا نہ جائیں ۔اس لیے کیمپ کو Huamnity First Kitchen میں تبدیل کر دینا چاہیے۔چنانچہ نجیب اللہ ایاز صاحب نے لوکل انتظامیہ کی مدد سے یکم جون 2011ء کو ہیومنٹی فرسٹ کچن کا افتتاح کیا۔کچن کے لئے ہمارا آئیڈیا یہ تھا کہ ان لوگوں کو ضروریات زندگی فراہم کی جائیں اور گروپس کی شکل میں متاثرین اپنی مرضی کے کھانے خود پکائیں۔اس کے لیے ہم نے مختلف جاپانی کمپنیوں سے رابطے کئے،گوشت والی ایک کمپنی نے مفت گوشت فراہم کرنا شروع کر دیا،مچھلی کے ایک تاجر سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے باقاعدہ مچھلی بھجوانی شروع کر دی اور دیگر ضروریات زندگی بھی اسی طرح اللہ کے خاص فضل سے فراہم ہونا شروع ہوگئیں۔

اگست،ستمبر 2011ء میں متاثرین عاضی گھروں میں منتقل ہونا شروع ہو گئے اور جب ہم نے رمضان اور عیدالفطر کے بعد کیمپ بند کیا تو ان تمام لوگوں نے ناقابل فراموش محبت کے جذبات اور آبدیدہ آنسوؤں سے ہمیں رخصت کیا اور بار بار اس بات کا اظہار کرتے رہے کہ یہ لوگ ہیومنٹی فرسٹ کی خدمات کو ڈاکٹرز بھی ثابت ہوئے اور ماہرین نفسیات بھی کہ اس سے ہمیں اپنا غم بھلانے میں مدد ملی ہے۔Ishinomaki شہر کے لوگ ہیومنٹی فرسٹ کی خدمات اور جذبہ کو کبھی فراموش نہیں کرسکیں گے۔‘‘

Ishinomaki شہر کے میئر نے خاکسار سے خصوصی طور پر اظہار کیا کہ واپس ناگویا جانے سے پہلے ان سے مل کر اور ان کی طرف سے چائے کی دعوت قبول کر کے جائیں،چنانچہ انہوں نے خاکسار اور نجیب اللہ ایاز صاحب۔صدر مجلس خدام الاحمدیہ جاپان سے بار بار اس بات کا اظہار کیا کہ ہیومنٹی فرسٹ کی ناقابل فراموش خدمات ہمیشہ ہماری یادوں کا حصہ رہیں گے۔

ڈپٹی میئر نے ہمارے کیمپ میں الوداعی تقریب میں شرکت کر کے تقریر میں اس بات کا اظہار کیا کہ ہیومنٹی فرسٹ کے جذبہ خدمت اور بےلوث مدد پر اشی نوما کی شہر کے لوگ خاص Mr Kubo جاپانی آرمی کے کمانڈنگ آفیسر جو اس کیمپ میں فوج کی طرف سے انچارج تھے۔

’ہیومنٹی فرسٹ کی خدمات اور جذبہ کو دیکھ کر ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے دل بہت چھوٹے ہیں۔اور صرف

Pic 2

ساری زندگی بھول نہیں سکیں گے۔

ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات کوخراج تحسین

اس کیمپ کے انچارج Mr.Shouji نے ہیومنٹی فرسٹ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہیومنٹی فرسٹ ہمیں کھانا ہی فراہم نہیں کر رہی ، بلکہ ہمارے غموں کی مرہم ثابت ہوئی ہے۔اگر ہیومنٹی فرسٹ کے والنٹیر ز کے مسکراتے ہوئے چہرے اور بےلوث خدمت ہمارا ساتھ نہ دیتی تو اس تکلیف کو بھلانے میں ہمیں بہت وقت درکار ہوتا۔

ہیومنٹی فرسٹ کے تحت پاکستانی والنٹیرز کو کام کرتے دیکھ کر ان کا کہنا تھا کہ ہیومنٹی فرسٹ کی بدولت پاکستان سے متعلق ہمارے نظریات بالکل بدل چکے ہیں۔پاکستانی سفیر کو بھی مخاطب ہو کر انہوں نے کہا کہ ہیومنٹی فرسٹ کے پاکستانی والنٹیرز کو دیکھ کر مَیں رشک کرتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ کاش ساری دنیا ایسی خوش اخلاق اور انسانیت دوست بن جائے۔

Mr Shouji کے ساتھ تقریباً تین ماہ سے زائد کام کا موقع ملا۔کمیونسٹ پارٹی جاپان کے لوکل لیڈر اور دس سال سے سٹی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔گزشتہ دنوں بھی انہوں نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ جاپان کو فون کیا اور کہا کہ ’’ **آپ لوگوں کو دیکھ کر میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی مسلمان ہوجاؤں۔‘‘**

نیز انہوں نے کہا کہ’’ ہیومنٹی فرسٹ کے والنٹیر ز نے ہمارے لیے صرف جسمانی خوارک کا ہی انتظام نہیں کیا بلکہ سب سے پہلے میدان عمل میں پہنچ کر خدمت خلق کے میدان میں جاپانی قوم پر بھی سبقت لے گئے ہیں۔ہیومنٹی فرسٹ کی خدمات اور والنٹیر زکا بےلوث انداز ایسا تھا کہ یہ ہمارے لیے انسانیت کے ناطے ہم دیگر لوگوں کے لیے بہت کچھ کر سکتے ہیں لیکن اگر جذبہ اور مقاصد وہی ہوں جو ہیومنٹی فرسٹ کے ہیں‘‘

Mr Shinsaku Iida ایک میڈیکل آلات بنانے والی کمپنی کے مالک ہیں:۔

’’ہیومنٹی فرسٹ کا نام ہی اس کا سلوگن ہے کہ انسانیت سب سے مقدم ہے۔ہیومنٹی فرسٹ کا آگے بڑھ کر خدمت کے میدان میں نکلنا بہت سارے جاپانیوں کے لیے مثال اور حوصلہ کا باعث بنا ہے۔‘‘

اس دوران روزانہ ایک ہزار کے قریب لوگوں کو گرم اور تازہ کھانا فراہم کیا جاتا رہا،صبح ناشتہ کے وقت چائے،انڈہ اور بسکٹ وغیرہ پیش کیے جاتے رہے،جاپانی بچوں کے لے kid`s corner بنا کر انہیں انگلش پڑھائی جاتی رہی نیز ہر ماہ کے اختتام پر ایک فری مارکیٹ کے ذریعہ ضروریات زندگی کی چیزیں متاثرین تک پہنچائی جاتی رہیں۔

سعودی عرب،ہندوستان،امریکہ،سری لنکا، انڈونیشیا، ملائیشیا، برازیل، پیرو،مراکش سمیت پندرہ ممالک کے والنٹیر ز نے ہیومنٹی فرسٹ کے کیمپ کے ذریعہ خدمت کا موقع حاصل کیا۔ستر سے زائد جاپانی نوجوانوں نے مختلف اوقات میں کام کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہیومنٹی فرسٹ کی ان خدمات کو جاپان میں حکومتی سطح پر بھی بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا اور جاپان کے وزیر خارجہ کی طرف سے اظہار تشکر کے لیے عشائیہ کا اہتمام کیا گیا اور حکومت جاپان کی طرف سے اپنے نیک جذبات پہنچائے۔

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 14

موقع عطا فرمایا ہے۔

نکاح جو دونوں خاندانوں کے لئے خوشی کا موقع ہوتا ہے۔اس خوشی کے موقع پر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار ہمیں نکاح کے خطبہ میں تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی ہے ۔آپس کے رحمی رشتوں کو قائم رکھنے اور ان کا لحاظ رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔اگلی زندگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔گویا اس خوشی کے موقع پر انسان کو بتایا گیا ہے،ایک مومن کو بتایا گیا ہے کہ تم اسے دنیاوی خوشی نہ سمجھو بلکہ یہ خوشی تمہیں اس طرف لے جانے والی ہونی چاہئے کہ تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہونا۔جہاں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے ہیں وہاں نئے قائم ہونے والے رشتوں میں بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔جو نئے رشتے قائم ہورہے ہیں ان میں جو ایک دوسرے کے خاندانوں کے حقوق ہیں وہ لڑکے نے بھی ادا کرنے ہیں اور لڑکی نے بھی ادا کرنے ہیں۔اور ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنا ہے۔

پس ہمارے ہر نوجوان کو اور ہر نوجوان کے ماں باپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نکاحوں سے صرف ذاتی مفادات نہیں حاصل کرنے چاہئیں بلکہ اصل مقصد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہو۔تاکہ جب یہ حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر یہی رشتے قائم بھی ہوتے ہیں اور دیرپا بھی ہوتے ہیں اور آئندہ نسلوں میں بھی ان کا اثر قائم رہتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ عزیزم منصور احمد مبشر واقف زندگی ہے اور ایک واقف زندگی کے جو بھی وسائل ہوتے ہیں جو بھی لڑکی کسی واقف زندگی کے نکاح میں آرہی ہو تو اس کو یہ علم ہونا چاہئے کہ اس نے ان وسائل کے اندر رہتے ہوئے گزارہ کرنا ہے۔یورپ میں رہنے والی لڑکیاں جب کسی واقف زندگی کے نکاح میں آتی ہیں،شادی کرتی ہیں تو ان کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ یورپ میں رہنے والے واقف زندگی کے لئے ضروری نہیں کہ یورپ میں ہی اس کو رکھا جائے ۔کسی بھی دوسرے ملک میں ،تیسری دنیا کے ملک میں بھیجا جا سکتا ہے۔اگر نظام جماعت بیوی کو ساتھ بھیجتا ہے تو پھر خوشی سے ان کو ساتھ جانا ہے اور پھر دوسرے یہ کہ اپنی ڈیمانڈ کو اتنا نہ پھیلا لینا جو اس کے وسائل سے باہر ہوں۔یہ نصیحت صرف وقف زندگی کے لئے نہیں ۔اس کے لئے تو خیر شرط ہے ہی۔ لڑکی کو خیال رکھنا چاہئے ۔لیکن عموماً مَیں نے دیکھا ہے کہ رشتے بعض دفعہ اس لئے ٹوٹ رہے ہوتے ہیں،گھروں میں اس لئے جھگڑے پیدا ہو رہے ہوتے ہیں کہ لڑکیوں کی ڈیمانڈز بہت زیادہ ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ لڑکیوں کے ساتھ ان کے گھر والے بھی مل جاتے ہیں اور پھر لڑکا ان ڈیمانڈز کو پورا نہیں کر سکتا تو پھر جھگڑوں کی بنیاد پڑتی ہے۔اسی طرح بعض لڑکے بھی لڑکیوں سے ناجائز زیادتی کرتے ہیں۔ان کو بھی خیال رکھنا چاہئے۔

پس جیسا کہ شروع میں مَیں نے کہا اصل چیز یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کو یاد رکھتے ہوئے ،تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ان رشتوں کو قائم کرنا چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اگر یہ بات سامنے رہے گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے رشتے بھی نبھتے رہیں گے ۔نئے قائم ہونے والے جو رشتے ہیں وہ بھی نبھتے رہیں گے ،اور آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر چلنے والی ہوں گی۔اللہ کرے کہ یہ رشتہ جو نیا قائم ہورہا ہے وہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور ان روایات کو قائم کرنے والا ہو جو ان دونوں گھروں کی ،خاندانوں کی ہیں۔یعنی دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی۔ان چند الفاظ کے بعد مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔دعا کرلیں۔

دعا کے بعد عزیزم منصور احمد مبشر صاحب،نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ فرانس اور لڑکی کے والد مکرم فضل الرحمٰن انور صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ **(باقی آئندہ)**

پورتو نوو ریجن میں مسجد احمدیہ کی افتتاحی تقریب کا انعقاد

(رپورٹ :میاں قمر احمد ۔مبلغ سلسلہ بینن)

امسال خدا کے فضل سے ریجن Porto-Novo میں ایک نئی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔جس کی افتتاحی تقریب مورخہ 2/جون 2012 بروز ہفتہ منعقد ہوئی جس میں محترم امیر صاحب بینن رانا فاروق احمد صاحب نے شرکت فرمائی۔

یہ گاؤں پورتو نوو شہر سے 68 کلومیٹر دور سڑک سے ہٹ کر واقع ہے جہاں مذہبی اعتبار سے عیسائیوں کی کثرت ہے ۔لوگ بہت جفاکش ہیں اور کھیتی باڑی کرتے ہیں، گھاس پھوس سے بنائی ہوئی جھونپڑیاں ،اور پتھروں کے بنائے ہوئے بت افریقی کلچر کی عکاسی کرتے ہیں۔

اس گاؤں کے لوگوں نے 2007ء میں احمدیت قبول کی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکز کی ہدایت پر یہاں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ۔جس کی تعمیر میں نہ صرف احمدی بلکہ گاؤں کے تمام لوگوں نے حصہ لیا۔احمدی افراد دو ماہ مسلسل وقار عمل کر کے ریت بجری اور پانی لاتے اور جماعت کے لاکھوں روپے کی بچت کی۔7x10 میٹر کی ایک لمبے مینار والی سبز سفید مسجد اس گاؤں کی سب سے پہلی مسجد ہے ۔جس مسجد کے اندر 100 سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے۔

اس مسجد کی افتتاحی تقریب کیلئے اردگرد کی جماعتوں کے نمائندگان پیدل،سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں پر دشوار راستوں سے سفر کرتے ہوئے صبح سے ہی آنا شروع ہو گئے اور انتظامات میں مدد کرواتے رہے۔

2/جون 2012ء کو جب مکرم امیر صاحب بینن اپنے مرکزی وفد کے ہمراہ تشریف لائے تو احباب نے نعرہ تکبیر سے ان کا والہانہ استقبال کیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا ۔ بعدازاں قصیدہ پیش کیا گیا۔مقامی صدر صاحب نے احباب کو خوش آمدید کہا جس کے بعد علاقہ کے معززین نے اپنی تقاریر میں جماعت کی ان کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا۔

آخر میں محترم امیر صاحب بینن نے اپنے خطاب میں مساجد کی اہمیت کے ساتھ ساتھ نمازیوں کی تعداد بڑھانے پر زور دیا اور یوں سب لَااِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کا ورد کرتے ہوئے مسجد کی طرف روانہ ہوئے اور افتتاح اور دعا کے بعد مسجد کے دروازے ہر خاص و عام کیلئے کھول دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہ علاقہ میں توحید کا مرکز ہو۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

محترم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 31اگست 2009ء میں مکرم محمد زکریا ورک صاحب کے قلم سے محترم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔ قبل ازیں 17جون 2011ء کے شمارہ کے اسی کالم میں بھی مرحوم کا تفصیلی ذکر کیا جاچکا ہے۔

محترم عبد الرحمٰن صاحب دہلوی ایک منکسرالمزاج عالم دین، پُرجوش داعی الی اللہ تھے جو 15 فروری 2009ء کو 99 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ دقیقہ رس عالم تھے۔ کتابوں کے رسیا، نہ صرف خود مطالعہ کا شوق تھا بلکہ چھوٹے چھوٹے رسالے اور پمفلٹ چھپواکر لوگوں میں تقسیم فرماتے تھے۔ نصیحت آموز عمدہ مضامین کی فوٹو کاپیاں بھی احباب میں تقسیم فرماتے تھے۔ جس تقریب میں جاتے اپنے بیگ میں رسالے، کاغذات ساتھ رکھے ہوتے تھے۔ کئی احباب کو اپنی جیب سے رقم دے کران کی کتابیں چھپوائیں۔

جب بھی میں آپ سے ملاقات کے لئے جاتا آپ نے ذہن میں میرے لئے کسی نہ کسی علمی کام کا پراجیکٹ تیار کیا ہوتا تھا۔ ایک بار کسی عزیز نے آپ کو پروفیسر کرشنا راؤ کا آنحضرت نبی کریم ﷺ پر انگریزی میں مضمون امریکہ سے بھجوایا۔ آپ کو بہت پسند آیا اور مجھے کہا کہ فوراً اس کا اردو میں ترجمہ کردو۔ میں نے اردو ترجمہ دنیا کا سب سے عظیم انسان کے عنوان سے کردیا۔ یہ 23 صفحات کا کتابچہ آپ نے ایک ہزار کی تعداد میں خود اپنے خرچ پر شائع کرایا اور ہرکس وناکس کو تحفہ میں دیا۔ اسی طرح میں نے مائیکل ہارٹ کی کتاب میں سے آنحضرت ﷺ کی ذات والاصفات پر جو مضمون ہے اس کا ترجمہ آپ کو کرکے دیا تو آپ نے اردو اور انگریزی میں یہ مضمون کتابچے کی صورت میں تقسیم کی غرض سے چھپوایا۔

اردو زبان پر مسلمہ قدرت حاصل تھی۔ ادب اور شاعری سے بھی لگاؤ تھا۔ میں نے ایک بار امتحان کے طور پر آپ سے غالب کی ایک غزل کے چند دقیق اشعار کی شرح کرنے کو کہا تو آپ نے ان اشعار کی سادہ الفاظ میں شرح میرے گوش گزار کردی۔

غالب کے فارسی کلام پر بھی مکمل عبور حاصل تھا۔ بتلاتے تھے کہ وہ برطانوی راج کے دوران انگریز افسروں کو اردو کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ میں نے ان کو کبھی تقریر کرتے نہیں دیکھا لیکن ایک دفعہ مجھے بتلایا کہ قیام پاکستان سے قبل وہ مسلم لیگ کے جلسوں میں تقریریں کیا کرتے تھے۔

ہر ملاقات میں رسول کریم ﷺ کی پاک و مطہر زندگی کے واقعات سناتے۔ جب واقعہ سنا رہے ہوتے تو آنسوؤں سے آنکھیں نمناک ہوتیں۔ آنحضرت ﷺ کا نام لبوں پر آتا تو ہونٹ تھرتھرانا شروع کردیتے، جسم پر کپکپی طاری ہوجاتی، گویا غم سے نڈھال ہوئے جارہے ہیں۔

نیک دل، دوست نواز، حد درجہ مہمان نواز اور عبادت گزار انسان تھے۔ خوش مزاجی اور خوش خلقی کا ثبوت دیتے ہوئے مہمانوں کی حد درجہ تواضع کرتے۔ سادہ مگر صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے۔ گھر پر اکثر میں نے ان کو ململ کی قمیص میں دیکھا مگر باہر جاتے تو سیاہ رنگ کی شیروانی اور جناح کیپ ضرور پہنتے۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 18؍جون 2009ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

خدا کے پیاروں کے لیل و نہار کا مظہر
یہ ’’الفضل‘‘ تو ہے چین و قرار کا مظہر
ورق ورق پہ یہ موتی ہیں یا ستارے ہیں
ہاں لفظ لفظ ہے مولیٰ سے پیار کا مظہر
یہ ترجمان ہے ہر دور میں صداقت کا
یہی ہے صدق کے روشن مینار کا مظہر

محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 2؍اکتوبر 2009ء میں مکرم اللہ بخش صاحب نے اپنے ایک مضمون میں اپنی اہلیہ محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ سجاول والا (تحصیل چنیوٹ) میں مکرم نذر محمد صاحب کے ہاں قریباً 1950ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ اپنے بھائی بہنوں میں سب سے بڑی تھیں۔ بچپن میں ہی والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ مشکل اور تنگی میں والدہ اور بھائی بہنوں کے ساتھ وقت گزارا۔ سکول کی تعلیم تو حاصل نہ کی لیکن قرآن مجید ناظرہ پڑھا ہوا تھا۔

ہم دونوں آپس میں خالہ زاد تھے، یہ رشتہ 1967ء میں ازدواجی رشتہ میں منتقل ہوگیا۔ اپنے سارے خاندان میں مَیں اکیلا احمدی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوران تعلیم ربوہ آنے کے ایک سال بعد 1961ء میں بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ شادی کے کچھ دنوں کے بعد میری اہلیہ کو بھی بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ بیعت فارم لے کر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور بیعت کی منظوری اور تبدیلی نام کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے بیعت فارم پر پہلے ’’بخت بی بی‘‘ اور پھر نیا نام ’’بشریٰ صدیقہ‘‘ تحریر فرمایا۔

شادی کے پانچ سال بعد تک ہمارے ہاں اولاد نہ ہوئی تو ہمارے غیراحمدی رشتہ داروں نے کہنا شروع کردیا کہ احمدی ہونے کی وجہ سے اولاد نہیں ہورہی۔ ہم حضورؒ کی خدمت میں مسلسل دعا کی درخواست کرتے رہے۔ ایک دفعہ ملاقات کے دوران اپنے مالی حالات اور اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی اور رشتہ داروں کی باتوں کا بھی ذکر کیا تو حضورؒ نے فرمایا: کیا سب غیر از جماعت کی اولاد ہوتی ہے اور سب احمدیوں کی نہیں ہوتی؟ پھر فرمایا: خرچ پر کنٹرول کریں، اللہ تعالیٰ اولاد بھی ضرور دے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیوں اور تین بیٹوں سے نوازا اور ایک بھتیجی کی پرورش کی بھی توفیق ملی۔

میری اہلیہ ناخواندہ تھیں اس کے باوجود میرے آرام اور خدمت، بچوں کی صحت، تعلیم وتربیت اور گھر کے کام اور صفائی کا خاص خیال رکھا کرتی تھیں۔ میری محدود آمد کے پیش نظر کپڑوں پر کڑھائی کے کام کے ذریعہ کچھ آمد پیدا کرکے بچوں کی تعلیم اور گھر کے اخراجات میں میری مددگار اور معاون رہیں۔

میری والدہ اور پھر بھاوجہ کی وفات کے بعد میرے والد صاحب، بھائی اور ان کے چھوٹے بچوں کی خدمت کا موقع بھی ملا اور ان بچوں کو بھی والدہ جیسی محبت اور پیار دیا۔ اور میرے بھائی کی ایک بچی جس کی عمر اس کی والدہ کی وفات کے وقت صرف تین ماہ تھی، اُس کی پرورش اپنے ذمہ لی اور اس کی ضروریات اور تعلیم وتربیت کا اپنے حقیقی بچوں جیسا خیال رکھا۔

1991ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا پتہ چلا تو ہم بھی قادیان جانے کے لئے تیار ہوئے۔ تین چھوٹے بچے تھے اور مالی حالت کی وجہ سے سفر کے لئے زادراہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ لیکن ہماری انتہائی خواہش تھی کہ بچوں کو بھی ضرور قادیان لے جائیں۔ اس جلسہ پر جانے والے کارکنان کو حضور انور کی طرف سے ملنے والے تحفہ ایک ہزار روپیہ نے ہمارا حوصلہ بلند کیا۔ جستی ٹرنک میں پانچ کس کے پہننے کے کپڑے اور دو بستر باندھ کر قافلہ کے ساتھ روانہ ہوگئے۔ اس سفر میں اہلیہ نے صحت کی کمزوری کے باوجود قادیان جانے کی خوشی میں بڑی ہمت سے میرا ساتھ دیا۔ خاص طور پر ریلوے سٹیشن لاہور، اٹاری اور قادیان میں سامان اٹھانے اور بچوں کو سنبھالنے میں میری بھرپور مدد کی۔

خاکسار کو 2000ء میں جلسہ سالانہ لندن اور جرمنی میں بطور نمائندہ شمولیت کی سعادت ملی۔ خاکسار کی لندن روانگی سے قبل مرحومہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیرعلاج تھیں۔ روانگی کے دن بھی اُن کو بیٹی اور داماد کے ساتھ چیک اَپ کے لئے الائیڈ ہسپتال اتارا، تو مجھے پریشان دیکھ کر مجھے کہا میں بالکل ٹھیک ہوں۔ لندن اور جرمنی سے بھی جب فون پر رابطہ ہوا تو بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ بڑے حوصلہ اور ہمت والی خاتون تھیں۔ ان کے تین آپریشنز ہوئے لیکن کوئی گھبراہٹ نہ تھی۔

خلفاء کی اطاعت کا بے پناہ جذبہ تھا۔ جونہی خلیفۃ المسیح کی طرف سے کوئی تحریک ہوتی تو فوراً اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے سویابین کے استعمال کی تحریک فرمائی تو فوراً تعمیل شروع کردی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایلومینیم کے برتنوں کے استعمال کو مضرصحت قرار دیا تو ایلومینیم کے سب برتن بازار میں فروخت کرکے سٹیل کے برتن خرید لئے اور اپنی بیٹیوں کو جہیز میں بھی ایسا کوئی برتن نہ دیا۔ بعض غیراز جماعت رشتہ داروں نے کہا کہ یہ برتن سستے داموں فروخت کرنے کی بجائے ہمیں دیدیتے۔ تو کہنے لگیں کہ جن برتنوں کو ہم نے خود استعمال میں نہیں لانا، وہ کسی رشتہ دار کو کیوں دیں۔

قرآن مجید کی تلاوت اور صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دعاگو خاتون تھیں۔ نماز جمعہ کے علاوہ رمضان میں نماز تراویح، نماز فجر اور درس القرآن میں شامل ہونے کے لئے اکٹھے مسجد مبارک جانا ہمارا معمول تھا۔ مرحومہ خود بھی جماعتی چندے باقاعدگی سے ادا کرتیں اور اکثر صدقہ و خیرات کرتیں۔ ناخواندہ ہونے کے باوجود دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ احمدی ہونے کے بعد خاندان کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ مجھے بھی کہتیں کہ خاص طور پر خاندان کے افراد میں تبلیغ کیا کریں۔ سفر میں بھی ہمسفر کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں گفتگو شروع کردیتیں۔

مرحومہ مہمان نوازی کے وصف سے بھی مزین تھیں۔ چونکہ ہمارا تعلق گاؤں سے تھا۔ علاج وغیرہ کے لئے گاؤں سے آنے والوں کی خدمت کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ بھی کرتیں۔ مہمانوں کی بہت محبت اور احترام سے مہمان نوازی کرتیں اور ہر طرح ان کے آرام کا خیال رکھتیں۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے تو گھر تک خالی کردیا جاتا جبکہ ان مہمانوں سے کوئی رشتہ بھی نہ تھا۔ ایک کمرہ میں اپنی رہائش اور گھر کا سامان رکھ کر باقی گھر مہمانوں کے سپرد ہو جاتا۔ گھر کے صحن میں بھی خیمہ لگایا جاتا۔ جلسہ کے بعد صفائی بڑا مسئلہ ہوتا لیکن بڑی خوشی اور بشاشت کے ساتھ ہم دونوں مل کر گھر کی صفائی کرتے۔

مرحومہ نے بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھا۔ سب بچے وقف اولاد کی تحریک میں اور ایک بیٹا تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ سب بچے نظام وصیت میں بھی شامل ہیں۔ مرحومہ کی زندگی میں دو بیٹیوں کی شادی ہوگئی تھی اور بڑے بیٹے کا رشتہ بھی کرچکی تھیں۔ ہماری اولاد میں سے بڑی بیٹی عزیزہ طاہرہ صدیقہ بیوت الحمد پرائمری سکول میں ٹیچر ہے، دوسری بیٹی عزیزہ حامدہ صدیقہ سٹاف نرس زبیدہ بانی ونگ فضل عمر ہسپتال ہے جبکہ دو بیٹے عزیزم ملک ناصر احمد اور عزیزم طاہر احمد ملک وکالت وقف نو تحریک جدید میں خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں۔ تیسرا بیٹا عزیزم مظفر احمد عارف واقف نو ابھی زیرتعلیم ہے۔

مرحومہ نے لمبے عرصہ تک اپنی بیماری کو بڑے صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا۔ 3,2 دسمبر 2002ء کی رات کو 52 سال کی عمر میں وفات پائی۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 17؍جون 2009ء میں شامل اشاعت مکرم حمید المحامد حامد صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

حضور آپؐ کا دیدار عام کرنے کو
ترس رہا ہے جہاں جان نذر کرنے کو
بھٹک رہی ہے خدائی خود آگہی کے بغیر
سکون قلب سے محروم ہر خوشی کے بغیر
ترے وجود کا ہی فیضِ عام جاری ہے
جو فیضیاب ہے سارے جہاں پہ بھاری ہے
وہ خُلق آپؐ نے بخشا ہے جو زمانہ کو
بڑا عظیم ہے انسانیت سکھانے کو
جہاں میں جب کوئی حکمت کی بات چلتی ہے
حضور آپؐ کے مخزن سے ہی نکلتی ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

6th July 2012 – 12th July 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 6th July 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Qur'an
01:10	Peace Conference 2007
02:15	Japanese Service
02:40	Tarjamatul Qur'an class
03:40	Dars-e-Hadith
04:15	Qur'an Sab Se Acha
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 22nd April 1997
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
06:55	Huzoor's Visit to Roehampton University
07:55	Siraiki Service
08:40	Rah-e-Huda
10:10	Indonesian Service
11:10	Fiq'ahi Masa'il
12:00	Friday Sermon: rec. on 29th June 2012
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
13:40	Tilawat
13:55	Yassarnal Qur'an [R]
14:25	Bengali Service
15:40	Roohani Khazaa'in Quiz
16:10	Muslim Scientists
16:40	Beacon of Truth
17:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor
18:45	Live Jalsa Salana Canada 2012: live proceedings from Ontario, Canada. Day 1
22:35	Rah-e-Huda [R]

Saturday 7th July 2012

00:00	MTA World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:25	Huzoor's Visit to Roehampton University
02:15	Friday Sermon: rec. on 6th July 2012, from Ontario, Canada
03:25	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 23rd April 1997
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:35	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana Qadian: an address delivered by Huzoor on 28th December 2010
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Islamic stories for children
08:50	Question and Answer Session: recorded on 3rd December 1995. Part 1
09:55	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon [R]
12:00	Tilawat
12:15	Story Time [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:00	Live Jalsa Salana Canada 2012: live proceedings from Ontario, Canada. Day 2
22:35	Rah-e-Huda [R]

Sunday 8th July 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Al-Tarteel
01:15	Jalsa Salana Qadian: an address delivered by Huzoor on 28th December 2010
02:25	Story Time
02:50	Friday Sermon: rec. on 6th July 2012, from Ontario, Canada
04:10	Spotlight
04:50	Liqa Ma'al Arab: Session 270, recorded on 24th April 1997
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class: recorded on 11th Jjanuary 2009
07:55	Faith Matters
09:00	Question and Answer Session: recorded on 31st March 1996. Part 2
10:05	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 21st October 2011
12:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon [R]
14:00	Live Jalsa Salana Canada 2012: live proceedings from Ontario, Canada. Day 3
18:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class [R]
19:10	Jalsa Salana Canada 2012: concluding session, including the concluding address. [R]
21:00	Al-Muslimaat: the role of women in the Western world
22:00	Friday Sermon [R]
23:10	Question and Answer Session [R]

Monday 9th July 2012

00:10	MTA World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Qur'an
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class: recorded on 11th Jjanuary 2009
02:15	Al-Muslimaat: the role of women in the Western world
02:45	Friday Sermon: rec. on 6th July 2012, from Ontario, Canada
03:55	Real Talk
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 29th April 1997
06:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:30	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana Nigeria 2008: an address delivered by Huzoor on 4th May 2008
08:00	International Jama'at News
08:35	Muslim Scientist
08:55	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat. Recorded on 6th July 1998.
09:55	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 27th April 2012
10:55	Peace Symposium
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Al-Tarteel
12:55	Friday Sermon: rec. on 22nd September 2006
14:00	Bengali Service
15:00	Peace Symposium [R]
16:00	Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana Nigeria 2008 [R]
19:05	Muslim Scientist [R]
19:25	MTA Variety
20:20	Rah-e-Huda [R]
21:50	Friday Sermon [R]
22:55	Peace Symposium [R]

Tuesday 10th July 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:35	Insight: recent news in the field of science
00:50	Al-Tarteel
01:15	Huzoor's Tours
02:00	Kids Time
02:35	Friday Sermon
03:45	Peace Symposium
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 30th April 1997
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Jalsa Salana Qadian: an address delivered by Huzoor on 28th December 2010
08:00	Insight: recent news in the field of science
08:15	Bird Watching
09:00	Question and Answer Session: recorded on 31st March 1996. Part 2
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 15th July 2011.
12:05	Tilawat & Insight
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bengali Service
15:00	Mosha'irah
16:00	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
16:25	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
17:00	Le Francais C'est Facile
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana Qadian [R]
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 15th June 2012
20:30	Insight: recent news in the field of science
21:00	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
21:30	Tin Can Bay [R]
22:00	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
23:00	Question and Answer Session [R]

Wednesday 11th July 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Jalsa Salana Qadian: an address delivered by Huzoor on 28th December 2010
02:30	Le Francais C'est Facile
03:00	Tin Can Bay
03:25	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
04:00	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 6th May 1997
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
06:50	Jalsa Salana Bangladesh 2011: an address delivered by Huzoor on 6th February 2011
07:55	Real Talk
09:00	Question and Answer Session: recorded on 8th July 1995. Part 2
09:55	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
11:55	Tilawat & Dars-e- Malfoozat
12:20	Al-Tarteel
12:40	Friday Sermon: rec. on 6th October 2006
13:45	Bengali Service
14:50	Fiq'ahi Masa'il
15:25	Kids Time
15:55	Faith Matters
16:55	Medical Matters
17:30	Al-Tarteel
17:55	MTA World News
18:15	Jalsa Salana Bangladesh 2011 [R]
19:20	Real Talk [R]
20:25	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00	Kids Time [R]
21:35	Medical Matters [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:15	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 12th July 2012

00:10	MTA World News
00:30	Tilawat
00:40	Al-Tarteel
01:05	Huzoor's Address: an address delivered on the occasion of Majlis Ansarullah UK Ijtema, 2010.
02:00	Fiq'ahi Masa'il
02:45	Moshaa'irah
03:45	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 7th May 1997
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Jalsa Salana Nigeria 2008: an address delivered by Huzoor on 4th May 2008
07:50	Beacon of Truth
08:35	Tarjamatul Qur'an class: recorded on 10th January 1996
09:40	Indonesian Service
10:45	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Qur'anz
13:00	Beacon of Truth [R]
14:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 6th July 2012
14:50	Aaina
15:20	Intikhab-e-Sukhan
16:25	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:15	Jalsa Salana Nigeria 2008 [R]
19:35	Faith Matters
20:35	Qur'an Sab Se Acha
21:05	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:15	Aaina [R]
23:00	Beacon of Truth [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 19 Friday 29 June, 2012 Issue No. 26

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ مارچ 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

چوتھی قسط

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت خوشخط خوبصورت کاغذ میرے ہاتھ میں ہے جس پر کوئی پچاس ساٹھ سطریں لکھی ہوئی ہیں۔مَیں نے اس کو پڑھا ہے............''**یَا عَبْدَاللّٰہ اِنِّی مَعَکَ**''............اس کو پڑھ کر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ گویا خدا کو دیکھ لیا۔

دیکھو ہمارے ساتھ خدا کے یہ معاملے ہیں اور یہ ہیں جو ہماری ہلاکت کی پیشگوئیاں کرتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 300،ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ مارچ سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

مسجد سے موصول ہونے والی کھلم کھلا تحریری دھمکی

✿......**لاہور:**'' جامع مسجد انوار مدینہ'' کا پیش امام '' حافظ عبدالعزیز''اپنی احمدیت دشمنی میں شرافت اور انسانیت کی تمام حدیں پھلانگتا نظر آرہا ہے۔حال ہی میں اس شقی نے اپنے مسجد کے خاص لیٹر پیڈ پر دھمکی آمیز خط لکھ کر لاہور کے دو احمدیوں کو بھیجا ہے۔ یہ مولوی قبل ازیں لاہور میں سبزہ زار کی مقامی جماعت احمدیہ کے صدر صاحب اوران کی عاملہ کے ممبران سمیت کئی احمدیوں کو احمدیت مخالف زہریلا لٹریچر اور پمفلٹ بھیج چکا ہے۔

مذکورہ بالا تہدیدی خط بھاٹی گیٹ کے مکرم مبارک احمد تشنہ صاحب اور سبزہ زار کے مکرم محمد رشید کاہلوں صاحب کو بھیجا گیا ہے۔جس پر درج ہے:

'' جامع مسجد انوار مدینہ۔فیض روڈ مسلم ٹاؤن لاہور، سب آفس عالمی تنظیم ختم نبوت لاہور

وارننگ

آپ کو وارننگ دی جاتی ہے کہ آپ عرصہ ایک ماہ میں یہ علاقہ بلکہ لاہور چھوڑ دیں ورنہ آپ اپنے اچھے برے کے خود ذمہ دار ہوں گے۔آپ کے باقی افراد کو بھی نصیحت ہے کہ وہ اپنی تمام سرگرمیاں ترک کردیں۔

داعی الی الخیر حافظ عبدالعزیز صاحب

مرکزی آفس: عاکف سعید''

متعلقہ حکومتی اہلکاروں کو اس کھلی کھلی قانون شکنی کی اطلاع دینے کے علاوہ مقامی پولیس کو مقدمہ درج کرنے کی درخواست بھی کی گئی ہے۔

فیصل آباد میں گھناؤنی حرکات

✿......**فیصل آباد**، 29 فروری: اس شہر کے احمدی ایک مدت سے مسلسل احمدیت مخالف دہشت گردوں کے حملے سہ رہے ہیں۔ حال ہی میں مقامی عہدیدار مکرم محمد رئیس الدین صاحب کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ اس روز شام کے وقت آپ اپنے بیٹے عمیر بن رئیس کے ساتھ گھر پر موجود تھے۔عمیر کمپیوٹر پر مصروف تھا کہ اسے مرکزی دروازہ پر کچھ غیر معمولی آوازیں سنائی دیں۔کمرے کے اندر رہتے ہوئے اس نوجوان نے باہر جھانکا تو دیکھا کہ ایک آدمی ان کے گھر کا بیرونی گیٹ پھلانگ رہا ہے۔اس مجرم نے اندر گھس کر گیٹ کھول کر تین دیگر مسلح افراد کو اندر داخل کیا۔عمیر نے فوری طور پر کمروں کی ساری بتیاں بجھا دیں اور اپنے والد صاحب کو اطلاع کی۔دونوں نے ملکر گھر کے کمروں میں داخل ہونے والے تمام دروازوں کی کنڈیاں چڑھا دیں۔ یہ حملہ آور مسلسل کوشش کرتے رہے کہ کوئی ایک دروازہ کھل جائے لیکن خوش قسمتی سے ایسا نہ ہوسکا۔مکرم رئیس صاحب نے اس دوران ہمسایوں اور دیگر دوستوں کو صورت حال کی اطلاع کردی۔لیکن یہ حملہ آور کسی کی آمد سے قبل ہی موقع سے فرار ہوگئے۔

یاد رہے اس علاقہ کے احمدیوں کو حال ہی میں درج ذیل دھمکی تحریری شکل میں مل چکی ہے:

''یہ علاقہ چھوڑ دو، ورنہ ہم تمہارے خاندان کو قتل کردیں گے اور مسجد کو جلا کر رکھ دیں گے۔''

احمدیوں کا اغوا، ایک مختصر تجزیہ

✿......گزشتہ کئی سالوں سے احمدیوں کو اغوا کرنے کے واقعات زیادہ تعداد میں سامنے آرہے ہیں۔جن میں بعض مغویوں کو اغوا کاروں نے شہید کردیا، بعض تاحال اغوا کاروں کی قید میں ہیں اور بعض کو تاوان لے کر رہا کردیا گیا ہے۔

تقریباً ان تمام احمدیوں کو بظاہر تاوان وصول کرنے کے لئے اغوا کیا گیا ہے لیکن بعض واضح اور متواتر شواہد ضرور ایسے موجود ہیں جو بتا رہے ہیں کہ اس ظالمانہ سلوک کے پیچھے بھی ''احمدیت دشمنی'' کارفرما ہے۔اور بعض اغوا کار بھی اپنے مغوی احمدی افراد کو یہ حقیقت بتا چکے ہیں۔

مثلاً ایک معصوم کو دن دیہاڑے شہر کے قریب سے اٹھایا گیا اور چوری چھپے فاٹا پہنچا دیا گیا۔اغوا کاروں نے ایک کروڑ امریکی ڈالروں کا مطالبہ کیا۔ان کا خیال تھا کہ جماعت بہت امیر ہے اور وہ ادائیگی کردے گی۔لیکن شاید ان کو معلوم نہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے مصارف احمدیوں کے چندوں سے پورے کئے جاتے ہیں اور عمائدین جماعت احمدیہ کے لئے یہ امر مشکل بلکہ ناممکن ہے کہ وہ جماعتی دینی ضروریات کے لئے غرباء سے چندے جمع کریں اور وہ رقوم انسانوں کے خون کے پیاسے بے رحم دہشتگردوں پر لوٹا دیں۔

اغوارکاروں کا مغوی سے سلوک نہایت بے رحمانہ تھا۔وہ کئی ہفتوں تک ایک نہتے انسان پر بری طرح تشدد کرتے رہے۔جبکہ مغوی کے اہل خانہ سے مذاکرات کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔ یہ سفاک لوگ جب اس مغوی پر تشدد کرتے تو ساتھ کہتے کہ:''تم کافر ہو،تمہارا خون اور مال نہ صرف ہمارے لئے جائز اور حلال ہے۔بلکہ بہت بڑی نعمت باری تعالیٰ ہے۔تمہیں قتل کرکے ہمیں جنت میں داخلہ کا ٹکٹ ملتا ہے۔صرف اگر تم مرزائی نہ ہوتے تو ہم تمہیں کوئی تکلیف نہ دیتے۔ہمیں اچھی طرح پتہ ہے کہ تم ایک شریف آدمی ہو تمہاری شہرت اچھی ہے۔بس ایک خرابی ہے تم میں کہ تم مرزائی عقیدہ والے ہو۔''

اس معصوم احمدی کے اہل خانہ اپنا تمام سرمایہ اور جمع پونجی بیچ بھاٹ کر بھی اغوا کاروں کی مطلوبہ رقم کا محض ایک ٹکڑا جمع کرسکے۔ایک موقع پر جب ان دہشتگردوں کو پختہ یقین ہوگیا کہ اس معصوم پر اس سے زیادہ بوجھ نہیں ڈال سکتے ہیں تو انہوں نے اس ''شریف آدمی'' کو اس کھلی دھمکی کے ساتھ رہا کردیا کہ اب تم جاؤ لیکن تم ہماری پہنچ سے باہر نہیں جاسکو گے۔ یقیناً یہ معصوم شکار دیگر احمدی مغویوں کی نسبت زیادہ خوش قسمت تھا۔

✿......ایک احمدی کو 2009ء میں کوئٹہ سے اٹھایا گیا۔ان سفاکوں نے اس پر اتنا تشدد کیا کہ اپنی مطلوبہ رقم بٹورنے میں کامیاب ہوگئے اور انسانیت سوزی کی انتہا تو دیکھیں کہ مطلوبہ تاوان لے کر بھی ان ننگ انسانیت لوگوں نے اس احمدی کو کنپٹی پر گولی مار کر شہید کردیا۔

کئی ہفتوں تک اس مغوی کے اہل خانہ سے مذاکرات جاری رہے۔اس دوران یہ درندے صاف لفظوں میں کہتے رہے کہ ''از روئے شریعت قادیانی کا خون، مال اور عورت جائز ہے۔''

✿......پھر ایک واقعہ میں خیبر پختونخواہ سے ایک احمدی کو غائب کیا گیا اور چار ماہ تک اغوا کاروں نے اپنے پاس رکھ کر لواحقین کو کئی ملین روپے تاوان کی ادائیگی پر مجبور کردیا۔بس اتنا کیا کہ رقم وصول کرنے کے بعد گھر بھیجتے ہوئے اپنے مغوی کا ایک کان کاٹ کر الگ کردیا تھا۔

✿......مارچ 2010ء میں ایک معروف احمدی کو کوئٹہ سے اغوا کیا گیا اور قید کے دوران اغوا کار بار بار آپ کے احمدی ہونے کا حوالہ دیتے رہے اور کہا کہ ''تم احمدی مطبوعات تقسیم کرتے ہو، رقوم دے کر لوگوں کو اپنے ساتھ جماعت احمدیہ میں ملاتے ہو، اب ہمیں پیسہ دو ہم تمہارے لئے کتابیں تقسیم کریں گے'' یہ سفاک لوگ اس احمدی سے شہر کی مجلس عاملہ اور صاحب حیثیت احمدیوں کے نام اگلواتے رہے۔

آج پاکستان کے تمام صوبوں میں احمدی اغوا ہورہے ہیں اور سوائے چند مستثنیات کے زیادہ تر واقعات میں پولیس کا تعاون نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔بطور مثال فیصل آباد میں دو معصوم احمدیوں کی رہائی اور اغوا کاروں کی گرفتاری کا معاملہ دیکھا جاسکتا ہے۔

فوت شدگان کی تدفین کے مسائل

✿......**باندھی، ضلع نواب شاہ**، 12 فروری: اس دن ایک احمدی مکرم یوسف آرائیں صاحب کی وفات ہوئی۔آپ کی تدفین گاؤں کے مشترکہ قبرستان میں کی گئی جہاں گزشتہ کئی عشروں سے احمدی اور غیر احمدی مرحومین کو دفن کیا جاتا رہا ہے۔

مگر اب کی دفعہ مولوی نے مشترکہ قبرستان میں احمدی کی تدفین پر واویلا کیا ہے اور اپنا شور شرابہ اتنا بڑھایا کہ مقامی اخبارات تک بات پہنچائی۔اور خبر لگوائی کہ ''کیونکہ قادیانی آئین کی رو سے غیر مسلم ہیں اس لئے انہیں مشترکہ قبرستان میں تدفین کی اجازت نہیں ہے۔'' فی سبیل اللہ فساد کی روش اپنانے والے یہ مولوی اپنی احمدیت دشمنی میں اتنے مکروہ ہوچکے ہیں کہ فوت شدہ احمدیوں کو بھی معاف کرنے کو تیار نہیں ہیں اور حکام سے سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے پھر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اوّلین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''ریسرچ سیل''ایسی تمام کتب/اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کررہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً۔

ضروری کوائف: کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت: ناشر/طابع: تعداد صفحات، زبان، موضوع۔

برائے رابطہ ایڈریس و فون نمبرز: انچارج ریسرچ سیل۔پی او باکس 14۔چناب نگر۔ربوہ۔پاکستان

آفس: **0092476214953** **Res:0476214313** **Mob: 03344290902**

فیکس نمبر: **009 2476 6211943** ای میل: research.cell@saapk.org